



اردو ناولینز
URDU NOVELIANS

کچھ ہوتا ہے انتقام

نیشال عزیز

Sam Art

پچھتاوے انتقام

از نشال عزیز



اے۔۔۔ اب اس کلی کو اٹھالے۔۔۔

بھاری لو فرانہ آواز پر ایک موٹا جھبشی آدمی ان دونوں کے قریب آیا۔۔ وہ
بچہ نامحسوس انداز میں اپنی بڑی بہن سے اور چپک گیا۔

نہیں۔۔۔ پلیر نہیں۔۔۔

اسکی بہن روتے ہوئے ان لوگوں کو بول کر اسے خود میں بھینچ گئی۔ اپنی بہن کے ہاتھوں میں کپکپاہٹ اس نے واضح محسوس کی تھی۔

تبھی پیچھے سے اس بچے کو دو اور بھاری بھر کم آدمیوں نے دبوچ لیا۔ اور سامنے سے آتے اس موٹے آدمی نے اسکی بہن کو ایک بازو سے جکڑ لیا۔

اپنا کو چھوڑ دو۔۔۔ چھوڑو میری اپنا کو۔۔۔

وہ تیرا سالہ بچہ ہذیبانی انداز میں چیختے ہوئے اپنا آپ ان لوگوں سے چھڑوا رہا تھا۔۔۔ جبکہ اب وہ آدمی اسکی بہن کو الٹا اپنی کمر پر لٹکائے گھر کے اندر جہاں کچھ دیر پہلے اسکی ماں کو لے کر گئے تھے وہی لے جا رہا تھا۔ اسکی بہن مسلسل

چیج کر روتے ہوئے ان لوگوں سے بچنے کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔۔ مگر ان حیوانوں کو زرا پر واہ نہ تھی۔۔۔ بلکہ وہ لوگ ان دونوں کی حالت پر قہقہہ لگا کر ہنس رہے تھے۔۔

تقریباً تھوڑی ہی دیر میں اسکی بہن کی دلخراش چیج گھر کے اندر بلند ہوئی۔۔ اور وہ تیرہ سالہ ذہین بچہ نا سمجھ نہ تھا جو اندرا سکی ماں اور بہن کے ساتھ ہوتے نازیبا کام کا علم نہ رکھتا ہو۔۔۔

اپیا اا۔۔۔ ایپی۔۔۔۔۔ چھوڑ دو میری اپیا کو۔۔۔

وہ غصے میں پاگلوں کی طرح چیج کر اپنا ہاتھ ان دونوں آدمیوں سے چھڑوانے لگا جو اسکی تڑپتی حالت سے محضوظ ہو رہے تھے۔۔۔ فضا میں مسلسل دل

چیرنے والی چیخ، رونے اور خباثت بھری ہنسی کی آوازیں یک بیک گونج رہی تھیں۔۔

کافی دیر بعد جب گھر کے اندر خاموشی چھائی تو اس بچے نے حیرت سے گھر کی طرف دیکھا جہاں سے اب پانچ نشے میں دھت آدمی خباثت سے ہنستے ہوئے نکل رہے تھے۔۔

چل بھئی۔۔۔ اب آگے کا کام جلدی کر۔۔

وہی بھاری آواز اس بچے کے کانوں سے ٹکرائی۔۔ اس بار اس نے گردن موڑ کر اس بھاری آواز والے آدمی کی شکل دیکھنا چاہی مگر اس آدمی کا رخ دوسری طرف ہونے کی وجہ سے وہ صرف اسکا بازو ہی دیکھ پایا۔۔ اس

آدمی کے ہاتھ پر کلائیوں کے سائیڈ پر چھوٹا سا انوکھے انداز میں شیر کا ٹیوٹنا
ہوا تھا۔۔۔ اس بچے نے اپنی سرخ رنگ آنکھیں اس ٹیوٹ کے ڈیزائن پر
گاڑیں۔۔۔ اور اس ٹیوٹ کا ایک ایک نقش غور سے دیکھنے لگا۔

تبھی ایک تیز بدبو اس کے نچھنوں سے ٹکرائی۔۔۔ اس بچے نے پلٹ کر دیکھا تو
آنکھیں تقریباً بلینے لگی تھیں اسکی۔۔۔ منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔ اسکا گھر
جس میں کبھی وہ، اسکی بیوہ ماں اور ایک بڑی بہن ہنسی خوشی رہتے تھے۔۔۔ وہ
گھر اب ان حیوانوں نے مل کر جلا ڈالا تھا۔۔۔ اور ابھی اسی میں اسکی ماں اور
بڑی بہن ان حیوانوں کی درندگی کا نشانہ بنی تھیں۔

ایمی۔۔۔۔

ایسا ااااا

وہ بچہ حلق کے بل چلایا تھا

جھٹکے سے آنکھ کھولتا ہوا وہ اٹھا تھا۔۔۔۔۔ پسینے سے پورا بدن شرابور ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ کچھ پل اسے حال میں واپس آنے میں لگے۔۔۔۔۔ اس نے گردن گھوما کر ہر طرف دیکھا۔۔۔۔۔ اب منظر بدلا ہوا تھا۔ وہ اپنے جہازی سائز بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ صبح کی ہلکی دھوپ کمرے کی بڑی سی کھڑکی سے چھن کر اندر آرہی تھی۔۔۔۔۔ اے سی فل آن تھا مگر اسکے باوجود اسکا آدھا برہنہ بدن پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ ایک بار پھر وہی خواب۔۔۔۔۔ انیس سال ہو گئے تھے اس واقعے کو پر ابھی تک اسکے دماغ میں جیسے سب کچھ تازہ تھا۔۔۔۔۔ بس فرق اتنا تھا کہ اس وقت وہ ایک کم ہمت سا تیرہ سالہ بچہ تھا اور اب وہ ایک مضبوط جسامت کا مالک، بتیس سال کا طاقتور مرد تھا۔۔۔۔۔ جسے ہرانا یا پیچھے کرنا کسی کے لیے بھی ناممکن تھا مگر کون جانے اس طاقتور مرد کے اندر پچھلے

انیس سالوں سے ایک آگ جل رہی تھی۔۔۔ انتقام کی آگ۔۔۔ جس سے وہ ہر راستے میں آنے والے کو جلا دینا چاہتا تھا اور اپنے مجرم سے انتہائی دردناک انتقام لینا چاہتا تھا۔۔۔ اس واقعے کو سوچتے ہی اسکی کالی آنکھیں مکمل خون آلود ہوئیں تھیں۔۔۔ ان آنکھوں میں دیکھ کر ہی اسکی درندگی کا پتہ لگایا جاسکتا تھا۔۔۔ اس نے گردن گھوما کر اپنے کسرتی بازو پر بنے شیر کی شکل کے ٹیٹو کو دیکھا۔۔۔ ایک زہریلی پُر نفرت مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا۔

اب کی بار اس نے ایک نظر دیوار پر نصب گھڑی کو دیکھا آج اسے کمشنر کے دیے گئے مشن پر نکلنا تھا جس کی ٹیم آلریڈی تیار کر کے اسے دی گئی تھی۔۔۔ بس جہاں وہ ٹیم تھی اسے اسی جگہ پر جانا تھا۔۔۔ پر کچھ کام نیٹانے کے بعد۔۔۔ اپنی سوچ جھٹک کر وہ اٹھا تھا۔



شام کے وقت جاتی گرمیوں کی وجہ سے ماحول کافی خنک تھا۔۔۔ آبادی کے علاقے سے تھوڑا دور سنسان جگہ پر ایک بڑی سی شیشے کے مانند چمکتی ہوئی عمارت بنی ہوئی تھی۔۔۔ وہ عمارت جتنی باہر سے خوبصورت تھی اس سے کئی زیادہ اسکا اندرونی حصہ اسے بنانے والے شاہکار کامنہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔ پر خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بہت خفیہ جگہ بھی تھی۔۔۔ عمارت کے باہر کافی لمبے حصے تک چاروں طرف ایک باؤنڈری بنی ہوئی تھی۔۔۔ اور اس باؤنڈری کے اندر کسی عام انسان کا آنا تو کیا بھٹکنا بھی ناممکن تھا کیونکہ باؤنڈری سے لے کر اندر کے ہر ایک حصے پر ایک مسلحہ گارڈ کھڑا تھا۔۔۔ عمارت کے اندر بیچوں بیچ ایک وسیع و عریض ہال تھا۔۔۔ اس ہال کے سائیڈ پر کونے کی طرف ایک بڑا سا کمرہ تھا۔۔۔ کمرے میں ایک

URDU NOVELIANS

بڑی سکریں لگی تھیں جس پر شہر کی کئی اہم جگہوں کی فوٹیج چل رہی تھی۔۔۔۔۔ سکریں کے بالکل سامنے دس بارہ سول ڈریس میں افسران بیٹھے تھے جو اپنے کام میں مشغول تھے۔

ہمارے گروپ کے کچھ اصول ہیں۔۔۔ ان اصولوں پر عمل پیرا ہونے والے کو ہی زیادہ سے زیادہ سیلری دی جائے گی۔۔۔ اور۔۔۔

ان سبھی افسران کے پیچھے کھڑا میجر تیمور جو مسلسل دائیں بائیں چکر کاٹتے ہوئے بول رہا تھا اپنی باتوں کو انگور ہوتا دیکھ اچانک رکا۔

ایکسیکوزمی۔۔۔ میں کچھ بول رہا ہوں۔۔۔

اسکی سخت آواز پر بھی کسی نے ویلیونہ دی اور یونہی اپنے کام میں مگن رہے تو وہ تپ ہی گیا۔

بہت ہوا۔۔۔ بہت ہوا۔۔۔ میں تم لوگوں کی گستاخیاں برداشت کرتا ہوں تو
اسکا یہ مطلب نہیں کہ تم لوگ مجھے یوں اگنور کرو۔۔۔ یاد رکھو میں تم
لوگوں کا باس ہوں اور باسس۔۔۔

وہ آواز کو اور سخت بنا کر بولتے ہوئے پیچھے رکھی چیئر پر بیٹھنے لگا مگر اگلے ہی پل وہ نیچے گرا تھا۔ اسکی چیخ پر سب جو بظاہر میجر تیمور کو تنگ کرنے کے غرض اسے انور کر رہے تھے۔ ایک بیک پلٹے پر سامنے کھڑے دراز قد کسرتی جسم کے شخص کو دیکھ کر جلدی سے کھڑے ہوئے۔۔۔ اور ایک ساتھ سیلوٹ کیا۔

کس کی اتنی ہمت کے میری۔۔ میجر تیمور کی چیئر ہٹائی۔۔ میں چھوڑ۔۔۔
تیمور کے باقی الفاظ گنگ ہو گئے۔۔ اس نے آہستے سے کھڑے ہوتے
ہوئے اس دیو قامت پر اسرار شخص کو نیچے سے اوپر تک دیکھا، بلیک پینٹ
کوٹ میں بلیک ہی کیپ لگائے وہ اسے کافی وحشت میں مبتلا کر گیا۔۔ اس
شخص کو زیادہ پر اسرار اسکے چہرے پر لگا سفید ماسک بنا رہا تھا۔ تیمور بغور اسکا
حلیہ دیکھ رہا تھا۔۔ کوشش کے باوجود ماسک کی وجہ سے اسکا چہرہ دیکھنا نام
ثابت ہوا۔۔ تبھی اسکی نظر اس پر اسرار شخص کے کوٹ پر پڑی جہاں
جیب کے سائیڈ پر ایک مخصوص بیج لگا تھا۔

!سر

وہ جھٹکے سے ایک قدم پیچھے ہٹتا ہوا بولا

آپ؟

"Z"....Mr "Z"

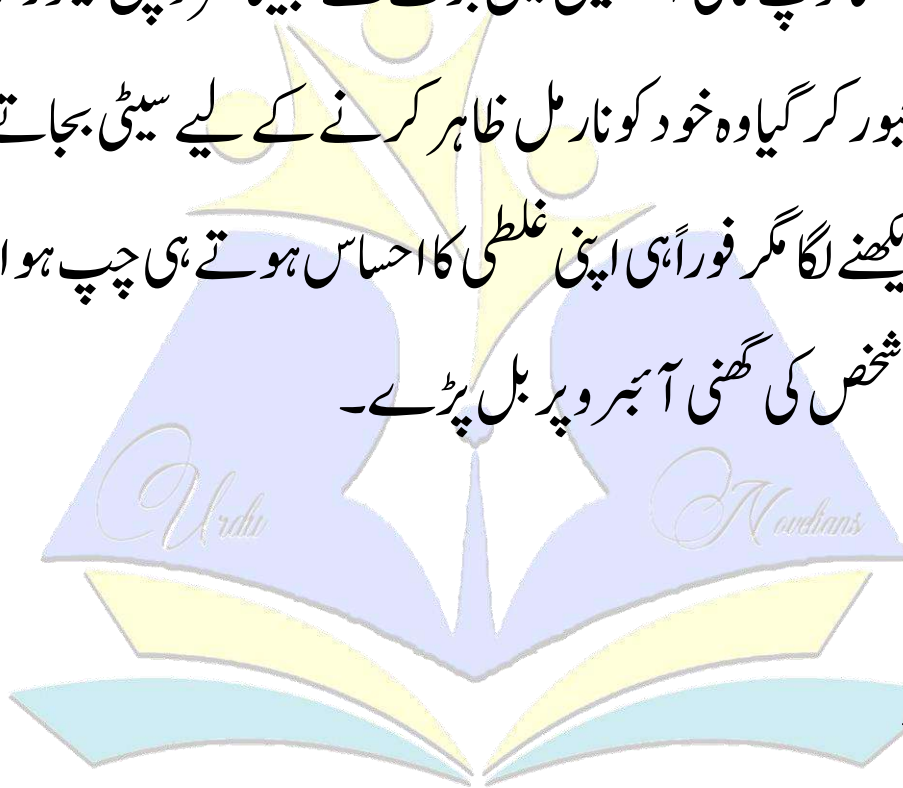
تیمور کی بات کاٹ کر اس نے مخصوص بھاری آواز میں اپنا انتہائی مختصر تعارف
کروایا۔۔۔ اس کے لہجے میں حد درجہ سرد تاثر محسوس کر کے تیمور نے تھوک

نگلا

URDUNovelians

۔۔۔۔ کس نے رکھا تھا سر۔۔۔ "Z" کتنا عجیب نام ہے نا

اس انسان کو دیکھ کر جو وحشت اسے ہو رہی تھی اسے دور کرنے کے غرض سے وہ فرینکلی بولا مگر اگلے ہی لمحے اس شخص نے جب نظر اٹھا کر تیمور کو دیکھا تو اسکی گھٹاٹوپ کالی آنکھیں میں برف کے جیسا سرد پن تیمور کو نگاہ پھیرنے پر مجبور کر گیا وہ خود کو نارمل ظاہر کرنے کے لیے سیٹی بجاتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگا مگر فوراً ہی اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی چپ ہوا جب اس پر اسرار شخص کی گھنی آنسو پر بل پڑے۔



سوری سر۔۔

وہ سر جھکائے بولا پیچھے سے باقی افسران کی دبی دبی ہنسی سن کر تیمور کا خون کھولا تبھی تیمور کا فون بجا

ایکسکیوز می سر۔۔

وہ ہلکی آواز میں بولتا ہوا کمرے سے باہر آیا کمشنر صاحب کی کال تھی۔

ہیلو سر۔۔۔

تیمور نے کمشنر زاہد کو سلام کیا

ہاں تیمور تمہیں بتایا تھا میں نے صبح کہ ایک خفیہ ایجنٹ بھیجا ہے میں نے تمہاری ٹیم کے لیے۔۔۔

کمشنر نے بولنا شروع کیا

جی سر معلوم ہے۔۔۔ اور آپ کی عنایت سے وہ ابھی ہم پر مسلط ہوئے
ہیں۔۔۔ سر آپ پہلے مجھے یہ بتائیں کہ واقعی آپ نے جسے بھیجا ہے وہ انسان
ہے نا۔۔۔ کیونکہ مجھے تو وہ کوئی عجیب ہی مخلوق لگ رہے ہیں۔۔۔ جسٹ
لائق کوئی بھوت پریت۔۔۔

تیمور رازدارانہ لہجے میں نان سٹاپ بولے جا رہا تھا

یہی۔۔۔ یہی تمہاری حرکتیں ہیں جو تم ترقی نہیں کر پا رہے ہو تیمور۔۔۔ ہر
کسی کو جج کرنے لگتے ہو۔۔۔ بیٹا ایک فری ایڈوائز دوں گا کہ اپنی یہ جج منٹ
اسکے سامنے نہیں کرنا کیونکہ وہ اوپر سے جتنا خاموش دکھتا ہے اندر سے اتنا
ہی بڑا راکشس ہے۔۔۔ تو زرا سنبھل کر۔۔۔ اور ہاں میں نے اسے ہی کیوں

بھیجا ہے وہ اس لیے کہ صرف وہ واحد ہی ہے میری نظر میں جو اس مشن کو
کمپلیٹ کر سکتا ہے۔۔۔ اسے بیٹ کرنا آسان نہیں۔۔۔

کمشنر کی پوری باتیں سننے کے بعد تیمور نے ایک لمبی جمائی لی۔

آج کے لیے اتنا ہی کافی ہے سر۔۔۔

وہ اور جمائی روکتا ہوا بولا پھر فون رکھ کر اندر چلا گیا۔ دوسری طرف کمشنر
زاہد تپ کے رہ گئے اس میجر سے۔۔۔ جو صرف نام کا میجر تھا۔۔۔ پر عقل
ایک پیسے کی نہ تھی اس میں۔

URDUNovelians

پتا نہیں۔۔۔ آئی کیو ٹیسٹ کیسے پاس کر گیا تھا یہ۔۔۔

وہ غصے میں بڑبڑائے

سر تو آپ بتائیں چائے لیں گے یا کافی۔۔

اندر آکر تیمور نے لہجہ فارمل بناتے ہوئے اس شخص سے پوچھا جس پر وہ
ایک نظر تیمور کو دیکھ کر اسی چئیر پر بیٹھ گیا جو اس نے تیمور کے پیچھے سے
کھینچی تھی۔

کام کی بات کرو۔۔۔

اسنے سرد لہجے میں کہا ایک بار پھر تیمور کی بے عزتی پر سبھی افسران کے
چہروں پر مسکراہٹ پھیلی۔۔ تیمور نے غصے میں ان لوگوں کو گھورا۔

سر کام۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ سر ہمارا مشن بس کلیر ہے۔۔۔ اس سکرین میں
ابھی ملک کی کئی نامور جگہوں کی ویڈیوز چل رہی ہے۔۔۔ جس میں سے
بیرون ممالک۔۔۔

ڈرگز سمیت لڑکیاں بھی فروخت ہوتی ہیں۔۔۔ آگے بولو۔۔۔

تیمور کی بات کاٹتے ہوئے وہ بولا

تیمور نے چونک کر اسے دیکھا تو کیا اسے پہلے سے سب معلوم ہے

URDU Novelians

ہاں تو سران لڑکیوں کو جو گروہ سپلائی کر رہا ہے وہ ایک انسان کی سربراہی
میں کر رہا ہے۔۔۔ جو آج کل کے نامور بزنس مین کے نام سے بہت معزز
شخصیت مانے جاتے ہیں۔۔۔ انکا نام۔۔۔

طاہر علوی ہے۔۔۔ آگے بولو۔۔

اس نے پھر تیمور کی بات کاٹتے ہوئے کہا

سب کچھ پہلے سے ہی معلوم ہے تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔

اب کی بار تیمور نے اپنی خفگی ظاہر کی

تم سے جو پوچھا ہے وہ بتاؤ۔۔

اسکی بھاری سخت آواز پر تیمور گڑبڑا گیا

وہ۔۔۔ جی سرہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ طاہر علوی شہر کے کافی جانے مانے
شریف بزنس مین ہیں۔۔۔ مگر یہ شرافت کا لبادہ اوڑھے اندر سے کسی
حیوان سے کم نہیں ہے۔۔۔ کیونکہ اس آدمی نے کئی لڑکیوں کو اغواء کروا
کر باہر ملک میں سپلائی کروایا ہے۔۔۔ سمجھے بزنس کی آڑ میں اسکا اصل کام
یہی ہے۔۔۔

بولتے بولتے تیمور کے لہجے میں ناگواری چھائی تھی اس حیوان کی وجہ سے

اسکا فیملی بیک گراؤنڈ؟

اس شخص نے پیر پر پیر رکھے پوچھا

سر فیملی بیک گراؤنڈ زیادہ بڑا نہیں ہے اسکا۔۔۔ بس ایک بیٹی ہے۔۔۔ بیوی نہیں ہے۔۔۔ کہتے ہیں جس طرح جادو گر کی جان طوطے میں ہوتی ہے۔۔۔ اسی طرح اس آدمی کی جان اپنی بیٹی میں ہے۔۔۔ لوگوں سے سنا ہے کہ اسکی بیٹی بہت بھولی اور نیک سیرت لڑکی ہے۔۔۔۔۔ پر سر ہماری انکوائری کہتی ہے کہ یہ بھولی دکھنے والی لڑکی اندر سے بہت شاطر ہے کیونکہ۔۔۔ اس آدمی نے اپنے آدھے سے زیادہ راز اپنی بیٹی کو بتائیں ہیں۔۔۔ جیسا کہ پیسے کہاں کہاں رکھتا ہے۔۔۔ مال سپلائی کب ہوتا ہے۔۔۔ اور ایک لوکر ہے جس میں یہ اپنی ذاتی چیزیں رکھتا ہے۔۔۔ وہ لوکر کہاں ہے یہ تو کسی کو نہیں پتا پر ہو سکتا ہے کہ اسکے بارے میں بھی اس نے اپنی بیٹی کو ضرور بتایا ہو۔۔۔

تیمور نے اب سنجیدگی سے اسے پوری تفصیل سمیت بات بتائی

نام کیا ہے۔۔۔

پیروں کو مسلسل ہلاتے ہوئے اس شخص نے پھر پوچھا

کس کا سر؟

تیمور نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

اسکی بیٹی کا؟

اسکی بے زار آواز پر تیمور نے دانتوں تلے زبان دبائی شاید وہ پر اسرار شخص
سوال ریپیٹ کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔

سر۔۔۔ کیا تھا۔۔۔ ہاں

نتاشہ!! یہی نام ہے اسکی بیٹی کا۔۔۔

تیمور نے یاد آ جانے پر اچانک چٹکی بجا کر کہا

نظر رکھو اس لڑکی پر۔۔۔ ایک ایک رپوٹ چاہیے مجھے۔۔۔ سنا تم نے۔۔۔

اس نے سرخ نظروں سے تیمور کو دیکھتے ہوئے پوچھا

سر کیوں نا اغواء کر لیں اس لڑکی کو۔۔۔

تیمور نے اپنا خیال پیش کیا جس پر اسکے ہلتے پیر کے

نہیں ابھی نہیں۔۔۔

گہری سوچ میں کھوتے ہوئے اس نے آہستگی سے کہا

او کے سر۔۔۔ میں پھر چلتا ہوں ابھی سے اپنا کام شروع کرنے۔۔۔ اور تم
لوگ بھی۔۔۔ میں نہیں ہوں تو کام چوری نہیں کرنا۔۔۔
تیمور نے اس شخص کو پر جوش لہجے میں کہہ کر افسران سے کہا اور باہر کی
طرف چل دیا۔

!نتاشہ

تیمور کے جانے کے بعد اس شخص کے لب آہستہ سے
پھڑ پھڑائے۔۔۔۔۔ ہونٹوں پر پھر زہریلی مسکراہٹ پھیلی



صبح تقریباً آٹھ بجے کا وقت تھا۔۔۔ گاڑیوں کے ہلکے پھلکے شور کے دوران روڈ کے بچوں بیچ ایک خوبصورت کیفے بنا تھا جہاں پر وہ ابھی موبائل میں کچھ دیکھتے ہوئے صبح کی کافی پی رہی تھی۔۔۔ سادہ سے لونگ سکریٹ پر گلے میں مفطر فولڈ کیے وہ حسین لڑکی سادگی میں بھی ہر کسی کی توجہ اپنی طرف کیے بے نیاز بیٹھی تھی۔۔۔ وہ اکثر اس جگہ پر آتی تھی۔۔۔ جو اسکے گھر سے زیادہ دور نہیں تھی۔۔۔ ابھی اس نے چند ہی سپ لیے تھے کہ وہ آگیا۔

URDU Novelians

ہائے۔۔۔

زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے وہ مسکرا کر عادتاً اسے ہائے بولتا ہوا اسی

کے سامنے والی چیئر پر بیٹھا

نتاشہ نے کوفت سے آنکھیں بند کر کے کھولیں

آپ پھر آگئے۔۔۔

اس نے بے زاری سے کہا

اب جہاں آپ وہاں ہم نہیں ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔

اسکے فلمی ڈراما گ بولنے پر نتاشہ نے اپنی آنکھیں گھمائیں

دیکھیے ادیان! آپ کوئی ٹین ایجر نہیں ہیں آپ بڑے ہیں یہ سب سوٹ
نہیں کرتا آپ پر۔۔۔

وہ اسے رسائیت سے سمجھانے لگی۔۔۔ پچھلے تین مہینے سے یہ ادیان نامی
آدمی اسکے پیچھے پڑا تھا۔ اور تب سے اب تک وہ صرف اسے ایک ہی آفر
کر رہا تھا۔۔۔ شادی کی۔۔۔ نتاشہ شروع میں اسے انکور کرتی رہی پر وہ پھر
بھی جب پیچھے نہ ہٹا تو وہ تنگ آنے لگی اس سے۔۔۔

تو کیا سوٹ کرتا ہے مجھ پر۔۔۔ آپ ہی بتادیں۔۔۔

وہ تھوڑی کو ہتھیلی کے نیچے ٹکاتے ہوئے اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔ نتاشہ کا
منہ بن گیا اسکی اس حرکت پر

لسن نتاشہ۔۔۔ میں تمہیں کسی مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتا۔۔۔ تبھی تمیز سے
آکر روزیہ بات پوچھتا ہوں۔۔۔ ناکہ تمہیں بدنام کرنے کے لیے اور لو فر
عاشقوں کی طرح تمہارے گھر کے باہر کھڑا ہوا ہوں۔۔۔

وہ دھیمے لہجے میں اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔ نیہا کو اسکی یہ بات کہی نہ کہی صحیح
لگی۔ کیونکہ ان تین مہینوں میں آج تک ادیان نے کوئی ایسی غیر اخلاقی
حرکت نہیں کی تھی اسکے ساتھ۔۔۔ جسکی وجہ سے اسکی امیج نتاشہ کے
سامنے خراب ہو۔۔۔

مجھے جانا ہے۔۔۔ لیٹ ہو گئی ہوں کلاس کے لیے۔۔۔

جب نتاشہ کو کچھ سمجھ نہ آیا تو وہ جھنجھلا کر اٹھی تھی پھر ویٹر کو بل پے کر کے
وہاں سے چل دی۔ ادیان نے چیئر پر بیٹھے ہی گردن گھوما کر اس چھوٹی سی

لڑکی کو دیکھا۔۔ اس کے چہرے پر خود بخود مسکراہٹ پھیلی۔۔۔ دور کھڑے
تیمور نے ان دونوں کی پک کیچر کی۔

چلو پکس تو کلئیر آئی ہیں۔۔۔ اب یہ دکھاؤں گا سر۔۔۔ نہیں۔۔۔
کو۔۔ "Z" مسٹر

وہ مسکراتے ہوئے تصحیح کرنے لگا پھر رکا

پر یہ آدمی کون ہے؟ چلو پہلے سر سے پوچھوں گا پھر اسکی بھی انکوائری
کرونگا۔۔۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے بالا پھر وہاں سے چل دیا۔



آگئی تم۔۔۔ انکل ناراض ہیں تم سے۔۔۔
وہ گھر کے اندر داخل ہوئی تبھی یمناجو کہ اسکی بیسٹ فرینڈ تھی اس نے
نتاشہ سے کہا

اوہ۔۔۔

وہ گلابی ہونٹوں کو گول کر کے مسکراتے ہوئے اوپر کی طرف گئی

پاپا۔۔

وہ طاہر علوی کے روم میں انٹر ہوتے ہی چہکی جو اس وقت اپنے ہال نما کمرے کے ٹیرس میں رکھی چیئر پر بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔

انہوں نے ایک نظر اسے دیکھا پھر واپس اخبار پڑھنے لگے۔۔۔ صاف ناراضگی کا اظہار تھا۔۔۔ نتاشہ مسکراہٹ دباتے ہوئے انکے پاس پہنچی۔

سوری۔۔۔ میرے جو جو۔۔۔

اس نے پیچھے سے آکر انکے گلے میں بازو حائل کر کے پیار سے کہا

آپ جانتی ہیں مجھے ڈر لگا رہتا ہے آپ کو لے کر۔۔۔ پھر کیوں یہ سب کرتی

ہیں۔۔۔

انہوں نے یو نہی بیٹھے ہوئے خفگی سے پوچھا

پاپا۔۔۔ مجھے عجیب لگتا ہے ان گارڈز کو ساتھ لے جانا۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ
سب ہنس رہے ہیں مجھ پر اور ویسے بھی میں تھوڑی نہ باہر کسی کو بتاتی پھرتی
ہوں کہ میں طاہر علوی کی بیٹی ہوں
نتاشہ نے منہ بنا کر کہا ساتھ ہی ان کے پاس سے ہٹ کر برابر والی چئیر پر آکر
بیٹھی

بیٹا نہیں بتانے سے کیا کسی کو پتا نہیں چلے گا۔۔۔ آپ کو میں نے بتایا تو ہے کہ
میرے روز تیزی سے بلندی پر پہنچنے سے کتنے ہی عزیز بھی میرے دشمن بن
چکے ہیں۔۔۔ اور ان دنوں دشمن کب وار کر دے مجھ پر یا آپ پر بھروسہ

نہیں ہے۔۔ اسی لیے ایٹ لیسٹ ایک گارڈ کو ہی رکھ لیا کریں اپنے
ساتھ۔۔۔ یوں اکیلے نہ جایا کریں باہر۔۔۔

طاہر علوی نے جس بے بسی سے کہا وہ چند پل کے لیے خاموش
ہو گئی۔۔ جانتی تھی اسکا باپ کا قدر پھول کے مانند رکھتا ہے اسے۔۔۔ اگر
اسے زرا بھی کھروچ آئی تو اسکے باپ کا کیا حال ہو گا۔

پاپا۔۔۔ کچھ بھی پر یہ نہیں۔۔۔ میں یہ نہیں کر سکتی۔۔۔۔ اور ویسے بھی آپ
مجھے کلاس تو دلوار ہے ہونا کر اٹے کی۔۔۔ میں اسکے سکلیز یوز کر کے خود کو
سیف رکھوں گی۔۔۔

نتاشہ شان بے نیازی سے بول کر چیئر پر ٹیک لگا گئی

جی بلکل۔۔۔ بتایا ہے آپ کی ٹیچر نے کل۔۔۔ زرا دل نہیں لگتا آپ کا
کراٹے سیکھنے میں۔۔۔ اور اب تک ایک بھی سیشن نہیں کمپلیٹ کیا ہے
آپ نے۔۔۔

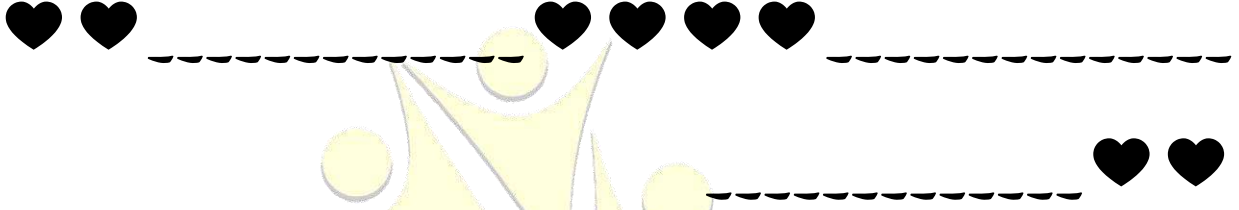
انہوں نے اسے دیکھتے ہوئے آبرو بھینچ کر کہا
اپنی چوری پکڑی جانے پر وہ عادتاً دانت میں لب دبا کر اٹھی تھی

اوہ پاپا۔۔۔ میری لوجک سمپل سی ہے۔۔۔ جب میں نے کسی کے ساتھ کچھ
غلط نہیں کیا تو کوئی کیوں میرے ساتھ غلط کرے گا۔۔۔

وہ کھکھلاتے ہوئے بول کر انکے روم سے نکل گئی

کبھی کبھی کسی کی غلطی کی سزا کسی اور کو بھگتنی پڑتی ہے بیٹا۔۔۔

طاہر علوی نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسکی پشت کو دیکھ کر بڑبڑائے پھر اپنی
پیشانی مسلنے لگے۔



نتاشہ کے کیفے سے جانے کے بعد ادیان اپنے آفس کے لیے نکل
گیا۔۔۔ وہاں پر وہ ایک عام سے کلیگ کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔۔۔ ابھی
اسے کام کرتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اس کے برابر والے وارڈ
میں ایک انجان آدمی آکر بیٹھا اور خاموشی سے لیپ ٹاپ کھول کر فائلز
رکھتے ہوئے کام کرنے لگا ادیان نے حیرت سے اسے دیکھا۔

ایسکیوز می۔۔۔

ادیان نے اسے مخاطب کرنا چاہا مگر وہ اسی طرح اپنے کام میں لگا رہا

آپ؟

نیو کلیگ ہوں۔۔۔ آج فرسٹ ڈے ہے۔۔۔ اور کچھ۔۔۔

ادیان کی بات کاٹتے ہوئے اچانک اسنے سرد لہجے میں کہا پھر واپس اپنا کام کرنے لگا۔۔۔ ادیان نے اس عجیب آدمی کو چہرہ بگاڑ کر دیکھا پھر خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے بولا

URDU Novelians

ہیلو میں ادیان۔۔۔ آپ کا نام؟

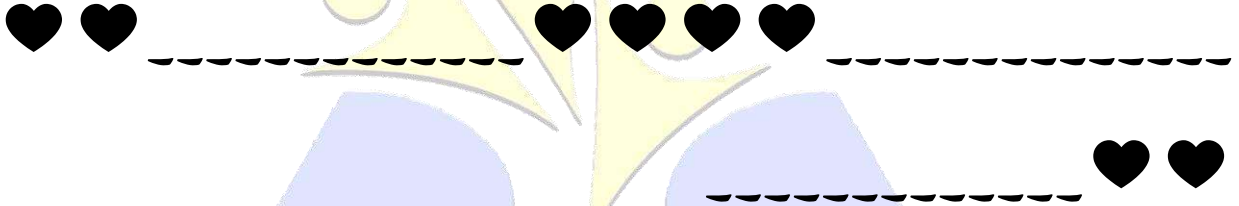
اسکے پھر بولنے پر اس آدمی کے لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرتے ہاتھ رکے اب
کی بار اس نے ایک نظر ادیان کو دیکھا جو اسکی طرف ہاتھ آگے بڑھائے
ہوئے تھا پھر گہرا سانس لیتے ہوئے اس سے ہاتھ ملا کر بولا

زین۔۔۔ زین نام ہے میرا۔۔۔

یہ کہتے ہوئے اس آدمی کے چہرے پر ایک فارمل مسکراہٹ تک نہ
آئی۔۔۔ تبھی آفس میں بلکل کونے میں منہ چھپائے کھڑے تیمور نے ان
دونوں کی یوں ہاتھ ملاتے ہوئے تصویر لی۔۔۔ تیمور کو ادیان کے ساتھ بیٹھے
اس آدمی کے ہالف برہنہ بازو سے دکھتا آدھا ٹیٹو کچھ انوکھا سا لگا۔۔۔ شاید وہ
کسی شیر کا ٹیٹو تھا۔۔۔ جو کچھ ہیبت ناک سا لگ رہا تھا۔۔۔ تیمور نے بے ساختہ
جھرجھری لی۔

سے پوچھ کر۔۔۔ "Z" اب کے لیے اتنا ہی۔۔۔ بس اب باقی کام مسٹر

وہ بولتے ہوئے یونہی منہ چھپائے وہاں سے باہر نکلا تھا



سر یہ کچھ کلپ ہیں۔۔۔ یہ ادیان نامی آدمی کچھ دن سے طاہر علوی کی بیٹی کے ساتھ دکھ رہا ہے۔۔۔

دو دن بعد وہ پھر اسی عمارت میں آیا تھا اور تیمور اسے اب تک کی ساری تفصیل سے آگاہ کر رہا تھا۔

اس لڑکی کے بارے میں اور کچھ پتا چلا۔۔۔

اس نے تمام تصاویر دیکھتے ہوئے تیمور سے اپنے مخصوص سر دلہجے میں پوچھا

سرا بھی تک تو اس لڑکی کے بارے میں زیادہ پتا نہیں چلا ہے۔۔۔ بس اتنا پتا ہے کہ وہ لڑکی انیس سال کی ہے۔۔۔ روٹین اسکی یہی ہے کہ صبح تقریباً آٹھ ساڑھے آٹھ بجے تک یہ کیفے میں کافی پیتی ہے پھر گھر چلی جاتی ہے۔۔۔ گھر سے یہ صرف صبح اور شام میں ہی باہر نکلتی ہے۔۔۔ باقی اسکے لیے شاید ایک ٹیچر بھی آتی ہیں۔۔۔ جو کرائے کی کلاس دیتی ہیں اسکو۔۔۔ بس۔۔۔

تیمور کہتے ہوئے آخر میں اسکے برابر والی چیئر پر بیٹھا تھا مگر اسکی ایک ناگوار نظر پر ہی اگلے لمحے گڑبڑا کر کھڑا ہوا۔۔۔ آج پھر وہ شخص ماسک میں ہی آیا تھا۔۔۔ تیمور کو اپنے سامنے بیٹھا یہ شخص کہی نہ کہیں اس آدمی میں مشابہت

ہونے لگا جسے اس نے ادیان کے آفس میں اسکے ساتھ ہاتھ ملاتے دیکھا
تھا۔۔۔

اور یہ۔۔۔

اس کی بھاری آواز پر تیمور ہوش میں آتے ہوئے اسکے ہاتھ کی طرف دیکھنے
لگا۔۔۔ جس میں اس نے ادیان کے آفس والی پک پکڑی تھی۔

سر میں نے سوچا آپ کے بولنے سے پہلے ایک مرتبہ اس ادیان نامی آدمی کی
بھی تھوڑی بہت انگوائری کر لوں۔۔۔ سر یہ اس آفس میں ایک عام سا
کلیگ ہے۔۔۔ سیلری زیادہ نہیں ہے۔۔۔ ایک فلیٹ میں اکیلے رہتا ہے
یہ۔۔۔ سر اگر آپ کہیں تو اور انفورمیشن کلیکٹ کروں اسکی۔۔۔

تیمور نے اب کی بار ادیان کے بارے میں تفصیل سے بتاتے ہوئے آخر میں

اس سے پوچھا

نہیں ابھی صرف اس لڑکی پر نظر رکھو۔۔۔ اگر یہ آدمی بیچ میں کچھ پروہلم
کریٹ کرے تو۔۔۔ شوٹ کر دینا اسے۔۔۔

اس نے ادیان کی تصویر پر اشارہ کر کے کہا

او کے سر۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔

تیمور نے رسائیت سے کہا پر پوری بات سمجھ آنے پر اچانک جھٹکے سے رکا

URDU NOVELIANS

سر۔۔ سر شوٹ کیسے کر سکتا ہوں۔۔۔ می۔۔ میرا مطلب یہ تو بے چارہ
شریف آدمی لگتا ہے۔۔

اس نے سنبھل کر کہا اب سامنے بیٹھا وہ شخص تیمور کو سچ میں درندہ لگنے لگا۔

کبھی بھی لگنے پر کسی کو شریف مت سمجھ لیا کرو۔۔۔ ہر شریف دکھنے والا
آدمی سچ میں شریف نہیں ہوتا۔۔۔ اور جتنا کہا ہے ابھی صرف اتنا
کرو۔۔۔

اس نے ادیان کی مسکراتی تصویر پر نظریں گاڑے سرد لہجے میں کہا تو تیمور
نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلادیا

♥ ♥ _____ ♥ ♥ ♥ ♥ _____
_____ ♥ ♥

وہ ابھی اپنے محل نما گھر کے ایک سادہ سے ہال جیسے کمرے میں کراٹے
کلاس لے رہی تھی۔

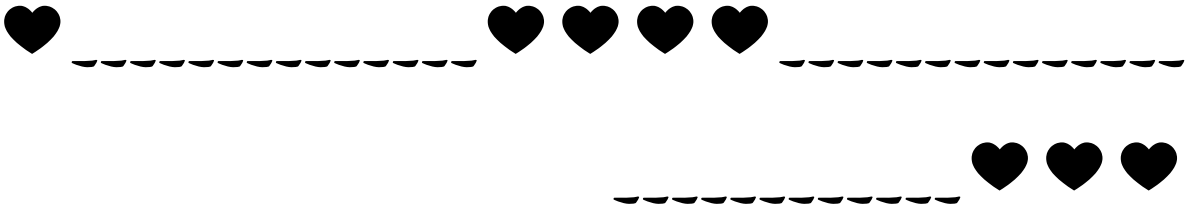
اوہ میم نہیں ہو رہا مجھ سے۔۔۔
آخر تھک اس نے وہی پر نیچے بیٹھتے ہوئے کہا
نتاشہ۔۔۔ گڑیا ایسے تھوڑی ہو گا۔۔۔ آپ ہار مت مانو کوشش کرو گی تو
بہت جلد تم سیکھ جاؤ گی۔۔۔
انہوں نے اسکی ڈھارس باندھنے کی کوشش کی

URDU NOVELIANS

نومیم۔۔۔ آپ کوئی چیز تب سیکھ لیتے ہو جب آپ کا اس میں دل لگتا
ہو۔۔۔ اور اس میں تو میرا زرا دل نہیں لگتا۔۔۔ انف۔۔۔ اب میں پایا کو
منع کر دوں گی۔۔۔ کیونکہ مجھ سے نہیں ہو پائے گا یہ۔۔۔ اور نہ ہی مجھے اب
سیکھنا ہے۔۔۔ میں جیسی ہوں ویسی ہی ٹھیک ہوں۔۔۔
اسکی کراٹے ٹیچر کو اس چھوٹی سی لڑکی پر بے ساختہ پیار آیا جس کی جھنجھلاتی
آواز بھی دھیمی اور نرم تھی۔

اوکے ایز یوش۔۔۔ میں آپ کو فورس نہیں کروں گی۔۔۔

انہوں نے نرمی سے اسے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا دی



ادیان کی اس آدمی سے دوستی ہوئے دو ہفتے ہو گئے تھے۔۔۔ پر اس دوستی میں زیادہ ہاتھ ادیان کا ہی تھا کیونکہ وہ شخص اس سے کھنچا کھنچا رہتا تھا پر ادیان کی ہر وقت بات چیت نے اسے تھوڑا فرینک کر دیا تھا ادیان سے۔۔۔ اب وہ زیادہ تو نہیں پر تھوڑی بہت بات کر لیتا تھا ادیان سے۔۔۔ انہیں دو ہفتوں میں تیمور نے بھی مکمل نظر رکھی ہوئی تھی ادیان اور نتاشہ پر۔۔۔ آج ادیان زین کے ساتھ ایک ریسٹورنٹ میں آیا تھا۔۔۔ زین کے منع کرنے کے باوجود وہ زبردستی اسے لے کر آیا تھا یہاں۔

برو۔۔۔ تھوڑا چل کیا کرو۔۔۔ ہر وقت یوں سب سے الگ سلگ رہنا ٹھیک نہیں۔۔۔

ادیان نے مسکراتے ہوئے چٹیر پر بیٹھ کر اس سے کہا جس پر زین ایک نظر
اسے دیکھ کر بیٹھتے ہی بازو فولڈ کر گیا

کچھ ہی دیر میں کھانے کے دوران ادیان کی نظر دوسری طرف پڑی تو وہ
چونک کر اٹھا۔

کیا ہوا۔

زین نے سنجیدگی سے پوچھا

ایک منٹ میں ابھی آیا۔۔

وہ اسے بولتے ہوئے فوراً دوسری طرف گیا جہاں نتاشہ اکیلی بیٹھی کھانا کھا رہی تھی آج وہ یمنا کے ساتھ یہاں آنا چاہتی تھی پر اینڈ ٹائم میں اچانک یمنا نے کسی کام کی وجہ سے آنے سے انکار کر دیا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ ابھی اکیلی بیٹھی ڈنر کر رہی تھی۔

ہائے۔۔

ادیان نے اس کے پاس چئیر پر بیٹھتے ہوئے کہا تو نتاشہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

URDU Novelians

آپ۔۔۔ آپ بخشتے کیوں نہیں ہمیں کہیں۔۔

وہ کھانا چھوڑ کر چڑتے ہوئے بولی ان لوگوں سے دور تیمور بیٹھایہ منظر
خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ تبھی اسکا فون بجا

ہیلو۔۔

کے لیے کوئی ایویڈینس اکٹھا کیا۔۔۔ اگر وہ آگئے "Z" میجر تیمور۔۔۔ مسٹر
تو کیا دکھائیں گے آج انہیں۔۔۔

تیمور کے ساتھی رافع نامی افسر نے پریشانی سے پوچھا

URDUNovelians

تم فکر مت کرو ہو جائے گا سب۔۔۔ ابھی اسی کے لیے نکلا ہوں۔۔۔

وہ ان لوگوں کو دور سے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا

مجھے نایہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔ اچھا خاصا موڈ خراب ہو گیا میرا آپ
کو دیکھ کر۔۔

نتاشہ نے اسے غصہ دلانے کے غرض سے کہا جس پر ادیان مسکرا اٹھا
دوسری طرف بیٹھازین سرد نظروں سے بغور ادیان کے سامنے بیٹھی نتاشہ
کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ ایک طنزیہ مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا احاطہ کیا۔۔۔ جبکہ
تیمور کی نظر اب ادیان اور نتاشہ سے ہٹ کر زین پر گئی۔۔۔ وہ کیوں عجیب
نظروں سے ادیان اور نتاشہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ تیمور کو حیرت ہوئی اس

URDU Novelians

پر۔۔۔

ویسے تو میں ہر جگہ آپکا پیچھا کر کے آتا ہوں بٹ آج میں یہاں پر اپنے ایک دوست کے ساتھ آیا تھا۔۔۔ وہ دیکھیں۔۔۔

ادیان نے اب باقاعدہ زین کی طرف اشارہ کر کے اپنی بات کی تصدیق کروائی۔۔۔ نتاشہ نے اس طرف دیکھا پر زین کی سرد نظریں اسے کافی عجیب لگیں تبھی وہ جلد نگاہ پھیر گئی۔۔۔

ویٹر۔۔۔

اس نے جلدی سے ویٹر کو بلایا اور اپنا کیچ اٹھایا پر اگلے ہی پل اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔۔ اس کے پیسے کہاں گئے۔۔۔

اوہ شٹ۔۔۔

اس نے غصے میں تقریباً دھپ سے کلچ بند کیا

کیا ہوا۔۔

ادیان نے تشویش سے پوچھا

وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ اماؤنٹ گھر پر بھول گئی۔۔

اس کے شرمندگی سے کہنے پر ادیان نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا پھر
سامنے کھڑے ویٹر کو اپنی جیب سے اماؤنٹ نکال کر مینیو میں رکھ کر دے
دیا۔۔۔ ان سب کے دوران نتاشہ خاموشی سے اسکو دیکھ رہی تھی۔

آپ ان سب سے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟

نتاشہ نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا

زیادہ نہیں۔۔۔۔۔ بس تمہاری رضامندی۔۔۔

ادیان نے مسکراتے ہوئے رسائیت سے کہا

چھ فٹ سے نکلتا قد، کسرتی جسم بلاشبہ وہ ایک وجیہہ مرد تھا اسکی آنکھوں
میں دیکھ کر پہلی مرتبہ نتاشہ کا دل زور سے دھڑکا تھا گھبرا کر جلدی سے وہ
نگاہیں پھیر گئی

مجھے یہ سب فضول لگ رہا ہے اور کچھ نہیں۔۔۔ ویسے بھی آپ بڑے لگتے

ہیں۔۔

ویسے تو وہ مضبوط جسامت کا مالک آدمی اسے اچھا لگنے لگا تھا پر پھر بھی اس
نے یو نہی یہ بات کہی

اچھا۔۔۔ پر مجھے تو نہیں لگتا کہ ان سب میں بڑا چھوٹا دیکھا جاتا ہے اور ویسے
بھی لڑکے تو بڑے ہی ہوتے ہیں لڑکیوں سے۔۔۔

اس نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ گھساتے ہوئے کہا جس سے شرٹ کے اوپر
میں ہی اسکے کسرتی بازو نمایا ہوئے تھے

آپ لڑکے نہیں۔۔۔۔ اچھے خاصے آدمی لگتے ہیں۔۔۔

نتاشہ نے اسکے لمبے قد کاٹھ کو دیکھ کر کہا

اتنا نوٹ کرتی ہو مجھے۔۔۔

ادیان نے اسکی ہیزل رنگ آنکھوں میں جھانک کر رازدارانہ لہجے میں کہا تو
بے ساختہ نتاشہ کے سفید گال سرخ پڑے جسے پُر شوق نظروں سے ادیان
نے اپنی نظروں میں اتارا۔

دیکھیے آپ جان بوجھ کر باتوں کو طول دے رہے ہیں۔۔۔ سیدھی سی بات
ہے آپ نے ابھی میری مدد کی اسکے لیے تھینکس۔۔۔ میں پیسے آپ کو
پھر کبھی واپس دے دوں گی۔۔۔

وہ بوکھلا کر ایک ہی سانس میں بول کر جلدی سے پلٹتے ہوئے جانے لگی مگر
اگلے ہی قدم میں اسکا پیر سلپ ہوا۔ موقع پر ادیان نے اسے دونوں
بازوؤں سے سنبھالا۔۔۔ نتاشہ سانس روک کے رہ گئی۔

یہ کچھ فلمی نہیں ہو گیا۔۔

ادیان کی بھاری مسکاتی آواز پر نتاشہ جو اس کے پُرکشش چہرے کو دیکھنے میں گم تھی اچانک ہوش میں آئی اور تقریباً جھٹکے سے اس سے دور ہوئی۔

سوری۔۔۔ سوری۔۔۔ آئی ایم ریٹی سوری۔۔۔

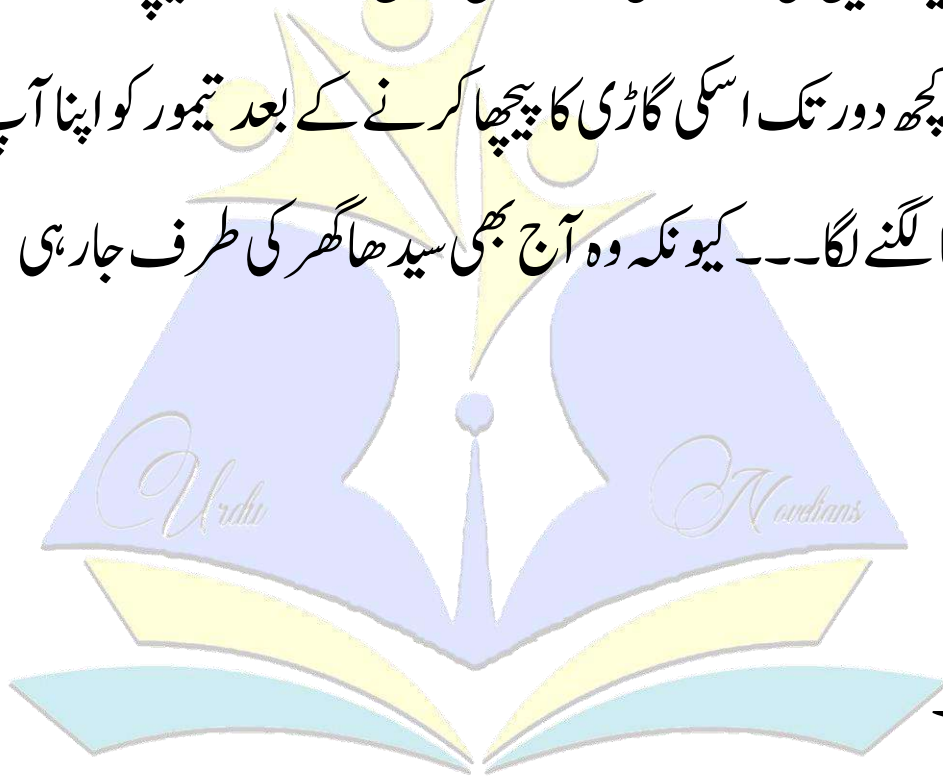
وہ سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ گھبرا کر بولی اور فوراً پلٹ کر تیزی سے اپنے راستے چل دی۔۔۔ وہ الگ بات تھی کہ اسکے چہرے پر اب خوبصورت مسکراہٹ پھیلی تھی جو اسنے دانتوں سے لب دبا کر چھپائی اور اپنی بیوقوفی پر ایک آنکھ میچی۔۔۔۔ پیچھے کھڑے ادیان نے بھی نفی میں سر ہلاتے ہوئے

نرمی سے مسکرا کر اس لالہ ابالی لڑکی کی پشت کو دیکھا۔۔۔ جو جتنی خوبصورت
دکھتی تھی اتنی ہی بُدھو بھی تھی۔۔۔

دوران دونوں کا یہ منظر تیمور نے کیمرے میں کیچر کر لیا تھا۔
کے لیے ایک اور کلپ اکھٹی کر لی ہے۔۔۔ Z ہیلو۔۔۔ مسٹر
تیمور نے رافع کو کال پر کہا پر تیز نظریں اسکی اب بھی مسکراتے ہوئے
ادیان اور دور جاتی نتاشہ پر تھیں۔

جبکہ دوسری طرف زین بھی گردن گھوما کر سرد نظروں سے نتاشہ کی پشت
کو گھور رہا تھا۔۔۔

تیمور کو اس پر اب شک ہونے لگا۔۔۔ وہ کیوں صرف نتاشہ کو یوں گھورے
"Z" جارہا تھا۔۔۔ اس نے زین کی بھی انکوائری کرنے کا سوچا پر ابھی مسٹر
کا حکم یاد آیا تو زین کی انکوائری کا بعد میں سوچ کر نتاشہ کا پیچھا کرنے
لگا۔۔۔ پر کچھ دور تک اسکی گاڑی کا پیچھا کرنے کے بعد تیمور کو اپنا آپ
بیوقوف سا لگنے لگا۔۔۔ کیونکہ وہ آج بھی سیدھا گھر کی طرف جارہی
تھی۔۔۔



ابے یار۔۔۔
اس نے غصے میں ڈیش بورڈ پر ہاتھ مارا۔۔۔ پھر منہ بگاڑتے ہوئے گاڑی
واپسی کے راستے پر موڑ دی۔

URDU NOVELIANS



کون تھی وہ؟

نتاشہ کے جانے کے بعد ادیان جب واپس چئیر پر آکر بیٹھا تبھی زین نے اس سے سُر سُر سا پوچھا

وہ۔۔۔ بس ہے کوئی خاص۔۔

ادیان نے ریسٹورنٹ کے داخلی حصے پر دیکھ کر کھوئے ہوئے لہجے میں کہا

نام کیا ہے؟

زین نے اس پر نظر جمائے پوچھا

نتاشہ۔۔

کہتے ہوئے ادیان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی جسے زین ناگواری سے دیکھ
رہا تھا۔۔ اس کے چہرے پر یہ ناگواری ادیان تو نہ دیکھ پایا پر داخلی دروازے
سے اندر آتے تیمور نے بغور دیکھی۔۔۔ وہ نتاشہ کو گھر جاتا دیکھ واپسی یہی پر
آیا تھا ادیان پر نظر رکھنے، پر اب وہ اسی کنفیوژن میں تھا کہ ادیان کے اس
نئے دوست زین کا کیا چکر ہے۔۔۔

URDU Novelians

کچھ تو گڑبڑ ہے اس بندے میں۔۔۔ پر جو بھی ہے زیادہ دیر تک میجر تیمور
سے چھپ نہیں پائے گا۔۔۔

وہ بولتے ہوئے آخر میں کالرا کڑاتے ہوئے وہاں سے نکلنے لگا تبھی اسکے نمبر
پر کال آئی

ہیلو۔۔۔

کچھ خبر؟

اسکی سرد آواز سے ہی تیمور نے اسے پہچان لیا



URDUNovelians

نوسر۔۔۔ وہ نتاشہ نامی لڑکی تو آج بھی سیدھا گھر گئی ہے اور۔۔۔

تیمور بولتے ساتھ نظر دوڑا کروہاں دیکھنے لگا جہاں پر ادیان بیٹھا ڈنر کرتے ہوئے مسلسل مسکرا کر زین سے کچھ بولے جارہا تھا تو جواب میں زین بازو باندھے صرف سنجیدہ نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

اور پھر میں اس ادیان نامی آدمی پر نظر رکھنے آیا ہوں سر۔۔۔ پر یہاں بھی سب کچھ نارمل ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ لیکن سر جہاں تک میری تحقیق مجھے بتاتی ہے وہ یہ کہ جو دیکھتا ہے ضروری نہیں کہ وہی ہو۔۔۔

سنجیدگی سے بولتے ہوئے اچانک اس میں جیسے عادی جاسوس کی روح آگئی تھی تبھی تیمور رازداری سے کہنے لگا جس پر دوسری طرف اس نے کوفت سے آنکھیں بند کی۔

بات سنو لڑ کے۔۔۔ جتنا پوچھا جائے صرف اتنا جواب دیا کرو۔۔۔
اسکی سخت آواز پر تیمور نے فون خود سے دور کر کے ایک نظر فون کو چہرہ
بگاڑ کر دیکھا پھر خود کو نارمل کر کے واپس کان سے لگایا

او کے سر۔۔۔

اس نے آواز کو نرم بنا کر کہا پر مقابل خاموشی محسوس کر کے وہ حیران
ہوا۔۔۔ پھر موبائل کی اسکرین کو دیکھنے لگا

URDU Novelians

کال کاٹ دی۔۔۔ عزت ہی نہیں ہے تیری یار۔۔۔

خود کو بولتے ہوئے وہ مڑنے لگا تبھی ایک ٹرے لے جاتے ویٹر سے ٹکرایا

یہ کیا کیا تم نے۔۔۔

تیمور نے خود کی شرٹ پر جو س کا داغ دیکھ کر غصے میں ویٹر سے کہا

میں نے کیا کیا۔۔ دیکھیے سر آپ خود ہی دوسری طرف دیکھتے ہوئے چل رہے تھے۔۔ نقصان تو میرا ہوا ہے غصہ آپ کر رہے ہیں۔۔

اس ویٹر سے بھی کہاں برداشت ہوا اتنا جو س نیچے گرا دیکھ اوپر سے گلاس بھی ٹوٹ گئے تھے

واؤ۔۔ ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری۔۔ بلاؤ اپنے مینیجر کو۔۔ بتاتا ہوں ابھی تمہیں۔۔

تیمور نے تپ کر کہا جس پر ویٹر منہ بناتا ہوا وہاں سے گیا پھر کچھ دیر بعد ساتھ
میں مینیجر کو لے کر آیا

جی سر۔۔

مینیجر نے مودبانہ لہجے میں کہا جس پر تیمور اور گردن اکڑا گیا

سر انہوں نے ایک تو ہمارے تین جو س کے گلاس توڑ دیے اوپر سے اب
پیسے دینے کے بجائے الٹا مجھے ہی ڈانٹ رہے ہیں۔۔۔۔

ویٹر نے تیمور کو دیکھتے ہوئے مینیجر کو ساری بات بتائی جس پر تیمور نے اسے
غصے میں گھورا

کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔ میری غلطی ہے۔۔۔ ہاں۔۔۔

تیمور نے ہاتھ پیر ہوتے ہوئے پوچھا

دیکھیے سر اگر آپ کی ہی غلطی ہے تو آپ کو جرمانہ بھرنا پڑے گا۔۔۔ اس
آور رول سر۔۔۔

ٹوٹے ہوئے گلاس نیچے دیکھ کر مینیجر کی بھی ساری مودبانی پل میں اڑن چھو
ہوئی اب وہ روکھے لہجے میں تیمور کو بولا

ہاں توڑا میں نے گلاس اور نہیں دوں گا اب میں پیسے کیا کر لوں گے۔۔۔

اسکی ٹون بدلنے پر تیمور نے اور برہم ہوتے ہوئے پوچھا

سر پیسے دے دیں ورنہ پھر ہم آپ کی کار، بائیک یا جس پر بھی آپ آئیں ہیں وہ ضبط کر لینگے اور اگر آپ نے واویلہ کر کے یہاں کا ماحول خراب کرنے کی کوشش کی تو ہم پولیس کو کال کر دیں گے۔۔

مینجر کے سنجیدگی سے بولنے پر تیمور نے پہلے ویٹر اور پھر اُسے گھورا

تم دونوں جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟
اس نے ایک آئبر واٹھا کر ان دونوں سے پوچھا

نہیں۔۔۔ اور جاننا بھی نہیں ہے۔۔

ویٹر نے پیچھے سے کہا جس پر تیمور کاشدیت سے اسے مارنے کا دل چاہا

آئی ایم میجر تیمور۔۔۔ سیکریٹ ایجنٹ۔۔۔ اب جان گئے۔۔

اسکی بات پر مینیجر چندیل چپ ہو گیا پھر کہا

یہاں پر ایسے کئی آتے ہیں جو خود کو پتا نہیں کیا کیا کہتے ہیں۔۔۔ اب ہم کیا
آپ کی فضول سی بات مان کر اپنا نقصان کریں۔۔

اسنے غصے میں کہا

تمہیں یقین نہیں ہوتا نا۔۔۔ میں ابھی بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔ اور پھر دیکھنا
کیسے تم دونوں کو یہاں سے فارغ کرتا۔۔۔

تیمور جو جیب میں اپنا آئی کارڈ نکالنے کے غرض سے ہاتھ ڈال کر مسلسل
بول رہا تھا۔۔۔ اچانک رکا۔۔۔ جیب میں پیسوں کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔

میرا کارڈ۔۔۔

وہ سوچنے لگا کہ آخری بار اس نے کارڈ کہاں رکھا تھا۔۔۔ مگر نہ یاد آنے پر اسکا رونے والا منہ بن گیا۔

سر۔۔۔ آپ پیسے دے رہے ہیں یا میں کال کروں پولیس کو۔۔۔
مینجر کی آواز پر اس نے سوچوں سے نکلتے ہوئے اسے دیکھا جواب سخت
چتونوں سے تیمور کو گھور رہا تھا۔۔۔ کارڈ تو ملا نہیں، اب اس نے پیسے دینے
میں ہی عافیت جانی۔

سر۔۔۔

مینجر نے اسے پھر پکارا اب کے آواز تھوڑی بلند تھی

دے رہا ہوں نا۔۔

تیمور نے دانت پیستے ہوئے کہا پھر اسے پیسے ادا کر کے مینجر اور ویٹر دونوں کو
گھورتا ہوا وہاں سے نکلا

عزت ہی نہیں ہے کہیں۔۔۔ میرے جیسے عظیم میجر کی۔۔۔

باہر نکلتے ہوئے وہ بڑبڑا رہا تھا تبھی اسکا پھر کسی کے ساتھ زوردار تصادم
ہوا۔۔۔ اب کی بار کوئی گلاس یا ٹرے نہیں بلکہ پوری کی پوری لڑکی گری
تھی نیچے۔

تیمور نے بوکھلا کر نیچے دیکھا جہاں یمننا بیٹھی کر رہی تھی۔

مے آئی ہیلپ یو۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر مدد کی آفر کی

یمننا جو اپنا کام ختم کر کے اب نتاشہ کو اچانک آکر سر پر انز کرنا چاہتی
تھی۔۔۔ بیچ میں ہی تیمور سے ٹکرا نے پر اسے لگا جیسے کسی لوہے سے ٹکرائی
ہو۔

URDUNovelians

لوہا کھاتے ہو کیا۔۔۔ فولاد نہ ہو تو۔۔۔ اور دیکھ کر نہیں چل سکتے کیا یا

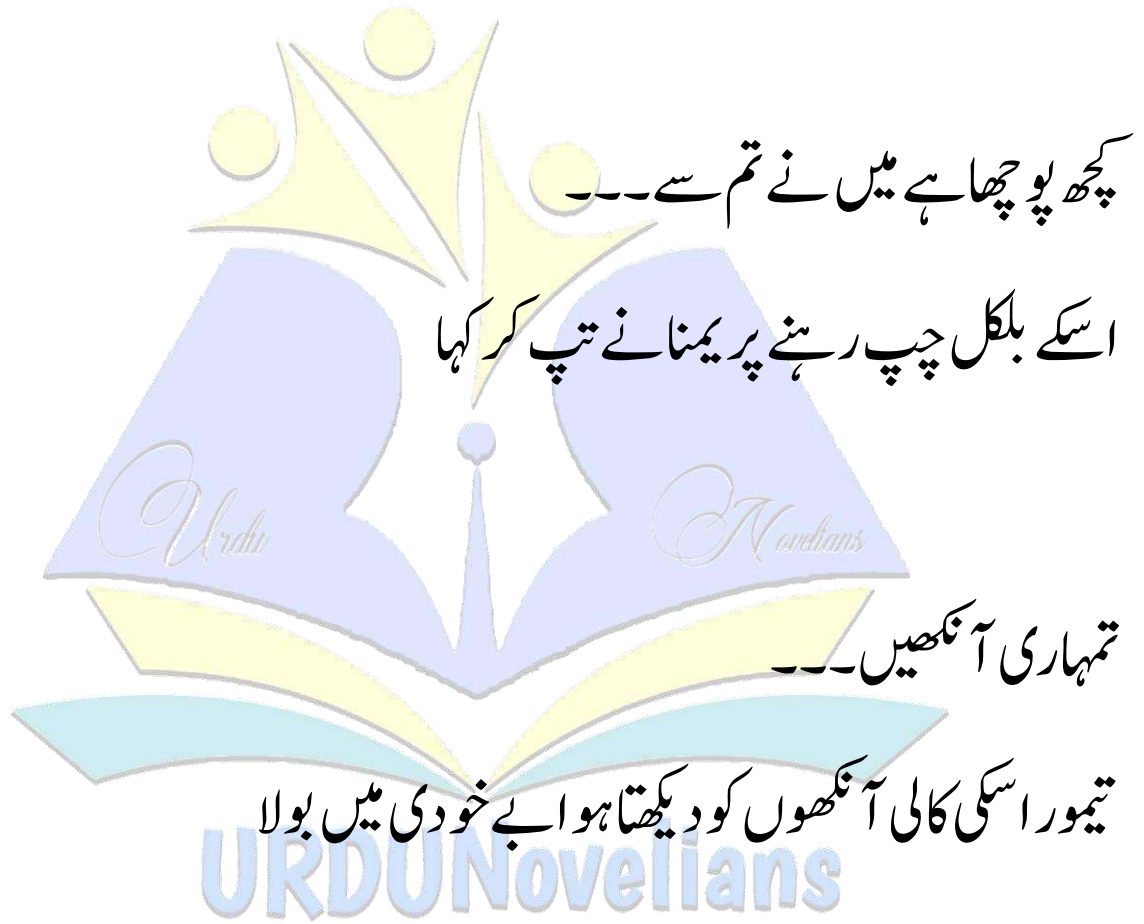
اندھے ہو۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ جھٹک کر خود ہی اٹھتے ہوئے غصے میں بولی، تیمور نے بغور ایک نظر اسے دیکھا بلیک ٹائیڈز پر گرین کیپری پہنے بالوں کو پونی میں مقید کیے وہ سرخ و سفید لڑکی ابھی غصے سے لال ہو رہی تھی۔

میڈم۔۔۔ شاید آپ بھول رہی ہیں۔۔۔ ٹکرائی آپ ہیں میں نہیں۔۔۔
وہ تپ ہی گیا اسکے ڈانٹنے پر تبھی ناگواری سے بولا

کیا کہا۔۔۔ میں ٹکرائی ہوں۔۔۔ بولو۔۔۔ میں ٹکرائی ہوں تم سے۔۔۔
وہ تلملاتے ہوئے تیمور کے بالکل قریب آ کر اسکی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر پوچھنے لگی۔۔۔ جبکہ دوسری طرف تیمور تو جیسے گنگ ہو گیا تھا یمینا کی کاجل سے لبریز حسین آنکھوں کو دیکھ کر۔۔۔ شاید ہی اس نے کبھی اتنی حسین

آنکھیں دیکھی تھیں جو کاجل کی سیاہی سے بالکل کالی چاندنی رات جیسی کالی
لگ رہی تھیں۔



کچھ پوچھا ہے میں نے تم سے۔۔۔
اسکے بالکل چپ رہنے پر یمنانے تپ کر کہا
تمہاری آنکھیں۔۔۔
تیمور اسکی کالی آنکھوں کو دیکھتا ہوا بے خودی میں بولا

کیا میری آنکھیں؟

وہ اسی طرح آئبرو بھینچے اس سے پوچھی

بہت خوبصورت ہیں۔۔۔

بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا تھا۔۔۔ جبکہ یمناجو تیمور کے بالکل نزدیک کھڑی تھی اسکے الفاظوں پر اچانک چند قدم پیچھے ہٹی اور حیرت سے اس لڑکے کو سرتاپیر دیکھنے لگی۔۔۔ لائٹ پر پل شرٹ پر بلو جینز پہنے آستین کو کہنیوں تک فولڈ کیے وہ ایک چار منگ لڑکا تھا پر صرف دکھنے میں۔۔۔ کیونکہ حرکتیں اسکی چھچھوروں والی لگی یمناکو۔۔۔۔۔ وہ غصے میں پھٹ ہی پڑی۔

بے شرم انسان۔۔۔ لڑکی دیکھی نہیں کہ چھچھورا اپن شروع۔۔۔ اچھے سے جانتی ہوں تم جیسے لڑکوں کو کیسے ٹھیک کرنا ہوتا ہے۔۔۔ رکو۔۔۔

وہ غصے میں مسلسل بولتے ہوئے ادھر ادھر کوئی چیز تلاشنے لگی۔۔ کچھ نہ ملنے پر اس نے پتھر ہی اٹھالیا۔۔ تیمور جو مبہوت سا اسے دیکھنے میں کھویا ہوا تھا۔۔ یمناکے پتھر اٹھانے پر ہوش میں آیا۔

اے اے۔۔۔ یہ کیا کر رہی ہو؟

وہ بوکھلاتے ہوئے بولا

ٹھہرو تم۔۔۔ لو فر کہیں کے۔۔۔ لڑکی کو چھیڑو گے۔۔

وہ غصے میں بول کر پتھر اٹھائے اسکی طرف بڑھنے لگی

ک۔۔۔ کس نے کہا کہ میں تمہیں چھیڑ رہا ہوں۔۔۔ اور شکل دیکھی ہے
اپنی۔۔۔ انگور جیسی تو ہے چھوٹی سی۔۔۔

وہ ہڑبڑا کر بچنے کے لیے بولا ساتھ ہی اپنے قدم پیچھے کرنے لگا

انگور نہیں حور جیسی شکل ہے جس پر تم جیسا انگور مرنے لگا تھا۔۔۔ پر کوئی
نہیں میں ابھی ٹھیک کر دوں گی۔۔۔ تم جیسوں سے نپٹنا آتا ہے مجھے۔۔۔
وہ تیزی سے بولتے ہی اس پر پتھر پھینکنے لگی

URDUNovelians

اے۔۔۔ پاگل ہے کیا۔۔۔

تیمور پھرتی سے کار کی طرف بھاگتے ہوئے چیخ کر بولا تھا۔۔۔ دروازہ کھول کر
بیٹھتے ہی وہ کارزن سے بھگالے گیا۔

کچھ دور جاتے ہی اس نے کاررو کی پھر گہرے سانس لینے لگا۔

کیسی خوبصورت بلا تھی یہ۔۔۔

گھبراتے ہوئے تیمور کے منہ سے نکلا پھر چھن سے آنکھوں میں اس جذباتی
لڑکی کی حسین آنکھیں گھومی تولب خود بخود مسکراہٹ میں ڈھلے

!!خوبصورت

وہ بڑبڑایا تھا۔



طاہر علوی زیادہ کام ہونے کی وجہ سے کبھی کبھار ہی گھر پر ہوتے اور اس وقت میں وہ اپنا تقریباً ٹائم نتاشہ کے ساتھ گزارتے تاکہ وہ اپ سیٹ نہ ہو۔۔۔ ابھی بھی دوپہر کو وہ فون پر بات کرتے ہوئے نتاشہ کے کمرے میں آئے تھے مگر اسے صوفے پر بیٹھے بند ایل ای ڈی کو گھورتے دیکھ تھوڑا حیران ہوئے۔

نتاشہ۔۔۔
انہوں نے نرمی سے اسے پکارا پر وہ تو جیسے کسی اور ہی دنیا میں گم تھی
URDU Novelians

نتاشہ بیٹے۔۔۔

اب کی بار طاہر علوی اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولے تبھی نتاشہ چونک کر
سیدھی ہوئی

پاپا آپ کب آئے۔۔
وہ جو ادیان کے بارے جب سے سوچ رہی تھی اچانک طاہر علوی کو دیکھ کر
بوکھلائی

بیٹا ہم تو آپ ہی کے پاس ہیں۔۔۔ یہ بتائیں آپ کدھر تھیں۔۔۔
وہ اسکی بے خبری پر چوٹ کرتے ہوئے بولے تو نتاشہ کو سبکی محسوس ہوئی

کوئی بات ہے کیا بیٹا۔۔۔

اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے انہوں نے پوچھا تو نتاشہ نے ایک نظر اپنے باپ کو
دیکھا

نہی۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ پاپا۔۔۔

وہ ہکلا گئی تھی۔۔۔

ہم۔۔۔ آپ کو پتا ہے جب کہ آپ جھوٹ نہیں بول پاتیں تو پھر کوشش
کیوں کرتی ہیں۔۔۔

انہوں نے مسکاتے لہجے میں کہا جس پر نتاشہ نے لب دانتوں میں دبائے
نظریں جھکا لیں

بیٹا۔۔ جو بھی بات ہے بلا جھجک کہیے۔۔۔ ہم تو دوست ہیں نا آپ کے۔۔۔
انہوں نے اسکی تھوڑی پکڑ کر محبت سے کہا جس پر نتاشہ کو تھوڑی بہت
ہمت ملی۔

پاپا۔۔ وہ۔۔ میں نا۔۔ میرا مطلب کہ مجھے۔۔ نہیں میں۔۔
اسے سمجھ نہ آیا کہ کیسے بتائے جبکہ طاہر علوی جیسا شاطر انسان اپنی بیٹی کی
ایسی حالت کو نہ سمجھے ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

URDU Novelians

کسی کو پسند کرتی ہیں آپ۔۔۔

انہوں نے دھیمے لہجے میں اچانک پوچھا تو نتاشہ کو لگا اسکے منہ کے الفاظ چھین کر اسکے باپ نے بول ڈالے، وہ مکمل آنکھیں کھولے انہیں دیکھنے لگی پھر جلد ہی سنبھل کر بولی

آپ کو کیسے پتا۔۔۔

اسکی حیرت زدہ آواز پر طاہر علوی مسکرائے اور بولے

ہم نے یہ بال دھوپ میں ہی سفید نہیں کیے بیٹا۔۔۔

انکے کہنے پر بے ساختہ نتاشہ کے گال سرخ پڑ گئے وہ سر جھکا گئی

ویسے کیا نام ہے اسکا۔۔۔

اب کی بارانگی آواز میں شرارت گھلی تھی، نتاشہ نے سر اٹھا کر حیرت سے
اپنے باپ کو دیکھا

ادی۔۔۔ ادیان۔۔۔

اسکا تو نام لینا بھی اب دشوار سا لگا تھا نتاشہ کو

ہممم۔۔۔ نام تو اچھا ہے اب دیکھیں گے لڑکا کیسا ہے۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولے جبکہ نتاشہ شاک کی کیفیت میں تھی

پاپا۔۔۔ مطلب آپ کو کوئی اشو نہیں۔۔۔ میرا مطلب۔۔۔ کہ اگر وہ آپ
کو پسند نہ ہو تو۔۔۔

وہ یو نہی بے یقین سی ان سے پوچھنے لگی

ارے بھئی۔۔۔ میری بیٹی کی پسند ہے۔۔۔ ہو ہی نہیں سکتا کہ غلط ہو۔۔۔

وہ جس اعتماد سے بولے نتاشہ خوشی سے انکے گلے لگ گئی

اوہ۔۔۔ تھینک یو سوچ میرے جو جو۔۔۔

اسنے خوشی سے چمکتے ہوئے کہا

URDUNovelians

تو کب بلارہی ہیں انہیں۔۔۔

طاہر علوی کے اچانک پوچھنے پر نتاشہ کی مسکراہٹ تھمی۔۔ وہ ان سے الگ ہو کر بیٹھی۔۔۔ یہ تو اسے بھی نہیں پتا تھا۔۔۔ کیونکہ ادیان کے منہ پر تو وہ اسے اتنا غلط بولتی تھی پر اب کیسے کہے گی اسے کہ گھر پر آئے۔

کیا سوچنے لگ گئی پھر سے۔۔

انہوں نے پھر اسے ٹوکا تو وہ چونک کر انہیں دیکھنے لگی

کچ۔۔۔ کچھ نہیں پایا۔۔۔ اور میں جلد ہی ان سے بات کر کے بتاؤں گی۔۔

اس نے نرم لہجے میں کہا جس پر طاہر علوی مسکرا دیے

URDU NOVELIANS

چلیے۔۔ اب ہمارا گارڈن میں ٹہلنے کا مُوڈ ہو رہا ہے اپنی بیٹی کے

ساتھ۔۔۔ ابھی ہمارے ساتھ چلیں وہیں پر۔۔

انہوں نے اسکا دھیان بٹانے کے لیے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے تو نتاشہ بھی

مسکراتے ہوئے انکے ساتھ ہولی

♥ _____ ♥ ♥ ♥ ♥ _____

_____ ♥ ♥ ♥

یہ لیں سر۔۔۔ یہ کچھ دن پہلے کی کلپس ہیں۔۔۔ جب وہ لڑکی ریسٹورنٹ "URDU Novelians

"میں تھی

تیمور اسے تصویریں دکھاتے ہوئے بتانے لگا

"اور"

اس نے ان تصاویر کو ایک طرف رکھ کر پوچھا تو تیمور گڑبڑایا

"سر۔۔۔ اور۔۔۔ اور تو ابھی نہیں ہیں۔۔۔ باقی انکو اتری کرنی ہے ابھی"

تیمور نے کالر ٹھیک کرتے ہوئے کہا جس پر اس نے کانچ جیسی کالی آنکھیں اٹھا کر تیمور کو دیکھا

"اور کیوں نہیں بنائیں؟"

اس نے بالکل ٹھنڈے لہجے میں پوچھا

"وہ۔۔۔ سر ٹائم۔۔۔ ہاں ٹائم نہیں ملا سر۔۔۔"

وہ سوچ کر بہانہ کرنے لگا، اصل وجہ تو یہیں تھی کہ اسکا دل نہیں کر رہا تھا
کیونکہ نتاشہ اور ادیان، دونوں کے بارے میں انکوائری کر کے وہ تھک
گیا تھا مگر اب تک کوئی خاص سراغ نہیں ملا تھا اسے۔

تیمور کے بہانے پر اسکی آئبرو پر بل پڑے وہ یونہی اسے دیکھ رہا تھا

اسکی کالی آنکھوں میں واضح ناگواری دیکھ کر تیمور نے اپنی نظریں ادھر ادھر
گھومائیں، اندر ہی اندر ڈر رہا تھا کہ کہیں وہ اپنی سرد آنکھوں سے ہی نہ مار
ڈالے اسے۔

URDU Novelians

سڑک پر لڑکیوں سے پتھر کھانے سے فرصت ملے تو کچھ انکوائری بھی "
"کر لینا ڈھنگ سے۔۔۔"

اسکی بات پر تیمور نے جھٹکے سے اسکی طرف دیکھا، اسے کیسے معلوم ہوا۔

"سر آپ کو۔۔۔"

"جتنا کہا ہے اتنا کیا کرو۔۔۔ فضول سوال پسند نہیں مجھے"

اس نے سختی سے کہا جس پر تیمور کا منہ بن گیا وہ خفگی سے اثبات میں سر ہلا کر جانے لگا تبھی اسکے ٹوکنے پر رکا

URDUNovelians

"بات سنو"

"جی سر"

تیمور نے ناراض نظروں سے اس درندے کو دیکھ کر پوچھا

اپنا آئی کارڈ ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا کرو اور بلا ضرورت ہر کسی کو نہیں بتایا کرو"
"کہ تم ایک سیکریٹ ایجنٹ ہو

اب کی بار تیمور کی آنکھیں ابلنے کو ہوئیں، وہ کیسے ہر کچھ جان لیتا تھا،

"پرسر"

وہ حیرت سے بولنے لگا

"تم جاسکتے ہو"

کہتے ساتھ ہی وہ رانگ چٹیر سے ٹیک لگا گیا تو تیمور سر کھجاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ تیمور کے جانے کے بعد اس نے سیدھے ہوتے ہوئے ٹیبل سے تیمور کی دی ہوئی ایک تصویر اٹھائی، وہ تصویر جس میں ادیان نے نتاشہ کو دونوں بازوؤں سے سنبھالا ہوا تھا، اس نے تصویر پر نظریں گاڑے جیب سے لائیٹر نکالا پھر سیگریٹ سلگاتے ہوئے اسی لائیٹر سے اس تصویر کا کونا جلایا، پھر خاموشی سے وہ جلتی ہوئی تصویر ہاتھوں میں لیے دیکھنے لگا، جب تک وہ مکمل نہیں جل گئی تب تک اس نے تصویر کو چھوڑا نہیں، آخر میں راکھ اسکی انگلی پر لگا جسے وہ استہزاء نظروں سے انگلی مسلتا ہوا دیکھنے لگا۔

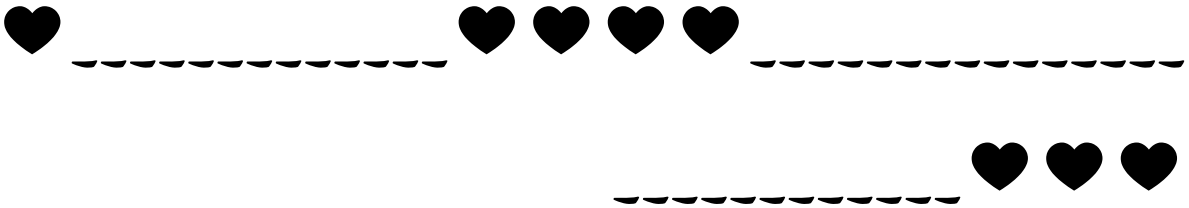
پھر اس نے نتاشہ کی ایک مسکراتی تصویر اٹھائی اور بغور اسکا ایک ایک نقش دیکھنے لگا۔

ڈارلنگ۔۔۔ تمہاری زندگی موت سے بھی بدتر نہ بنا دی میں نے تو میرا نام " بھی۔۔۔۔

اپنا جملہ ادھورا چھوڑ کر وہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔ مگر یہ قہقہہ کھوکھلا تھا، بالکل زخمی اور یہ سچ ہی تھا کہ وہ درندہ زخمی شیر کی طرح تڑپ رہا تھا اس بے خبر لڑکی کی زندگی جہنم بنانے کے لیے پر اب بس تھوڑا سا انتظار رہ گیا تھا بس تھوڑا سا،

اس نے ایک نظر اپنی مضبوط کلائی پر بندھی واپس پر ٹانم دیکھا، اسے نکلتا تھا ابھی، سیگریٹ کا آخری کش لے کر وہ اسے ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے اٹھا۔

URDUNovelians



"ویسے تم ہو بہت بڑی چیٹر۔۔۔"

ادیان نے مسکراتے ہوئے نتاشہ کو کہا

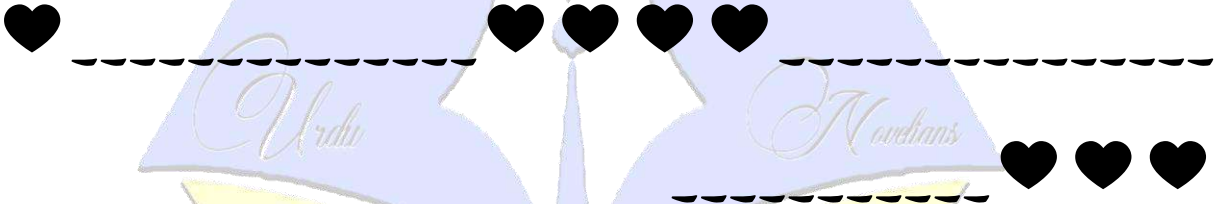
بہت ہمت کر کے اس نے ادیان سے گھر آنے کا کہا تھا جس پر اس نے
تھوڑے بہت سوال کیے پر نتاشہ کی آگے سے خاموشی پر وہ اسکے گھر پر آیا
تھا اور اب طاہر علوی سے بات کرنے اور اسکے نتاشہ کے لیے پروپوزل کو
ایکسیکپٹ کرنے کے بعد اسے ساری بات سمجھ آئی تھی۔

"ایسے تو نہ کہیں۔۔۔"

وہ بوکھلاتے ہوئے بولی تھی کیونکہ طاہر علوی ابھی ضروری کال آنے پر
ادیان سے ایکسیکوز کر کے ڈرائیونگ روم سے نکلے تھے۔

کیوں نہ کہوں، پہلے تو بولتی تھی کہ مجھے ذرا نہیں پسند آپ اور اب "
"ڈائریکٹ گھر پر رشتہ ہی منوا بیٹھی۔۔۔"

وہ بولتے ساتھ ہنسا تھا نتاشہ کے بری طرح بلش ہونے پر، وہ لب دانتوں میں
دبائے خود کا چہرہ سرخ نہ ہونے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی، ادیان نے
دلچسپی سے یہ منظر اپنی آنکھوں میں اتارا۔



تیمور آج شام کو پھر ادیان کے آفس میں آیا تھا، ویسے تو یہ آف ہونے کا ٹائم
کی دھمکی پر وہ مجبوراً آیا تھا یہاں پر، لیکن ادیان کے آفس پر نہ "Z" تھا پر
ہونے کی وجہ سے ابھی وہ جب سے نیچے کیفیٹ ایریہ میں بیٹھا برگر کھا رہا تھا
ساتھ ہی اسکی نظر انٹری پر تھی کہ اگر آف ہونے تک ادیان آگیا تو وہ

تھوڑی بہت ہی صحیح پر انفورمیشن کلیکٹ تو کر ہی لے گا۔ ابھی وہ برگر کھاتے ہوئے انہی سوچوں میں تھا کہ انٹری سے اسے ادیان اندر آتا ہوا دیکھا، تیمور جلدی سے ہالف برگر چھوڑتے ہوئے اٹھا،

اسکے پیچھے اوپر آنے پر تیمور نے دیکھا کہ ادیان سیدھا اپنے وارڈ میں جا کر بیٹھ گیا پھر لیپ ٹاپ بیگ سے نکال کر اون کرنے کے بعد اس میں کچھ کام کرنے لگا، چند منٹ ہی گزرے تھے کہ اسکے برابر ہی میں زین آکر بیٹھا تھا، ناجانے کیوں تیمور کو لگا جیسے زین نے اسے دیکھ لیا ہو پر اگنور کرتا ہوا ادیان کے پاس گیا تھا، اپنی سوچ جھٹک کر تیمور بغور ان لوگوں کو دیکھنے لگا،

"اوہ۔۔۔ آگئے تم۔۔۔"

ادیان نے زین کو دیکھتے ہی مسکرا کر کہا جس پر زین نے ایک خاموش نظر
اس پر ڈالی

برو۔۔۔ تمہیں ایک امپورٹنٹ بات بتانی ہے۔۔۔ یا کہہ لو۔۔۔ جیسے "
"انوائٹ کرنا ہے۔۔۔"

ادیان نے اپنا رخ مکمل اسکی طرف کر کے بولا مگر زین یونہی اپنے لیپ ٹاپ
پر مسلسل کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔

تمہیں یاد ہے وہ لڑکی۔۔۔ جسکے بارے میں تم نے ریسٹورنٹ میں پوچھا تھا "
"مجھ سے۔۔۔"

اس بات پر زین کے ٹائپنگ کرتے ہاتھ رکے تھے

اس سے میری منگنی ہو رہی ہے۔۔۔ پر سوں لازمی آنا تم علوی مینشن
"میں۔۔۔ وہی وینیو ہے"

ادیان اپنی ہی دھن میں بول رہا تھا جبکہ زین اب کی بار بھنچے جبرٹوں سے
اسے دیکھنے لگا تھا، کچھ دور کھڑا تیمور بھی حیرت زدہ تھا ادیان کی بات سُن کر
نہیں بلکہ زین کے ایکسپریشن دیکھ کر جو شاید اپنے اندر ابلتے غصے کو کنٹرول
کرنے کی بمشکل کوشش کر رہا تھا۔۔۔ پھر جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

URDU Novelians "کیا ہوا۔۔"

ادیان نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا

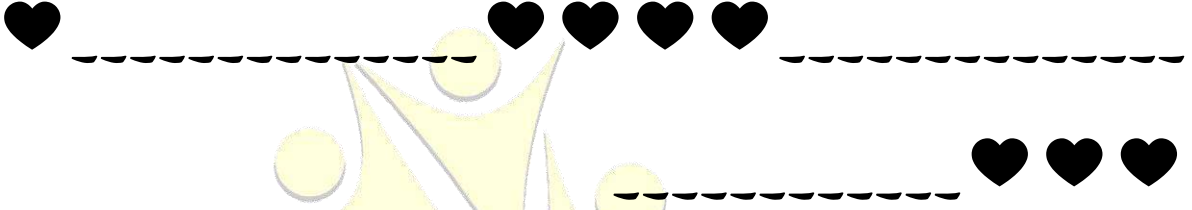
"کچھ نہیں۔۔۔ میں لیٹ ہو رہا ہوں گھر کے لیے۔۔۔ چلتا ہوں"

زین نے لب بھینچے ہوئے کہا

"ارے پر ابھی تو تم آئے"

ادیان کی بات ادھوری ہی رہ گئی کیونکہ زین اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اپنا لیپ ٹاپ یو نہی بغیر بیگ کے اٹھائے وہاں سے تیز قدم اٹھاتا ہوا چل دیا، تیمور جو بغور ان لوگوں کی ایک ایک حرکات و سکنات پر نظر رکھا ہوا تھا، زین جاتے ہوئے اس کے برابر میں آکر رکا تھا، اور ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی، جس پر تیمور سیٹی کی دُھن بجاتا ہوا نگاہ پھیرتے ہوئے تھوڑا سا ہیڈ ہٹ گیا، پر اچانک اس نے گرنے سے خود کو بچایا جب زین اس کے کندھے کو

تقریباً دھکا دیتے ہوئے نکلا تھا وہاں سے، تیمور بے یقینی سے اسکی پشت کو
دیکھنے لگا۔



آج علوی مینشن میں ادیان اور نتاشہ کی منگنی کا فنکشن رکھا گیا تھا جس میں
شہر کے کئی نامور لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا۔۔۔ طاہر علوی نے کوئی کمی نہیں
چھوڑی تھی، آخر کو انکی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی کی شادی تھی، ہلکے پیچ رنگ کی
لانگ فرائیڈ پر لائٹ سے میک اپ میں ہی نتاشہ بلا کی حسین لگ رہی تھی
اور حسین کیوں نا لگتی خوشی جو پھوٹ رہی تھی اسکے خوبصورت چہرے پر
سے۔۔۔۔ آج وہ خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کر رہی تھی کیونکہ جو وہ چاہ
رہی تھی وہی ہو رہا تھا جسے چاہتی تھی آج اسکی مہر لگتی نتاشہ پر۔۔۔۔ وہ آج
بے حد خوش تھی پر دوسری طرف ادیان کا آج موڈ تھوڑا آف تھا وجہ طاہر

علوی کی وہ آفر تھی جس کے لیے وہ بالکل راضی نہ تھا، طاہر علوی نے اسے شادی کے بعد اپنے ہی گھر پر رہنے کا کہا تھا اور ادیان جیسے خود دار انسان کے لیے گھر جمائی بننا اپنی انا کو گرانے کے برابر تھا اور یہ وہ کبھی نہیں کرتا، اسکے آفر ریجیکٹ کرنے پر طاہر علوی اب اس سے تھوڑا کھنچے کھنچے سے تھے پر اسے پرواہ نہیں تھی۔

تیمور جو نو کر کا بھیس بدل کر علوی مینشن میں پیچھے کے راستے سے بمشکل اندر داخل ہوا تھا، ابھی وہ نتاشہ اور ادیان پر ہی نظر رکھے کھڑا تھا، پھر کچھ سوچ کر وہ کونے میں بنے بار پر آیا اور ایک جوس کا گلاس اٹھا کر پینے لگا۔

"تم"

نسوانی آواز پر تیمور نے گردن گھما کر دیکھا مگر اگلے ہی لمحے اسکے منہ میں
بھرا جوس فوارے کی شکل میں پورا مقابل کے کپڑوں میں گرا تھا۔

یمناجولائٹ مرجنڈہ کلر کاڈریس زیب تن کیے گیسٹ سے مل رہی
تھی، اسے بار میں کھڑے ایک سرونٹ پر شک ہونے لگا تھا جو کام کم کر رہا
تھا اور لوگوں کو زیادہ گھور رہا تھا، اپنا شک دور کرنے ہی وہ اسکے قریب آئی پر
اسے زرا ہی دیر لگی تھی اسے پہچاننے میں، ابھی یمنانے اسے مخاطب ہی کیا
تھا مگر اگلے پل وہ اپنے داغ دار سوٹ کو دیکھ رہی تھی جو سامنے کھڑے
لڑکے کی ہی مہربانی تھی۔

"یو ایڈیٹ۔۔۔"

یمنانے سوٹ پر سے نظر ہٹا کر اب غصے سے تیمور کو دیکھا

"کون ایڈیٹ۔۔۔ اور کون ہیں آپ میڈم"

اپنی چوری پکڑانے پر تیمور بوکھلاتے ہوئے بولا ساتھ ہی اپنی نقلی گھنی
داڑھی پر ہاتھ پھیر کر چیک کرنے لگا، کیسے اس لڑکی نے اسے پہچان لیا۔

"تم ایڈیٹ۔۔۔ تم لو فر۔۔۔ تم لنگو وور۔۔۔"

اس بار یمنانے غصے میں آگے بڑھتے ہوئے آواز کو تھوڑا بلند کر کے کہا کہ
آس پاس کے چند لوگ انہیں دیکھنے لگے۔

میں لنگور۔۔۔ میں لو فر۔۔۔ خود کو دیکھا ہے انگور جیسی تو شکل ہے بلکہ غلط
کہا میں نے۔۔۔ انگور بھی لاکھ گنا بہتر ہے تم سے یو یو بندریا۔۔۔

تیمور سے کہاں برداشت ہو الوگوں کے سامنے ذلیل ہونا تبھی اپنی ڈیوٹی
بھلائے وہ اس سے اسی کی ٹون میں حساب بے باک کرنے لگا

اگر اتنی ہی بری ہوں تو میرا پیچھا کر کے یہاں تک کیوں آئے تم چیپ"
"بوائے۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچے کہنے لگی جبکہ تیمور اب حیرت سے اس خوش فہم لڑکی کو
دیکھنے لگا جو اسکے یہاں آنے کا اپنے دماغ سے ہی مطلب نکالے بیٹھی تھی۔

شکل تو تمہاری ہے ایسی نہیں کہ کوئی پیچھا کرے تمہارا اور آئیں بڑی خود پر " گھمنڈ کرنے والی۔۔۔

وہ تپ کر اسے سر تا پیر دیکھتے ہوئے بولا پہلے تو وہ اسے تپاے کے لیے بول رہا تھا پر اب وہ لڑکی اسے زہر لگ رہی تھی جو یوں لوگوں کے سامنے اسکی، میجر تیمور کی امیج خراب کر رہی تھی۔

تم۔۔۔ تم رکو۔۔۔ ابھی بتاتی ہوں تمہیں میں۔۔۔ زرا پہلے اپنا ڈریس " صاف کر لوں۔۔۔

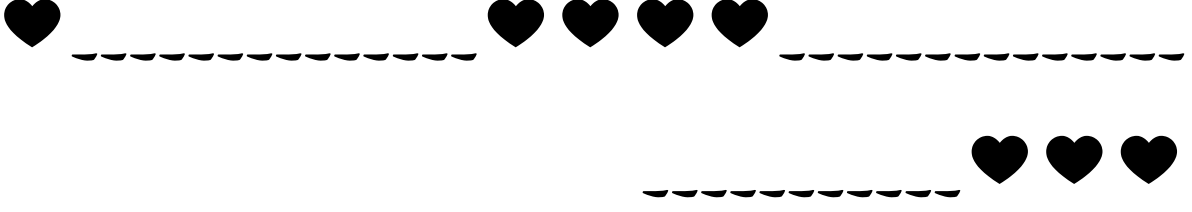
یمناکلس کر بولتے ہوئے اپنے ڈریس کو دیکھنے لگی پھر اسے گھورتے ہوئے وہاں سے گئی، تبھی تیمور جو س کا گلاس ایک طرف رکھ کر پیچھے ہٹنے لگا تبھی وہ پیچھے کسی سے ٹکرایا،

"ینگ مین آرام سے۔۔"

طاہر علوی نے بھاری لہجے میں کہتے ہوئے تیمور کا کندھا تھپکا تو اس نے اپنے کندھے پر انکے بھاری ہاتھ کو دیکھا پر دوسرے ہی لمحے وہ بری طرح چکرایا کیونکہ طاہر علوی کی کلائی کے برابر میں بالکل وہی شیر بنا ہوا تھا جو اس نے زین کے بازو میں دیکھا تھا، طاہر علوی اس کا کندھا تھپتھپا کر وہاں سے چل دیے پر تیمور اب تک وہی کھڑا رہا۔

"اب یہ کیا جھول ہے" URDU Novelians

تیمور نے کہتے ساتھ غصے میں اپنے بال جکڑے پہلے ہی مسٹری سولوو نہیں ہو رہی تھی اوپر سے اب یہ نیا چکر، اسے لگا وہ اب سچ میں پاگل ہو جائے گا۔



منگنی کی رسم شروع ہو چکی تھی تیمور نے ابھی ساری سوچیں جھٹک کے کام پر فوکس کیا، اور موقع دیکھ کر سیڑھیاں طے کرتے ہوئے اوپر آیا دوسری منزل پر پہنچ کر اس نے دیکھا لائن سے چار کمرے بنے ہوئے ہیں، نیچے ہال میں منگنی ہونے کی وجہ سے پہلی منزل پر اکاڈ کا مہمان تھے تو دوسری منزل پر کوئی بھی نہیں تھا، وہ ایک نظر سیڑھیوں پر ڈال کر پہلے روم میں انٹر ہوا وہاں پر کچھ خاص نہ ملنے پر وہ دوسرے روم میں گیا، اسی طرح تیسرے اور پھر آخر میں چوتھے نمبر والے کمرے میں گیا، وہ کمرہ باقی تینوں سے کافی زیادہ بڑا اور کشادہ تھا، بیچ میں جہازی سائز بیڈ کے اوپر طاہر علوی کی بڑی سی

تصویر نسب تھی جس میں وہ چیئر پر اپنی مخصوص چھڑی لیے بیٹھے تھے، تیمور سمجھ گیا کہ یہ طاہر علوی کا ہی کمرہ ہے۔

"چل میجر تیمور لگ جا کام پر۔۔۔"

وہ خود کو بولتا ہوا روم کی تلاشی لینے لگا، سب چیک کرنے کے بعد وہ آخر میں وارڈروب کی طرف گیا تبھی اسے کمرے کے باہر قدموں کی چاپ سنائی دی۔ تیمور جلدی سے واشروم میں گھس گیا اور گیٹ سے کان لگائے سننے لگا کہ کون ہے۔

URDUNovelians

"اس وقت کال کیوں کی تم نے۔۔۔"

طاہر علوی فون کان سے لگائے روم میں انٹر ہوتے ہوئے غصے میں بولے

"سربات ہی ار جنٹ ہے آپ سن تو لیں پہلے۔۔۔"

دوسری جانب سے پریشان آواز آئی تھی

"بولو"

سر جس بندر گاہ سے ہم نے کل ہی ڈر گز فروخت کرنے تھے۔۔۔ اس
شپ کو روک لیا گیا اور ڈر گز سمیت ہمارے بہت سے آدمیوں کو پکڑ لیا گیا
ہے

اس نے پریشانی سے بتایا جس پر طاہر علوی کے جبرے تن گئے

کیا بکو اس کر رہے ہو۔۔۔ کیسے ہو ایہ اور پولیس کو کیسے پتا چلا اس بندر گاہ " کے بارے میں۔۔۔ کہیں اپنی ہی گینگ میں سے کوئی غداری تو نہیں کر رہا۔۔۔

وہ برہم ہوئے تھے یہ سن کر

نہیں سر غداری کسی نے نہیں کی بلکہ ہماری گینگ کے بارے میں ایک خفیہ " ایجنسی کو معلوم ہو چکا ہے اور جہاں تک مجھے لگتا ہے انہیں کے سربراہ نے " ہماری مخبری کروائی ہے

URDU Novelians

اس نے تفصیل سے پوری بات بتائی

کون سی ایجنسی۔۔۔ اور کس کے ماتحت یہ کام کر رہی ہے پتا کرو"
"فوراً۔۔۔"

انہوں نے سختی سے کہا

سر کچھ معلومات ملی ہیں اس ایجنسی کی۔۔۔ اسکا کوئی نیو سربراہ آیا ہے نام تو"
"کے نام سے پکارا جاتا ہے۔۔۔ "Z" نہیں پتا بس اتنا معلوم ہے کہ اسے
اسکی بات پر طاہر علوی سوچ میں پڑ گئے جبکہ دوسری طرف تیمور مکمل گیٹ
سے کان لگائے طاہر علوی کے منہ سے ادا ہوا ایک ایک لفظ سن رہا تھا۔

URDUNovelians

--- پہلے ہی کم دشمن پیچھے پڑے ہیں۔۔۔۔ اچھا "Z" اب یہ کونسی بلا ہے " ایسا کرو اور کچھ پتا چلے تو بتانا فلحال یہ بتاؤ کہ تین مہینے بعد لڑکیوں کو بھی بیچنا ہے۔۔۔۔ تو اب تک ہو ہی چکی ہوں گی وہ چھ سو۔۔۔۔

اب طاہر علوی نے ٹاپک بدل کر اصل بات پوچھی جس پر دوسری طرف کچھ دیر کے لیے خاموشی چھائی پھر کہا

"سر۔۔۔ ابھی چھ سو تو نہیں ہوئیں ہاں پر چار سو پچپن ہو گئی ہیں۔۔۔"

اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا

URDUNovelians

تم لوگوں کو میں نے بہت ڈھیل دے دی ہے۔۔۔ بس کرو اب۔۔۔ تین " مہینے بعد مال جائے گا اور مجھے نہیں معلوم کسی بھی طریقے سے چاہے بہلا

پھسلا کر یا پھر اغواء کر کے تیسرے مہینے کی آخری تاریخ کو مکمل چھ سو
"لڑکیاں ہو جانی چاہیے۔۔۔"

طاہر علوی نے کہتے ساتھ فون کاٹ دیا اور کمرے سے نکل گئے دوسری
طرف تیمور کا شدید خون کھولا اس شریف انسان کی شکل میں بھیڑیے کی
کر توت سن کر۔۔۔ خود پر قابو نہ رکھتے ہوئے اس نے واشروم کی دیوار پر
زور سے مکامارا، کتنا گھٹیا انسان تھا وہ، خود کی بیٹی ہونے کے باوجود اسکے دل
میں احساس نام کی کوئی چیز نہیں تھی کہ دوسروں کی بیٹیوں کو بیچ رہا ہے۔۔۔

"مجھے یہ بات سر کو بتانی ہوگی۔۔۔"

وہ بڑبڑایا تھا پھر ابھی باقی کی تلاشی چھوڑ کر وہ روم سے نکلا



آج ایک بہترین شام کے اختتام پر نتاشہ حد درجہ خوش تھی، سبھی مہمانوں کے جانے کے بعد وہ ادیان کو چھوڑنے باہر آئی تھی،

"ادیان۔۔"

وہ تیزی سے باہر نکل رہا تھا تبھی نتاشہ نے اسے پکارا

URDUNovelians

"ہمم۔۔"

ادیان پلٹا تھا اسکے پکارنے پر لیکن وہ خاموشی سے کھڑی اسے دیکھنے لگی

"کیا ہوا؟"

اس نے آئبر و اچکاتے ہوئے پوچھا تو نتاشہ نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا اور اندر جانے لگی، تبھی ادیان نے اسکا ہاتھ تھام لیا اور اسکے سامنے آیا

"تم خوش ہو؟"

اس نے نتاشہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"بہت۔۔۔ بہت زیادہ خوش ہوں۔۔۔"

یہ بولتے ہوئے اسکا چہرہ جس قدر کھلا ہوا تھا ادیان چند لمحے تک اس پر سے نظر ہی نہیں ہٹایا

"تمہیں پتا ہے ابھی میرا کیا دل کر رہا ہے؟"

اس کے خوبصورت چہرے پر نظر جمائے ادیان نے پوچھا تو نتاشہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں کل ہی تم سے نکاح کر لوں۔۔۔"

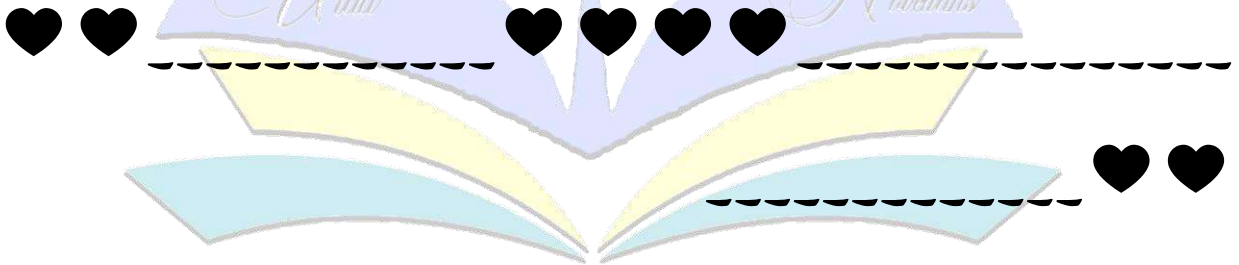
اسکی اس بات پر نتاشہ بری طرح بلش ہوئی تھی اور گھبرا کر نگاہ جھکا گئی، ادیان کے لب مسکرا اٹھے اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر، وہ آہستگی سے اسکی طرف بڑھتے ہوئے اسے گلے سے لگا گیا، پھر کچھ دیر بعد الگ ہوا

URDUNovelians

"اپنا خیال رکھنا"

نرمی سے کہتے ہوئے وہ اسے ایک سائل دے کر وہاں سے اپنی کار میں
جا بیٹھا۔

جب تک وہ وہاں سے چلانہ گیا نناشہ تب تک وہیں کھڑی رہیں، اسکے چہرے
پر سے مسکراہٹ ہٹ کے ہی نہیں دے رہی تھی۔ وہ یونہی مسکراتے
ہوئے اندر گئی، ادیان کے جانے کے بعد ایک بار پھر اسکی سوچوں نے نناشہ
کے ذہن میں گردش کرنا شروع کر دیا تھا۔



"سر آج آپ اتنی لیٹ کیوں آئے"

تیمور جو اسی عمارت کے روم میں بیٹھا کب سے اسکا انتظار کر رہا تھا ابھی اسکے
آنے پر کھڑا ہوتے ہی شروع ہو گیا۔

"کل سے تم سے پوچھ کر آیا کروں گا"

اس نے چئیپر بیٹھ کر سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا

"ارے سراتنی عزت تو نہ دیں اب مجھے۔۔۔"

نے اپنی سرخ پڑتی کالی آنکھیں "Z" تیمور سر کھجاتا ہوا ہنس کر بولا جس پر

اٹھا کر اسے دیکھا، اسکی لہورنگ آنکھیں دیکھ کر تیمور گڑبڑایا تھا، اسے

حیرت ہوئی آج اسکی آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہو رہی تھیں۔

URDUNovelians

آنکھیں ہی اتنی خوفناک لگتی ہیں تو چہرہ پتا نہیں کیسا ہو گا۔۔۔ شکر ہی ہے"

"کہ چھپا کر رکھتے ہیں"

اس نے دل میں سوچا البتہ بولنے کی ہمت تو نہ تھی

"میرا چہرہ آنکھوں سے بھی زیادہ خوفناک ہے دیکھنا چاہو گے"
اسکے اچانک پوچھنے پر تیمور کو حیرت کا جھٹکا لگا اسکی سوچ کیسے پڑھ لیتا تھا وہ۔

"... فضول سوچوں کو ابھی دفع کرو۔۔۔ کوئی انفورمیشن ملی تو بتاؤ"
اب وہ سیدھا مدعے پر آیا تھا تو تیمور بھی الرٹ ہوا

URDUNovelians

سر۔۔۔ آج میں طاہر علوی کے روم میں گیا تھا تاکہ کچھ کلو مل سکے۔۔۔ کلو"
"تو نہیں ملا لیکن ایک امپورٹنٹ نیوز ملی ہے

تیمور نے سنجیدگی سے بتانا شروع کیا

"کیانیوز"

وہ مسلسل سگریٹ کے کش لیتا ہوا پوچھا

"سر آپ گیس کریں"

پتا نہیں کیوں وہ تھوڑی دیر کے لیے بھی سنجیدگی سے نہیں رہ پاتا تھا ابھی بھی
وہ اپنی پرانی ٹون میں آتا ہوا جوش س پوچھنے لگا

URDUNovelians

نے صبر کا گھونٹ پیتے ہوئے آنکھیں موندی "Z" مسٹر

تم۔۔۔ لڑکے۔۔۔ کوئی بھی بات سیدھی بتانے سے کوئی الرجی ہے "تمہیں

اس نے پیشانی مسلتے ہوئے تیمور سے کہا جس پر تیمور نے منہ بناتے ہوئے اسے طاہر علوی کی کہی بات بتائی، پوری بات سننے کے بعد اسکی پیشانی پر لاتعداد شکنیں پڑیں تھیں، وہ مٹھیاں بھینچے خود پر کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا، یہ بات سن کر ایک بار پھر آنکھوں کے سامنے انیس سال پہلے والا واقعہ گھوما تھا،

URDU Novelians

"سر"

اسکی چپ پر تیمور نے آہستگی سے اسے پکارا

"ابھی جاؤ یہاں سے"

وہ دانت پیستے ہوئے بولا تو تیمور خاموشی سے جانے لگا مگر انجانے میں اسکی
کے بازو پر پڑی، آج اسنے جیکٹ نہیں پہنی تھی اور گرے "Z" نظر
شرٹ کی آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیا ہوا تھا، اسکے ہالف برہنہ بازو پر
آدھا شیر کا وہی انوکھا سا ٹیو بنا تھا، تیمور کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا، وہ بے یقین
کو دیکھنے لگا، تو کہیں وہ زین تو نہیں۔۔۔ "Z" نظروں سے

"جاؤ"

تیمور کو اب تک وہیں پر ایستادہ دیکھ کر وہ دھاڑا جس پر وہ بوکھلاتے ہوئے
وہاں سے نکلا پر ذہن میں طرح طرح کی سوچیں گھومنے لگیں تھیں اسکے، یہ
ٹیو اس نے طاہر علوی کی کلائی کے برابر میں دیکھا تھا۔

"کہیں نا نہیں سر کا اس طاہر علوی سے کچھ کنیکٹ ضرور ہے"

عمارت سے باہر نکلتے ہوئے وہ مسلسل سوچ رہا تھا۔

تیمور کے جانے کے بعد اس نے جلتی سیگریٹ کو انگلیوں سے مسل کر بجھایا اور اسے دور پھینکتے ہوئے کھڑا ہوا، کمرے کی ایک وال پر جہاں کئی کی تصویریں لگی تھیں وہ اسی کے سامنے آکر (suspects) سسپیکٹس کھڑا ہو گیا، اور سبھی تصاویر کے بیچ میں لگی نناشہ کی پک کو لہورنگ نظروں سے دیکھنے لگا پھر ٹیبل سے ایک چھوٹا چاقو اٹھا کر نناشہ کی مسکاتی تصویر پر زور سے چاقو دے مارا، اس وقت اسے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی طاہر علوی کی اس اکلوتی بیٹی سے، غصے میں اس نے چاقو وہاں سے نکال کر بار بار

نتاشہ کی تصویر میں کبھی اسکی آنکھ تو کبھی گال، ناک پر چاقو سے مارنے لگا، کچھ دیر بعد اس تصویر کا حشر بگاڑ کر بھی اسے سکون نہ ملا تو وہ غصے سامنے رکھی ٹیبل پر ٹھوکر مار بیٹھا۔

ڈارلنگ۔۔۔ کیوں نہ ابھی ملاقات کر لی جائے۔۔۔ بہت شدت سے دل "کر رہا ہے تم سے ابھی ملنے کا وہ اسکی بگڑی ہوئی تصویر کو دیکھ کر زہر خندہ لہجے میں غرایا



آدھی رات کو وہ اپنے خوبصورت کمرے میں محوئے خواب سکون کی نیند سو رہی تھی، اور سکون کیوں نہ ہوتا اسے، آج خوش بھی تو اتنی تھی وہ، پر

اس بے خبر نازک لڑکی کو نہیں معلوم تھا کہ یہ سکون چند پل کا ہے، عجیب سی گھٹن پر رات کے دوسرے پہر اچانک نتاشہ کی آنکھ کھلی، اسے لگا کوئی پوری طرح اسکے نازک وجود پر حاوی ہے جسے وہ روم میں مکمل اندھیرا ہونے کی وجہ سے دیکھ نہیں پار ہی تھی، اندھیرا

اچانک اسکے خواب آور دماغ میں جھماکا ہوا وہ پٹ سے مکمل آنکھیں کھول گئی، اسکے روم میں اندھیرا کیسے، وہ تولا ٹٹس اون کر کے سونے کی عادی تھی پھر یہ اندھیرا کیسے، گھٹن بڑھنے پر نتاشہ نے اٹھنا چاہا مگر اگلے ہی پل اسکے چہرے پر خوف کے آثار نمایاں ہوئے یہ دیکھ کر کہ اسکے نازک ہاتھ کسی کی مضبوط گرفت میں مقید تھے، اس نے گھبرا کر آنکھیں بند کر کے کھولیں اور ٹھیک سے تھوڑا بہت اپنے اوپر سوار اس وجود کو دیکھنا چاہا پر مکمل اندھیرے میں نتاشہ کو صرف دو چمکتی آنکھیں دکھیں تھیں، اپنے چہرے سے حد درجہ نزدیک،

"ک--- کون--- ہے---؟--- چھ--- چھوڑو---"

وہ خوف سے زرد پڑتے چہرے کے ساتھ ہکلاتے ہوئے پوچھنے لگی تبھی اسکے کی سخت گرفت اور سخت ہوئی تو نتاشہ سسک کر رہ گئی "Z" ہاتھ پر

اپنی گردن پر جھلسا دینے والی گرم سانسیں محسوس کر کے وہ تڑپتے ہوئے چیخنے لگی مگر معائے افسوس کے زرا اسی آواز نکلنے سے پہلے ہی اسکے منہ پر بھاری ہاتھ رکھ دیا گیا تھا، وہ وحشت سے آنکھیں پھاڑے مقابل خود پر سوار اس شخص کی کالی چمکتی آنکھوں کو دیکھنے لگی، جس میں جلتے شعلے نتاشہ کی جان ہوا کرنے لگے تھے۔

آج کا تمہارا فیصلہ تمہاری لائف کا سب سے برا فیصلہ تھا۔۔۔ تمہیں یہ " نہیں کرنا چاہیے تھا ڈارلنگ۔۔۔ پر اب کیا ہو سکتا ہے۔۔۔ اب اپنی "بربادی کے لیے تیار ہو جاؤ لڑکی۔۔۔"

وہ اسکے کان کے قریب اپنے بھنجے ہوئے لب لاتے ہوئے پھنکارا جبکہ نتاشہ کے "Z" بڑھتے ہوئے خوف کے باعث رونے لگی۔۔۔ اسکی ہچکیاں سن کر لب پر اسراریت میں مسکرائے تھے اس نے ایک نظر نتاشہ کی خوف سے پھیلیں ہیزل رنگ آنکھوں کو دیکھا پھر اسکے چہرے پر جھکتا ہوا اسکے ٹھنڈے پڑتے گال پر اپنے تشنہ لب رکھ گیا، نتاشہ تڑپی تھی، اسکا گرم لمس تھایا کیا نتاشہ کو لگا اسکے گال پر کسی نے کھولتا ہوا پانی انڈیل دیا ہو۔

"پھر ملیں گیں ڈارلنگ۔۔۔"

گال پر سے لب ہٹا کر وہ غرا کر بولتا ہوا اس پر سے اٹھا اور کھڑکیوں کے پاس جاتے ہوئے گھپ اندھیرے میں ہی کہیں غائب ہو گیا۔

اسکے جانے کے بعد نتاشہ کی آواز جیسے حلق میں اٹکی تھی، زندگی میں پہلی مرتبہ اسے کسی نے اس قدر بری طرح ڈرایا تھا اور ڈرایا بھی نہیں دھمکی دے کر گیا تھا، زندگی برباد کرنے کی، وہ بیڈ شیٹ کو اپنے نازک ہاتھوں میں دبوچے بمشکل حلق کے بل چلائی تھی۔

اسکا چیخنا تھا کہ علوی مینشن کی لائنس آن ہوئیں، کچھ دیر تک وہ پیلے پڑتے چہرے کے ساتھ یونہی لیٹے رہی، تبھی طاہر علوی دھاڑ سے روم کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوئے ساتھ ہی انہوں نے روم کی ساری لائنس اون کیں۔۔ انکے پیچھے روم سے باہر چند ملازم کھڑے تھے۔

"کیا ہوا میری بچی۔۔۔"

انہوں نے ٹینشن سے نتاشہ کے پاس آتے ہوئے پوچھا
مانوس آواز سنتے ہی نتاشہ جھٹ سے اٹھی اور بھاگتے ہوئے جا کر طاہر علوی
کے گلے لگ گئی۔

"پاپا۔۔۔ پاپا۔۔۔ وہ۔۔۔ ک۔۔۔ کوئی۔۔۔"

وہ بری طرح ڈری ہوئی تھی اسی لیے انکے گلے لگے ہکلا کر بولنے کی کوشش
کرنے لگی

"کیا بیٹا۔۔۔ کیا کوئی۔۔۔ ادھر دیکھو اپنے پاپا کو دیکھو۔۔۔"

انہوں نے الجھ کر اسے نرمی سے خود سے دور کرنا چاہا جس پر نتاشہ نے اور جکڑ کر انہیں پکڑ لیا، طاہر علوی کو تشویش ہوئی کیونکہ کبھی نتاشہ رات کو اس طرح نہیں چیخی تھی، ہاں وہ ڈرتی تھی اندھیرے سے تبھی روم کی لائٹ اون کر کے سوتی پر۔۔۔ ابھی اسکا اتنا ڈرنا انہیں پریشان کر گیا۔

میرا بچہ۔۔۔ کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔ اور پہلے یہ بتاؤ روم کی لائٹس کیوں "آف" کی ہوئی ہے آپ نے

اسے خود سے دور کر کے سامنے کرتے ہوئے انہوں نے پوچھا

URDU Novelians

می۔۔۔ میں۔۔۔ نے۔۔۔ نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ کی۔۔۔ پاپا۔۔۔ وہ۔۔۔ اس۔۔۔ ا۔۔۔
س نے کیں۔۔۔ وہ۔۔۔ وہاں

پر۔۔۔ تھا۔۔۔ می۔۔۔ میرے۔۔۔ اوپر۔۔۔ پھر
"وہا۔۔۔ وہاں۔۔۔ گیا۔۔۔ نہی۔۔۔ نہیں۔۔۔ ابھ۔۔۔ ابھی۔۔۔ تھا۔۔۔
وہ ٹوٹے لفظوں میں انہیں بتانے لگی

ریلیکس۔۔۔ ریلیکس۔۔۔ نتاشہ ادھر دیکھو ضرور آپ نے کوئی برا خواب
دیکھا ہے۔۔۔ پاپا کو دیکھو۔۔۔ سب ٹھیک ہے کوئی نہیں ہے یہاں
"پر۔۔۔ آئیں چلیں سو جائیں۔۔۔ میں یہیں ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔

وہ اسکے کپکپاتے وجود کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اسے بیڈ تک لائے نتاشہ
مسلسل نفی میں سر ہلاتے ہوئے رورہی تھی۔

"پا۔۔پا۔۔میں۔۔ن۔۔نے۔۔خو۔۔خود۔۔دیکھ۔۔دیکھا۔۔"

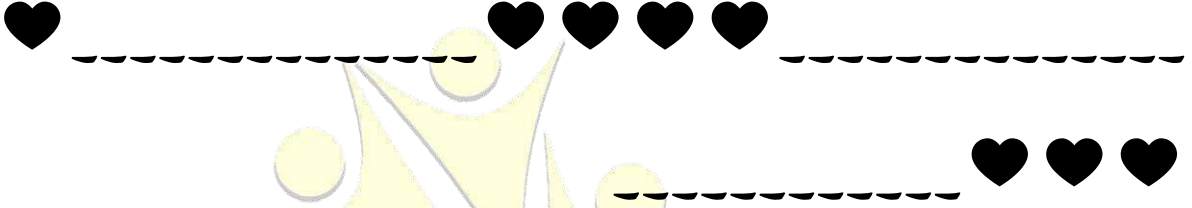
"کچھ نہیں ہے۔۔میں یہیں پر ہوں بیٹا آپ سو جاؤ۔۔"

وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے نرمی سے بولے ساتھ ہی اسے زبردستی لیٹا دیا۔۔پھر جب تک وہ سو نہیں گئی طاہر علوی وہیں پر بیٹھے رہے۔

"سنو۔۔کو ارٹ میں جانے سے پہلے ہر طرف ایک نظر دوڑالینا۔۔"

نتاشہ کے سونے کے بعد وہ گیٹ کے باہر ملازمین کو ہدایت دے کر جانے لگے۔۔ساتھ ہی ایک آخری نظر سوتی ہوئی نتاشہ پر ڈالی۔۔۔۔جسکا

نازک وجود سوتے ہوئے بھی ہلکا سا لرز رہا تھا انہوں نے احتیاطاً دو ملازمائیں
اسکے روم میں بھیجیں۔۔۔



دوپہر کو تیمور علوی مینشن کے باہر چھپ کر کھڑا ہوا تھا تبھی مین گیٹ
کھلا، وہ الرٹ ہو گیا، کچھ دیر بعد طاہر علوی کی کار مینشن سے نکلی تھی، تیمور
جلدی سے اپنی کار پر جا کر بیٹھا اور اس کار کا پیچھا کرنے لگا، کچھ دور جا کر تیمور
کو تشویش ہوئی کیونکہ طاہر علوی کی گاڑی ایک سنسان راستے پر جانے لگی
تھی، وہ مسلسل ایک فاصلے پر رہ کر اس کار کا پیچھا کر رہا تھا، اس سنسان
سڑک پر صرف یہیں دو گاڑیاں تھوڑے فاصلے پر آگے پیچھے تیزی سے
رواں دواں تھیں۔۔۔ مگر اچانک تیمور کی گاڑی کے آگے سامنے سے ایک

اور کار آئی۔۔۔ تیمور نے جلدی سے بریک پر پیر رکھ کر کار کی ٹکر ہونے سے بمشکل بچایا تھا۔

سب کچھ اچانک ہونے پر کچھ سنبھل کر تیمور حیرت سے سامنے کھڑی کار کو دیکھنے لگا۔ پھر اسکے سائیڈ میں دوڑ جاتی طاہر علوی کی کار کو دیکھا، غصے میں جبرے بھینچے ہوئے وہ کار کا دروازہ کھولتے ہوئے نکلا۔

مرنے کا شوق ہے جو روئنگ وے میں آرہا ہے؟

سامنے کھڑی کار کے قریب جا کر اس نے شیشہ بجاتے ہوئے غصے میں کہا جس پر شیشہ نیچے ہوا تیمور کو شدید حیرت ہوئی یہ دیکھ کر کہ اس کار میں کوئی اور نہیں بلکہ یمنابٹھی تھی جو خود بھی سخت چتونوں سے تیمور کو گھور رہی تھی۔

"تم۔۔۔"

وہ حیرت سے بولا

"ہاں میں۔۔۔ سوچا کل کا حساب بے باک کر دوں۔۔۔"

وہ طنزیہ انداز میں مسکرا کر بولتے ہوئے کار سے اتری

کل کی چھوٹی سی بات پر تم جانتی ہو ابھی میرا کتنا بڑا نقصان کر چکی ہو۔۔۔

کو آج کچھ بھی کر کے طاہر "Z" وہ تپا تھا اسکی فضول بات پر کیونکہ اسے

علوی کی اس جگہ کا پتہ لگا کر بتانا تھا جہاں پر وہ اغواء شدہ لڑکیوں کو رکھا ہوا

تھا۔

نقصان بڑا ہوا یا چھوٹا۔۔۔ ہوتا تو وہی ہے نا۔۔۔

وہ بولتے ساتھ پیچھے چھپائی ایک ہاتھ میں پانی کی بوتل کو آگے کر کے تیمور پر پانی پھینکی، دوسری طرف وہ جو اسکی بے وقوفانہ بات پر غصے میں اسے گھور رہا تھا اچانک منہ پر پانی پڑنے سے ایک دو قدم پیچھے ہوا۔

یہ کیا کیا تم نے؟

اپنی بھیگی شرٹ کو دیکھ کر تیمور نے حیرت میں یمناسے پوچھا

"حساب برابر۔۔۔"

وہ اتر کر بولتی ہوئی وہاں سے جانے لگی مگر اگلے ہی تیمور نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر یمنہ کی پشت کار سے لگادی۔

"آہ۔۔۔ چھوڑو۔۔۔"

وہ چڑ کر بولی ساتھ ہی اسے دھکا دینے لگی تو تیمور نے گرفت اور مضبوط کر دی۔

ابھی تم نے کہا نقصان چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا۔۔۔ وہ بس نقصان ہوتا ہے۔۔۔ تو اپنے حساب برابر کرنے کے چکر میں تم نے جو میرا نقصان کیا ہے

"اب اسکی بھرپائی بھی تو کرتی جاؤ۔۔۔"

وہ اسکے تنکھے نقوش کو دیکھتے ہوئے بولا

اوہیلو۔۔۔ حساب برابر ہو چکا ہے۔۔۔ اب کوئی بھرپائی نہیں
"رہتی۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔"

وہ جھنجھلا کر بولی پر تیمور کو اپنی بات اگنور کر کے خود پر جھکتا دیکھ گھبرا کر رخ
موڑتے ہوئے آنکھیں میچ گئی۔

تیمور نے ایک نظر اسکے گھبرائے چہرے کو دیکھا پھر اسکے ہاتھ سے بوتل
چھینی اور آدھا بچا ہوا پانی اس کے سر پر انڈیل دیا۔

اچانک حملے پر یمنابو کھلاتے ہوئے اسے دھکا دے کر دور ہوئی پھر اپنے بھگے
بال چہرے پر سے ہٹاتے ہوئے تیمور کو گھورنے لگی جواب اسے تپانے کے
لیے مسکرا کر اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

"یو۔۔"

"حساب برابر۔۔۔"

اسکی بات کاٹتے ہوئے تیمور نے رسائیت سے کہا ساتھ ہی کار میں جا کر بیٹھا
پھر بالکل اسکے برابر سے کار زن سے بھگالے گیا، یمننا گھبرا کر چند قدم پیچھے
ہٹی، پھر دور جاتی اس کی کار کو دیکھنے لگی، چہرے کے تاثرات اب بدلے تھے
اسکے، غصے کی جگہ اب باریک لبوں پر مکروہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔



آج دیڑھ مہینے بعد ادیان اور نتاشہ کا ولیمہ تھا، نکاح ادیان کے کہنے پر طاہر علوی نے مجبوراً سادگی سے کل ہی کروایا تھا پر ولیمہ انہوں نے اپنی مرضی سے بڑے پیمانے پر بہت دھوم دھام سے کیا تھا۔ نتاشہ بھی اب اس واقعہ کو برا خواب سمجھ کر بھول بھلا کر کافی حد تک سنبھل چکی تھی کیونکہ اس رات کے بعد کبھی کوئی نہیں آیا تھا اسکے کمرے میں، لیکن آج ایک بات نتاشہ کو بہت کھٹک رہی تھی، اور وہ تھا ادیان کا طاہر علوی کے ساتھ سرد رویہ، وہ نوٹ کر رہی تھی کہ طاہر علوی کی کسی بھی بات کا وہ صحیح طریقے سے جواب نہیں دے رہا تھا، دوسری طرف طاہر علوی بھی اسکے لہجے کو سمجھ رہے تھے، جانتے تھے وہ انکی آفر پر اب تک ان سے تپا ہوا ہے، دل تو انکا بھی نہیں چاہ رہا تھا ادیان سے ڈھنگ سے بات کرنے کا پر نتاشہ کی خوشی کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ چپ تھے، وہ ادیان کی ذہانت کو دیکھتے ہوئے چاہتے

تھے کہ پہلے اسے اپنے گھر پر رکھیں بعد میں اسے اپنے ہی بزنس میں شامل کرتے مگر اس نے تو انکی پہلی ہی آفر ٹھکرا دی تھی۔

ولیمے کی تقریب کے اختتام پر نتاشہ کو چند لڑکیوں نے مل کر کار پر بیٹھایا، ادیان ابھی کار پر بیٹھتا کہ طاہر علوی نے اسے روک لیا۔۔۔ جس پر وہ سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگا۔

میں نے اپنی اکلوتی بیٹی کو بہت ناز و نعم سے پالا ہے۔۔۔۔۔ ویسے تو میرا ابھی اتنی سی عمر میں اسکی شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا پر تمہاری حد درجہ ضد اور اپنی "لاڈلی" بیٹی کی خوشی کے لیے میں مان گیا۔۔۔۔۔ تم نے میری آفر ٹھکرائی اس پر مجھے برا لگا پر میں نے وہ بات جانے دی۔۔۔۔۔ لیکن اب میں

ہر مہینے ایک اچھی خاصی رقم تمہارے "فلیٹ" میں بھجواتے رہوں
گا۔۔۔ کیونکہ میری اکلوتی بیٹی بہت سی آسائشوں کی عادی ہے تو تمہاری
"اتنی سی" سیلری میں اسکا گزارا نہیں ہو گا اور میری بیٹی کو زرا سی بھی تکلیف
"ہو یہ میں بالکل برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

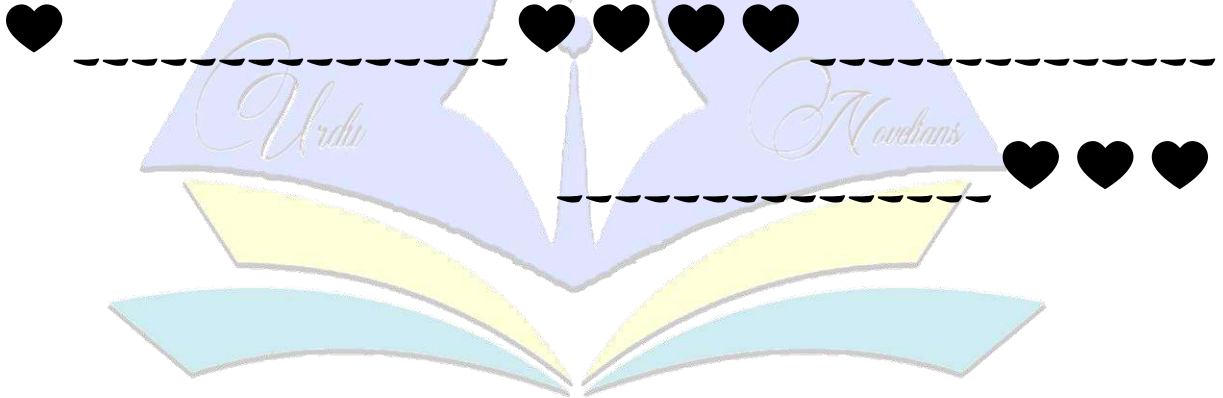
انہوں نے چند لفظوں پر زور دیتے ہوئے دھیمے لہجے میں ادیان کو اسکی
اوقات یاد دلائی جس پر اسکی پیشانی کی رگیں پھولیں تھیں، وہ چند پل
خاموش رہا پھر کہا

میں نتاشہ کو ہر آسائش دوں گا۔۔۔۔۔

یہ بات تو میں بالکل نہیں کہوں گا۔۔۔ کیونکہ "اب" وہ آپکی بیٹی سے میری
بیوی بن چکی ہے۔۔۔۔۔ تو اپنی "بیوی" کو میں اپنے ہی طریقے سے رکھوں گا

چاہے کوئی کچھ بھی کر لے اور ویسے بھی "آپکی بیٹی" نتاشہ "محبت" کرتی ہے
"مجھ سے تو جیسے میں کہو نگا مجھے یقین ہے وہ ویسے ہی رہے گی۔۔۔۔"

ان سے انہی کے لہجے میں بات کر کے وہ رکا نہیں، بلکہ سیدھا کار میں جا کر
بیٹھا، طاہر علوی نے ناگواری سے اپنے اس اکلوتے مگر اکھڑ داماد کی دور جاتی
کار کو دیکھا



فلیٹ کی پارکنگ پر کار روک کر ادیان نے ایک نظر نتاشہ کو دیکھا جس کا
خوبصورت چہرہ مہارت سے کیے گئے میک اپ میں اور حسین لگ رہا تھا،

"سسرال آگیا تمہارا۔۔۔"

اس نے مسکاتے لہجے میں نتاشہ سے کہا تو وہ ہلکا سا ہنس دی، کار سے نکل کر
ادیان اسکی طرف آیا پھر اسے آرام سے پکڑ کر فلیٹ تک لے گیا،

"ایک منٹ۔۔۔"

وہ گیٹ پر پہنچ کر جیب سے چابی نکالتے ہوئے بولا

"کھولو۔۔۔"

لوک کھول کر اس نے نتاشہ کو گیٹ کھولنے کا اشارہ کیا ساتھ ہی اسکی لمبی
گھیر والی میکسی پیچھے سے اٹھائی تاکہ اسے چلنے میں آسانی ہو۔

نتاشہ نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے گیٹ کھولی تھی مگر اگلے ہی لمحے اسکی آنکھیں حیرت سے مکمل گھل گئیں جب گلاب کی کئی پتیاں اوپر سے اس پر گریں۔۔۔ وہ خوش خوشگوار حیرت سے ادیان کو دیکھنے لگی جو خود بھی مسکراتے ہوئے اسکے کھلے چہرے کو دیکھ رہا تھا، خوشی سے ہنستے ہوئے پورے وہ فلیٹ کو دیکھنے لگی جو ادیان نے مکمل سجایا ہوا تھا، تبھی اس کے کندھوں پر پیچھے سے ادیان نے ہاتھ رکھا

"روم میں چلیں۔۔۔"

اسکے نہایت نرمی سے پوچھنے پر نتاشہ مسکرائی تھی پھر اس نے ہلکے سے اثبات میں سر ہلایا تو ادیان اسکا مہندی سے سجایا ہوا ہاتھ متے ہوئے روم میں جانے لگا، لاؤنج سے لے کر روم تک گلاب کی پتیاں زمین پر کارپیٹ کی

طرح بچھی ہوئی تھیں، نتاشہ کو رشک سا آیا اپنی قسمت پر، اسکے نازک سرخ و سفید پیر صرف گلاب کی ٹھنڈی نرم پتیاں ہی محسوس کر رہے تھے، روم میں آکر نتاشہ نے ہر طرف نظر دوڑائی، روم میں جگہ جگہ کینڈلز جلیں ہوئیں تھیں اور پورے فلیٹ کی طرح اس کمرے کو بھی بہت خوبصورت سجایا گیا تھا،

"انبلو پیل۔۔۔"

بے ساختہ نتاشہ کے منہ سے الفاظ ادا ہوئے تھے، تبھی اسے پیچھے سے اپنی نازک کمر پر ادیان کے مضبوط ہاتھ محسوس ہوئے

"کیسا لگا جانم؟"

وہ سرگوشی میں اس سے پوچھ رہا تھا

"بہت حسین۔۔۔"

کمرے کے خواب ناک ماحول کے سحر میں ڈوبی نتاشہ کے صرف لب ہل سکے، پراگلے ہی پل اسے اپنی صراحی دار گردن پر ادیان کا پہلا نرم لمس محسوس ہوا تو وہ ہوش کی دنیا میں قدم رکھتے ہوئے اپنی کمر کے گرد حائل اسکے مضبوط ہاتھوں کو اپنے نازک ہاتھ سے ہٹانے لگی۔

URDU Novelians

"اد۔۔۔ ادیان۔۔۔ میں تھک گئی ہوں۔۔۔ مجھے۔۔۔"

اسنے پلکیں جھکائے ہکلاتے لہجے میں بولنا چاہا پر ادیان نے جھٹکے سے اسکا رخ اپنی طرف کیا،

کیوٹی پائی۔۔۔ آج ہماری گولڈن نائٹ ہے۔۔۔ اور اس میں بہانے نہیں " چلتے۔۔۔

وہ بولتے ہوئے مسلسل اسکے لپسٹک سے سچے گلابی لبوں کو دیکھ رہا تھا نتاشہ کو اپنے چہرے پر اسکی گرم سانسیں محسوس ہوئی تھیں۔

"میں۔۔۔ بہانہ نہیں۔۔۔ کر رہی۔۔۔ سچ میں تھک۔۔۔ گئی ہوں۔۔۔"

وہ تیز ہوتی دھڑکنوں سمیت بمشکل بول پائی تو ادیان کی ہنسی اسے سنائی دی

"جاؤ چلیج کر لو۔۔۔ تمہارے کپڑے وارڈروب میں ہیں۔۔۔"

اس سے دور ہوتے ہوئے ادیان نے مسکرا کر کہا تو نتاشہ اسے ایک نظر دیکھ
کر روم میں نظریں دوڑانے لگی

"وہ رہا ڈریسنگ روم۔۔۔۔"

ادیان کے اشارہ کرنے پر وہ ڈریسنگ روم کی طرف گئی، کچھ دیر بعد ساری
جیولری اتارے وہ چینیج کر کے سادہ سے ڈریس میں نکلی تو ادیان بھی کوٹ
اتار کر اپنی وائٹ شرٹ کے اوپری بٹنز کھول کر صوفے پر آنکھیں
موندے بیٹھا تھا۔

URDUNovelians

اسے یوں آنکھیں موندے دیکھ نتاشہ کو شرارت سو جھی اسنے لب دبا کر بیڈ
پر سے ایک تکیہ اٹھایا پھر دھیمے قدم اٹھاتی ہوئی ادیان کے پاس آئی، اس

سے پہلے وہ تکیہ ادیان کے سر پر مارتی، وہ پھرتی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر نتاشہ کو اپنے اوپر گرا گیا، تکیہ نتاشہ کے ہاتھ سے چھوٹا تھا، ادیان نے اسکا وہ ہاتھ پکڑ کر کمر سے لگا دیا۔

"آہ۔۔ ادیان۔۔"

وہ سسکی تھی اسکی مضبوط گرفت میں مقید اپنا ہاتھ مڑنے پر

"تم تو تھک گئی تھی؟"

وہ آئبر واچکاتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا

"ہاں۔۔۔ تھک تو گئی ہوں۔۔"

نتاشہ بے چاری بن کر بولی

"تو پھر یہ کیا ہے۔۔۔ مارنے لگی تھی مجھے۔۔۔"

اسکے پوچھنے پر نتاشہ مسکرائی

"نہیں۔۔۔ میں تو بس۔۔۔ ایسی مستی کر رہی تھی۔۔۔"

کندھے اچکا کر وہ بولی

URDUNovelians

"کیوں نہ۔۔۔ تھوڑی مستی مل کر کریں۔۔۔"

وہ رازدارانہ لہجے میں بولا ساتھ ہی پلو اٹھا کر نتاشہ کو مارا، تو وہ سیدھا نیچے

گری۔

"آہ۔۔۔ ادیان میں چھوڑو نگى نهىس آٲكو۔۔"

نچے گرى نناشه تٲ كر بولى

"ٲهله ٲكٲر تولو جانم۔۔۔"

وه هنسته هوئے بول كر وهان سه بهاكا تولناشه اسه گهور ته هوئے اٹهى اور بيڈ
سه دوسرا ٲلو اٹهائے اسكه ٲيچھے بهاگنه لكى، ٲهر دونوں ٲورے كرے ميں
بهاگته هوئے ايك دوسرے كو جب موقع ملتا تكه مارنه لگته، يه كهيلته
هوئے ان لوكون كو كافى ٹانم گزر گيا، تهجى تهك كر نناشه بيڈ ٲر گرنه كه
انداز ميں ليٹ گئى۔

"اب تو۔۔۔ سچ میں تھک گئی میں۔۔۔"

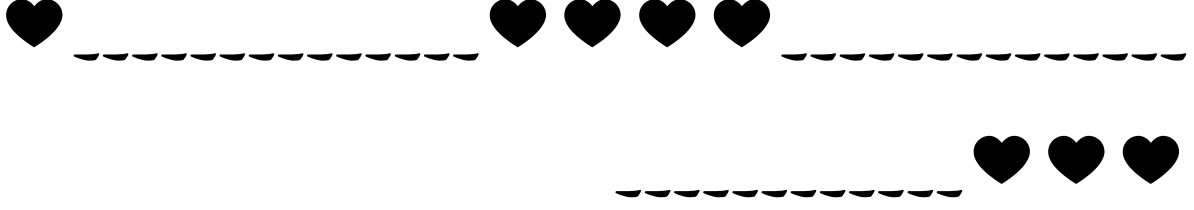
وہ ہانپتے ہوئے ہنس کر بولی تو ادیان بھی اسکے برابر میں لیٹ گیا

"بس۔۔۔ اتنی جلدی تھک گئی۔۔۔ ابھی تو اور گیمرز باقی ہیں۔۔۔"

اسنے ہنستے ہوئے کہا ساتھ ہی نتاشہ کی کمر پر بازو حائل کرتا اسے اٹھا کر اپنے اوپر کر لیا۔

"نہیں۔۔۔ ادیان۔۔۔ اب اور نہیں میں بہت تھک گئی ہوں۔۔۔ سچی۔۔۔"

وہ بولتے ہوئے اسکے سینے پر سر رکھ گئی تو ادیان نے نرمی سے اسکی پیشانی چوم لیں پھر یونہی نتاشہ کو اپنے اوپر لٹائے آنکھیں موند گیا۔



آج وہ شہر کی بندر گاہوں کی فوٹج دیکھنے گیا تھا، ایک دو بندر گاہوں پر اسے
شک تھا جہاں پر وہ اپنا مخصوص خفیہ کیمرہ لگا کر آنے کے بعد اب اسی
عمارت میں بیٹھا انکی ویڈیوز دیکھ رہا تھا، تبھی اسکے نمبر پر بیل ہوئی۔

"ہیلو۔۔"

تیمور نے کال ریسپونڈ کیے فون کان سے لگائے کہا نظر اب تک سکرین پر تھی

URDU Novelians

"بہت برا پھنسو گے میجر۔۔۔ بچنا چاہتے ہو تو روک دو اپنی کاروائی۔۔۔"

نسوانی شاطرانہ آواز پر تیمور کی نظر اب سکرین سے ہٹی تھی وہ حیرت سے
فون کو دیکھنے لگا۔

"آپ کون بہن؟"

اس نے فون واپس کان سے لگاتے ہوئے فوراً سے پہلے اس انجان کو بہن
بنالیا

"بہن مائے فٹ۔۔۔ جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔"

URDU Novelians

دوسری طرف سے وہ غصے میں بولی

اووو میڈم۔۔۔ میجر تیمور کو سمجھ کیا رکھا ہے سب نے۔۔۔ جس کا دل چاہا"
کہہ دیتا ہے کہ جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔ آج میں کہتا ہوں۔۔۔ کرونگا اپنی
"مرضی کر لو جو کرنا ہے۔۔۔"

ہر بات پر اسے یہی القابات سناتا اوپر سے اب یہ پتا "Z" وہ تپا تھا، پہلے ہی
نہیں کون تھی جو اسے کال کر کے ایسے حکم دے رہی تھی۔۔۔

یو۔۔۔ تم بچو گے نہیں میجر۔۔۔ میں۔۔۔ پہلی اور آخری بار کہہ رہی"
"ہوں۔۔۔ اسے وارننگ سمجھنا۔۔۔"

دوسری طرف کوئی کلس کر بولی تھی

غلام رکھا ہے کیا۔۔۔ فری فٹے میں آگئیں مجھے میجر تیمور کو دھمکیاں "دینے۔۔۔ گھر میں باپ بھائی نہیں کیا۔۔۔ رکھو فون۔۔۔"

تیمور اس پر اپنی ساری بھڑاس نکالتا ہوا کال کاٹ گیا جبکہ دوسری طرف اس نے غصے میں موبائل پٹختا تھا

ابھی اس ادیان کے فلیٹ پر جانا ہو گا۔۔۔ پھر وہاں سے اسکا پیچھا کر کے اسکے آفس۔۔۔ تیمور۔۔۔ تیری تو ساری زندگی لوگوں کا پیچھا کرتے ہی نکل جانی ہے۔۔۔

وہ لاچارگی سے خود کو بول کر فون جیب میں رکھتا ہوا اٹھا اور باہر نکل گیا

♥ _____ ♥ ♥ ♥ ♥ _____
_____ ♥ ♥ ♥

"مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی جائیں یہاں سے۔۔۔"

وہ نروٹھے پن سے بولی

صبح ادیان نے خود ہی ناشتہ بنا کر اسکے ساتھ ناشتہ کیا تھا پر ابھی جب وہ آفس کے لیے تیار ہونے لگا تو ناشتہ کا منہ بنا تھا، وہ چاہتی تھی کہ کل ہی ولیمہ ہوا ہے تو کم از کم ادیان ایک ہفتے تک آفس نہ جائے پر ادیان کے منع کرنے پر وہ اب اس سے ناراض ہو گئی تھی۔ اور وہ جب سے اسکے آگے پیچھے گھومتا ہوا اسے منارہا تھا

جانم مان جاؤ یار۔۔۔ دیکھو اگر میں آفس نہیں جاؤں گا، کماؤں گا نہیں تو"

"اپنی کیوٹی پائی کی سبھی فرمائشیں پوری کیسے کرونگا۔۔۔"

نناشہ کے گرد بازو حائل کرتا وہ اسے پیار سے سمجھانے لگا

میں نے آپ کو کمانے سے تھوڑی منع کیا ہے۔۔۔ میں تو صرف اتنا کہہ
"رہی ہوں کہ ایٹ لیسٹ ایک ہفتے تک تو آفس نہ جائیں۔۔۔
وہ منہ پھیر کر بولی تھی

نتاشہ۔۔۔۔ ادھر دیکھو آئی سوئیر میں دوپہر کو ہال فلیو پر آ جاؤں گا پر
"ابھی جانے دو۔۔۔ میٹنگ ہے یار۔۔۔ پلینز سمجھو۔۔۔
وہ تھوڑی سے اسکا چہرہ تھام کر اپنی طرف کرتا بولا

"اچھا ٹھیک ہے پر جلدی آئیے گا۔۔۔ مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے۔۔۔"

وہ منہ بناتے ہوئے آمادگی ظاہر کرنے لگی

ایسے کیسے جاسکتا ہوں۔۔۔ پہلے میری کیوٹی پائی مجھے اچھی سی کس دے گی"
"پھر۔۔۔"

ادیان نے اسکا چہرہ ہاتھوں کی پیالی بنا کر اس میں تھامتے ہوئے محبت سے
فرمائش کی تو نتاشہ بوکھلائی

"بھئی۔۔۔ میں نہیں کر رہی۔۔۔"

وہ چہرہ پیچھے کر کے بولی تو ادیان نے چند لمحے خاموشی سے اسکا چہرہ دیکھا پھر
سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلا کر اسے چھوڑتا ہوا روم سے باہر نکل گیا۔

نتاشہ کو بے ساختہ شرمندگی ہوئی، وہ سمجھ گئی تھی ادیان کو برا لگا تھا اسکا یہ
گریز، تبھی جلدی سے بھاگتے ہوئے باہر گئی۔

"ادیان۔۔۔"

اسے گیٹ کھولتا دیکھ نتاشہ پکار بیٹھی تو ادیان نے مڑ کر اسے دیکھا، چند قدم کا فاصلہ طے کر کے وہ اس کے قریب آئی پھر اس کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی ادیان کے گال پر اپنے لب رکھ دی، پھر اگلے ہی لمحے پلٹ کر واپس روم کی طرف بھاگی مگر ادیان نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"یہ کیا تھا؟"

اسے اپنے سامنے کرتے ہوئے ادیان نے سنجیدگی سے پوچھا

"جو آپ نے کہا تھا۔۔۔"

وہ سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ نظریں جھکائے بولی

"میں نے یہاں تو نہیں کہا تھا کرنے۔۔۔"

ادیان آبرو بھیج کر بولا ساتھ ہی نظر اس کے پنکھڑی جیسے لبوں پر گئی، نتاشہ
بوکھلائی تھی اسکی بے باک نظریں دیکھ

"ادیان۔۔۔"

اسکے لب ہلے تھے پر ادیان کو خود پر جھکتا دیکھ وہ چہرہ پیچھے کر گئی، جس پر
ادیان نے اسے آنکھیں دکھائیں

"ایک شرط پر۔۔۔"

وہ اتر کر بولی

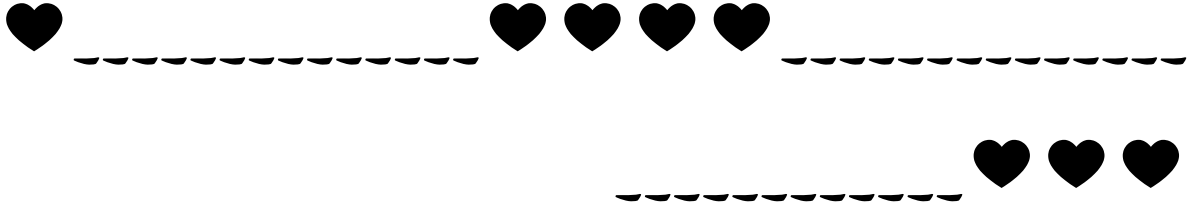
"کیسی شرط؟"

ادیان نے اسکی چہرے پر کھیلتی آوارہ لٹوں کو پیچھے کرتے ہوئے پوچھا

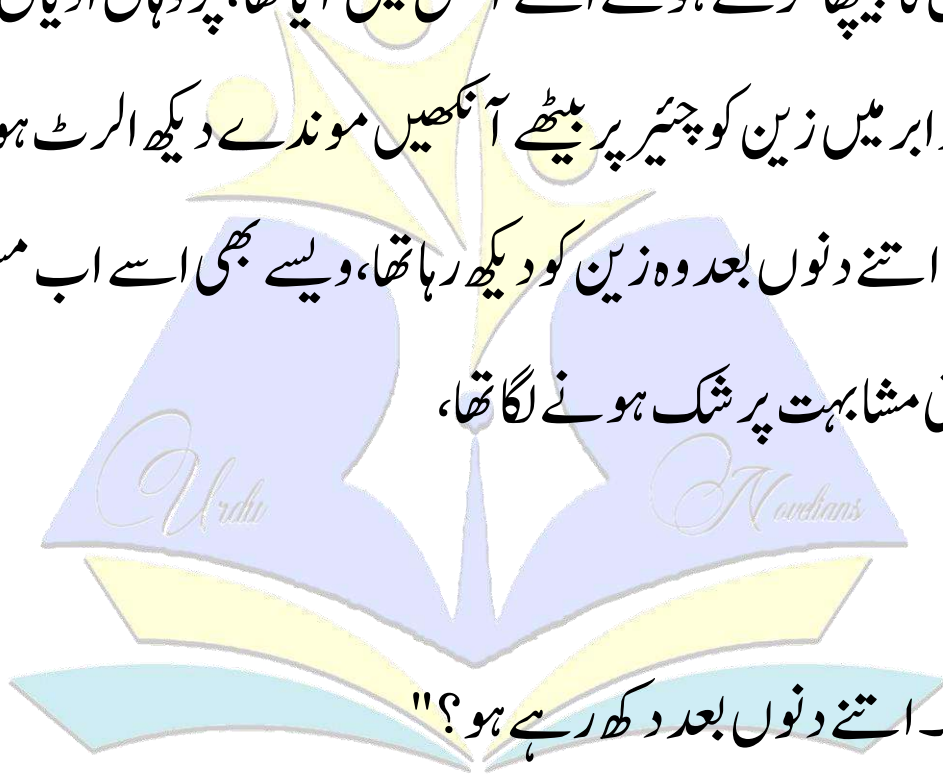
"شرط یہ ہے کہ۔۔۔۔۔ پہلے آپ آفس سے جلدی آئیں گے۔۔۔ پھر"

وہ اسے اچانک دھکا دیتے ہوئے ہنس کر بولی ساتھ ہی وہاں سے بھاگتے
ہوئے روم میں گئی

بے ساختہ ادیان کی ہنسی چھوٹی تھی نتاشہ کی اس معصوم ادھر، وہ نفی میں سر
ہلاتا ہوا گیٹ کھول کر باہر گیا۔



تیمور ادیان کا پیچھا کرتے ہوئے اسکے آفس میں آیا تھا، پروہاں ادیان کے وارڈ کے برابر میں زین کو چیئر پر بیٹھے آنکھیں موندے دیکھ الرٹ ہوا، آج اور "Z" اتنے دنوں بعد وہ زین کو دیکھ رہا تھا، ویسے بھی اسے اب مسٹر زین کی اتنی مشابہت پر شک ہونے لگا تھا،



"ہائے۔۔۔ اتنے دنوں بعد دکھ رہے ہو؟"

ادیان اپنی چیئر پر بیٹھتا ہوا خوش اخلاقی سے زین سے پوچھنے لگا جس پر وہ سرخ آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا پھر نظر ہر طرف گھومنے لگا

"کہاں گم تھے اتنے دنوں سے؟"

ادیان نے پھر پوچھا تو زین نے ایک نظر اسے دیکھ کر اپنے لیپ ٹاپ کو دیکھا

"کچھ کام میں بڑی تھا، تم سناؤ شادی کر لی تم نے؟"

اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے ادیان سے پوچھا تو وہ مسکرا دیا

"ہمم۔۔۔ بلکل۔۔۔ پر تم آئے نہیں۔۔۔"

بول کر ادیان پھر اسے دیکھنے لگا تو زین نے کوفت سے آنکھیں بند کیں

"کہا تو ہے بڑی تھا۔۔۔"

اب کی بار وہ روکھے لہجے میں بولتا ہوا اپنی تمام تر توجہ لیپ ٹاپ پر دیے کام کرنے لگا، ادیان نے کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھا پھر خود بھی اپنا کام نپٹانے لگا۔

دور کھڑا تیمور جوان لوگوں پر نظر رکھے ہوئے تھا، اپنے ذہن میں جب سے کانمبر "Z" اڈتے شک کو یقینی بنانے کے لیے جیب سے موبائل نکالا اور ڈائل کرنے لگا۔ ساتھ ہی اسکی نظر زین پر تھی، پر اگلے ہی لمحے وہ چکرا گیا جب زین اور ادیان دونوں کا فون ایک ساتھ بجا۔

URDUNovelians

"ہیلو۔۔"

ادھر تیمور کے فون پر اسکی بھاری آواز گونجی تو وہ بوکھلایا

"سوری سر، غلطی سے لگ گئی تھی کال۔۔۔"

وہ بولتے ساتھ کال کاٹ گیا، نظر ابھی تک وہیں پر تھی جہاں پر زین اب
فون رکھ چکا تھا پر ادیان ابھی تک کال پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

"تیرا شک صحیح تھا تیمور۔۔۔"

وہ بڑبڑایا پھر آفس سے نکلا دوسرے کام کے لیے



"جلدی کرو۔۔۔"

طاہر علوی کی ایک خفیہ فیکٹری کے باہر وہ آدمی کھڑا سبھی ورکرز کو آرڈر دیتے ہوئے بولا جو بڑی بڑی پیٹیاں اٹھائے ٹرک میں رکھ رہے تھے

"ہو گیا مالک۔۔۔"

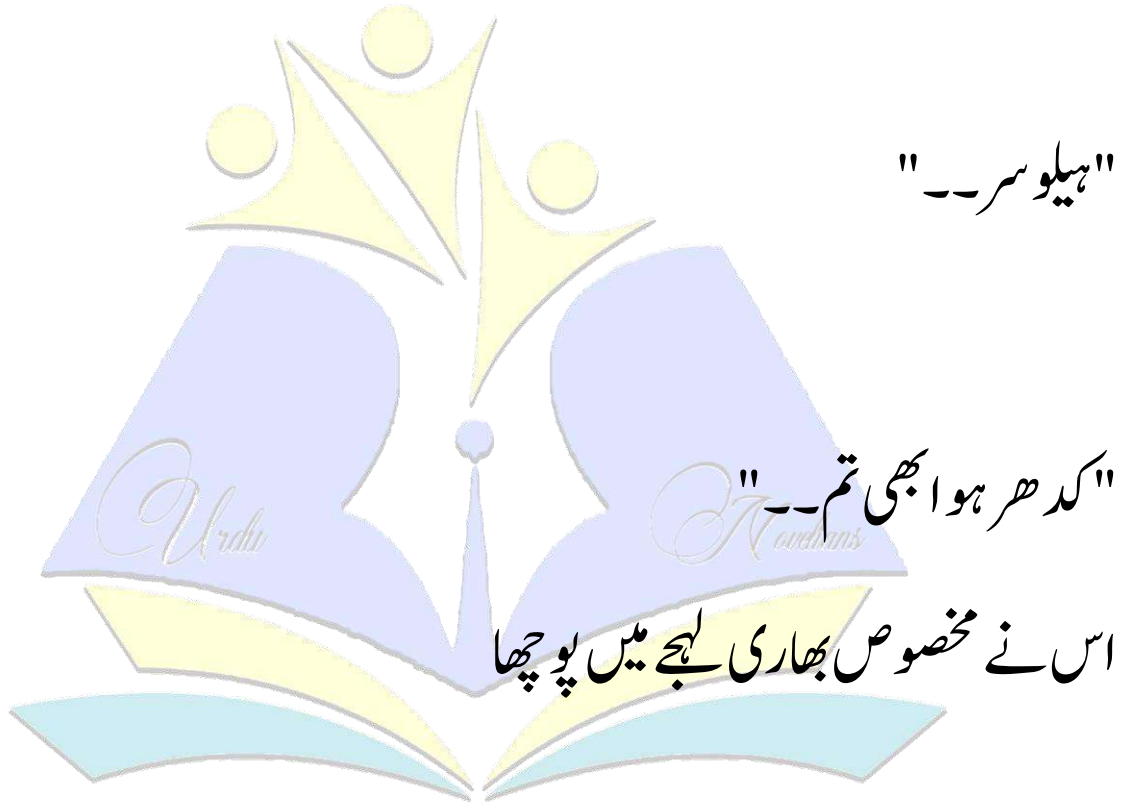
سبھی پیٹیاں رکھنے کے بعد ایک ورکر نے پسینہ پوچھتے ہوئے اس سے کہا

"ہم۔۔۔ اب چلو جلدی۔۔۔ یہ مال آج ہی جائے گا۔۔۔"

وہ آس پاس احتیاطاً ایک نظر دیکھتا ہوا دھیمے لہجے میں بولا ساتھ ہی ٹرک میں بیٹھ گیا کچھ دور درختوں کے پیچھے چھپا تیمور سنجیدگی سے ان لوگوں کے ہر عمل کو دیکھ رہا تھا پھر ٹرک سٹارٹ ہوتے ہی خود بھی جا کر کار میں بیٹھ گیا۔

وہ کافی دیر تک اس گاڑی کا پیچھا کر رہا تھا پر اچانک اس کا فون رینگ کرنے لگا
کا نمبر دیکھ کر تیمور نے کال ریسیو کی۔ "Z"

"ہیلو سر۔۔"



"کدھر ہوا بھی تم۔۔"
اس نے مخصوص بھاری لہجے میں پوچھا

URDUNovelians

سرا بھی میں ڈر گز سے بھری ایک ٹرک کا پیچھا کر رہا ہوں۔۔۔ جس میں "
چند مشکوک لوگ ہیں۔۔۔ اور یقیناً یہ لوگ طاہر علوی کے لیے ہی کام
"کر رہے ہیں۔۔۔"

وہ مسلسل اس ٹرک کا پیچھا کرتے ہوئے کال پر بول رہا تھا

"وہ ٹرک ابھی کس طرف جارہی ہے۔۔۔"

اس نے تشویش سے پوچھا

سر۔۔۔ پتا نہیں یہ کوئی سنسان جگہ ہے۔۔۔ پہنچنے پر میں آپ کو بتاؤں "

گا۔۔۔

اپنی تیز نظریں ٹرک پر گاڑے وہ بولا ساتھ ہی گاڑی کی سپیڈ تھوڑی تیز کی

"فورا کار کو ریورس کرو۔۔۔ اور واپس آؤ۔۔۔"

اسکی سرد آواز پر تیمور کو حیرت کا جھٹکا لگا

"پر کیوں سر۔۔۔"

وہ حیرت سے پوچھنے لگا

"میں نے کہا فوراً واپس آؤ۔۔۔"

اب دھاڑا تھا جس پر تیمور نے فون کو کان سے ہٹا کر "Z" دوسری طرف
گھورا پھر کان سے لگایا

URDUNovelians

"سر کوئی ریزن تو بتائیں کیوں۔۔۔۔"

کوئی پاگل لگا۔۔۔ خود ہی "Z" وہ بجھے چہرے سے پوچھا اسے سچ میں
انفورمیشن کلیکٹ کرنے کا بولتا ہے اور جب کرو تو واپس بلاتا ہے۔۔۔

بات سنو۔۔۔ پہلے بھی بول چکا ہوں۔۔۔ اور اب بھی بول رہا"
ہوں۔۔۔ جتنا کہوں صرف اتنا کیا کرو۔۔۔ ابھی تم لڑکے۔۔۔ فوراً واپس
"آؤ۔۔۔"

وہ غرا کر ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا تو تیمور لب بھینچ گیا

"آتا ہوں سر۔۔۔"

منہ بنا کر بولتے ہوئے تیمور نے کال کٹ کی پھر موبائل ڈیش بورڈ پر تقریباً
پٹختے ہوئے کار ریورس کری اور واپسی کے رستے پر بھگانے لگا۔

دوسری طرف ٹرک میں بیٹھا وہ آدمی اپنی گن لوڈ کرتے ہوئے سر ٹرک کی کھڑکی سے نکالتا ہوا پیچھے شوٹ کرنے لگا مگر حیرت میں اس سے شوٹ ہی نہ کیا گیا۔۔۔ جہاں تک اسے معلوم تھا۔۔۔ وہ میجر اب تک تو ٹرک کا پیچھا کر رہا تھا پھر اچانک کہاں گیا۔

ٹرک اپنے مقام پر آ کر رکی، تو وہاں پر پہلے سے ہی ایک کار موجود تھی جس کے بونٹ سے ٹیک لگائے گرین شرٹ پر جینز کی پینٹ پہنے بلیک گوگلز لگائے یمنادونوں بازوؤں کو باندھے کھڑی تھی۔

URDU Novelians

"ہو گیا کام تمام۔۔۔"

وہ بونٹ سے ہٹ کر اس آدمی کے پاس آتے ہوئے پوچھی جو ٹرک سے اتر
تھا

"نومیم۔۔۔ وہ میجر پتا نہیں اچانک کہاں غائب ہو گیا۔۔۔"

شرمندگی سے اس آدمی نے کہا

آر یو میڈ۔۔۔ طاہر علوی نے تمہیں اس لیے کام میں رکھا تھا کہ ایک بھی

نشانہ نہیں چوکتا تمہارا۔۔۔ اور یہ کیا تم نے۔۔۔ ایک انسان کو مار نہیں

"سکے۔۔۔"

وہ چشمہ اتارتے ہوئے غصے میں اسے جھڑکی

"سوری میم۔۔۔"

وہ سر جھکائے بولا

سوری مائے فُٹ۔۔۔ ایڈیٹ اور اچانک وہ جائے گا کہاں یہ بتاؤ۔۔۔ اچھا"
"خاصہ تو پیچھا کر رہا تھا ٹرک کا۔۔۔"

یمنہا کو جیسے برداشت نہیں ہو رہا تھا تیمور کا بیچ نکلنا

"پتا نہیں میم۔۔۔ میں خود حیران۔۔۔"

"جسٹ شٹ اپ۔۔۔"

وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بھڑکی تھی ساتھ ہی غصے میں جا کر کار میں بیٹھی اور
زن سے کار بھگالے گئی۔

"ایک بار بچ سکتے ہو۔۔۔ ہر بار تو نہیں بچ سکتے نامیجر۔۔۔"

وہ تپ کر سوچتے ہوئے فل سپیڈ میں ڈرائیو کر رہی تھی۔



URDUNovelians

وہ آج جلد ہی آفس سے نکل آیا تھا اور ابھی جب سے اپنے جہازی سائز بیڈ پر
لیٹا سموک کر رہا تھا کیونکہ اسکا وہاں پر ادیان کے ساتھ بیٹھے دم گھٹنے لگا تھا، یہ
سوچ ہی اسکی رگیں پھلا رہی تھی کہ اب وہ لڑکی ادیان کی ملکیت ہے، یہ گیم

کھیلے کھیلے وہ اسے گنواں بیٹھا تھا، دل کا درد حد سے بڑھا تو اس نے غصے میں اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پر ٹھوکر ماری، جس سے وہ ٹیڑھی ہوتے ہوئے نیچے گری اور اس پر لگا کالج ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا، اپنی لہو رنگ آنکھوں کو اس نے جھپکا، بہت کوشش کے باوجود پچھلے کئی دنوں سے اسکی آنکھوں پر سے سرخائی نہیں جا رہی تھی، اسے اب ادیان سے بھی نفرت ہونے لگی، جس نے اس لڑکی کو چند مہینوں میں اپنی ملکیت بنا لیا تھا، وہ تو اسکی تھی "زین ذوالفقار آفندی" کی پھر کیسے اب وہ کسی اور کی ہوئی،

کل رات انکا ولیمہ تھا، مطلب دونوں نے کل ایک ساتھ خوبصورت لمحات گزاریں ہونگے، اور۔۔۔ اور آج تو وہ اسکے فلیٹ پر ہوگی۔۔۔ اسکی بیوی کی حیثیت سے۔۔۔ غصے کی زیادتی سے زین کا چہرہ حد سے زیادہ سرخ ہو گیا تھا۔

آآآآ

اسکی اذیت بھری دھاڑ پورے گھر میں گونجی تھی شدید جنون کی حالت میں
زین نے پورا کمرہ تہس نہس کر کے رکھ دیا، پھر گرنے کے انداز میں وہ
زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہوا اپنے بال جکڑ گیا، کافی دیر بعد تھوڑا بہت خود
پر کنٹرول ہوا تو اس نے گردن گھوما کر اپنے بازو پر بنے اس انوکھے شیر کے
ٹیٹو کو دیکھا، تمسخر اڑاتی مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا احاطہ کیا، اسکا ذہن دماغ
خود بخود ادیان کو راستے سے ہٹانے کا منصوبہ تیزی سے بننے لگا تھا۔

اپنی زندگی کے آخری دنوں کو گن لے ادیان نیازی؟

خون آلود آنکھوں سے نفیس کارپیٹ کو گھورتے ہوئے وہ نہایت نفرت سے
غرایا



تیمور کا غصہ کم ہو کے نہیں دے رہا تھا، اتنے قریب تھا وہ کلو کے پر اچانک
کو نہ "Z" کی کال پر اسے واپس اسی عمارت پر آنا پڑا لیکن یہاں پر "Z"
پا کر اس کا غصہ بڑھا تھا،
اس نے فون نکال کر نمبر ڈائل کیا۔۔۔ تین بیل کے بعد دوسری طرف سے
کال ریسیو کر لی گئی۔

ہیلو سر۔۔۔ آپ نے مجھے بلایا تھا پر آپ اب خود غائب ہو۔۔۔ سر آپ کو
نہیں پتا کتنا بڑا نقصان کر دیا آپ نے میرا۔۔۔ میں اگر ان لوگوں کا پیچھا
کر تا تو اب تک کتنے ایویڈینس اکھٹے ہو چکے ہوتے۔۔۔

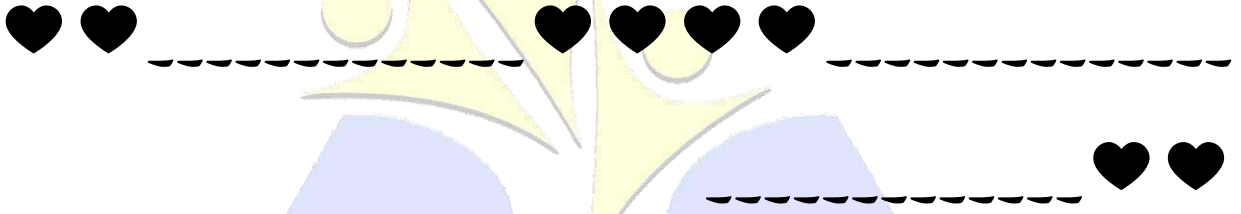
کے ریسو کرتے ہی شروع ہو چکا تھا، پوری بات مکمل ہونے کے "Z" وہ بعد دوسری طرف کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر کہا گیا۔

اگر تم اسی وقت واپس نہ آتے تو ہو سکتا ہے کہ ابھی تم ایویڈینس کلیکٹ کرنے کے لیے زندہ ہی نہ ہوتے۔۔۔۔۔ سنو لڑکے۔۔۔ تم ان لوگوں کی نظروں میں آچکے ہو۔۔۔ اور میں۔۔۔۔۔ اپنے لوگوں کی حفاظت کرنا اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔۔۔ اسی لیے کہتا ہوں تمہیں کہ جو کہا کروں وہ سُن لیا کرو۔۔۔

اس نے دھیمے لہجے میں بات مکمل کرتے ہی کال کاٹ دی جبکہ ادھر تیمور سکتے کی حالت میں تھا۔

کیا میجر تیمور کو مارنے کی سازش کی جا رہی ہے۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو اس ملک کا
کیا ہو گا۔۔۔

تیمور فون پکڑے اپنے ہی آپ بڑ بڑایا تھا۔



دوپہر کو آفس سے ہال فلیٹ میں آکر وہ نتاشہ کو پکارتے ہوئے
طاہر علوی کے گھر لے گیا تھا، انکے روکنے پر بھی ادیان وہاں نہیں رک رہا تھا
تو نتاشہ نے اس سے ریکویسٹ کی جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی مان گیا۔

اب رات کو وہ لوگ طاہر علوی کے گھر سے آئے تھے، ادیان کو ڈرائیو
کرتے ہوئے مسلسل کسی سوچ میں گم دیکھ نتاشہ نے اس سے تھوڑی بہت
بات کی پر آگے سے اس نے مختصر جواب دیا تو وہ خود بھی خاموش ہو گئی۔

فلیٹ پر آکر نتاشہ تھکن کی وجہ سے چہنچ کر کے سیدھا بیڈ پر سونے چلی گئی، جبکہ ادیان ایک نرم نظر اس پر ڈال کر بالکونی میں چلا گیا۔

آدھی رات کو پیاس سے نتاشہ کی آنکھ کھلی تو وہ اٹھ کر پانی پی، ابھی وہ لیٹی کہ اسے ادیان والی سائیڈ خالی دکھی، نتاشہ حیران ہوئی، اپنی مندی مندی آنکھیں مسلتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھی تھی، وہ روم سے نکلنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اسے بالکونی سے سگریٹ کی سمیل آئی، اسنے اپنے قدم وہی پر موڑ لیے، وہاں جا کر نتاشہ نے دیکھا ادیان خاموشی سے سموکنگ کرتا مسلسل اوپر نظر کیے کھلے آسمان کو دیکھ رہا تھا،

ادیان ---

اسکے برابر میں کھڑے ہوتے ہوئے نتاشہ نے اسے پکارا، پتا نہیں طاہر علوی
کے گھر سے آنے کے بعد سے وہ اتنا چپ چپ کیوں تھا،

نتاشہ کے پکارنے پر ادیان سگریٹ نیچے گرا کر پیروں سے مسلتے ہوئے
گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

کیا ہوا؟

وہ نرم لہجے میں پوچھی جس پر ادیان چپ چاپ اسکی ہیزل رنگ آنکھوں
میں دیکھنے لگا، اسے نتاشہ کی ہیزل کلر کی آنکھیں بہت پسند تھیں، محسوس
ہوتا جیسے سبز کانچ پر کسی نے زرد رنگ کی تتلیاں چھوڑیں ہوں، وہ

بے ساختہ اس پر جھکتے ہوئے ان آنکھوں کو چوم گیا، نتاشہ حیا سے سمٹی تھی
اسکی عنایت پر،

ایک بات پوچھوں؟
اس نے دھیمی آواز میں نتاشہ کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پوچھا تو وہ ہلکے
سے اثبات میں سر ہلانے لگی۔

اگر مجھے کچھ ہوا یا میں نہیں رہا تو۔۔۔۔۔
ادیان کے الفاظ منہ میں رہ گئے جب نتاشہ نے تڑپ کر اسکی طرف دیکھا
ہیزل رنگ آنکھیں پل میں سرخ ہوئیں تھیں،

ادیان۔۔۔ ایسے کیوں۔۔۔ بول۔۔۔ رہے۔۔۔ ہیں آپ۔۔۔

وہ تڑپ ہی تو گئی تھی، اس بے خبر لڑکی نے تو صرف خوشیاں دیکھیں تھیں
اپنی زندگی میں، پہلی بار کسی غم کا سوچ کر اسکا تڑپنا لازم تھا،

ارے کیوٹی پائی۔۔۔ روتو نہیں۔۔۔ میں تو بس یو نہی پوچھ رہا تھا۔۔۔

اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرتے دیکھ ادیان نے جلدی سے ہلکے پھلکے
لہجے میں کہا

یوں بھی نہ پوچھیں۔۔۔ مجھے اچھا نہیں لگتا یہ سننا بھی۔۔۔

وہ روٹھتے ہوئے بولی تکلیف واضح طور پر اسکے خوبصورت چہرے پر رقم
تھی، ادیان کو حیرت نے آیا، وہ لڑکی جو کبھی اسے انور کرتی تھی اب اس
سے جدا ہونے کے تصور میں ہی روپڑی تھی،

اچھا سوری نہیں بولوں گا آئندہ۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا جس پر نتاشہ ایک نظر اسے دیکھ کر ادیان سے دور
ہوتی ہوئی واپس روم میں جانے لگی، پر بالکونی کے گیٹ پر پہنچ کر وہ رکی
تھی، ادیان یونہی گردن موڑے اسکی پشت کو دیکھ رہا تھا، اچانک وہ پلٹی پھر
چند قدم اٹھا کر واپس اسکے قریب آئی، کچھ لمحے اسے دیکھنے کے بعد نتاشہ
نے ایک لمبی سانس لی پھر پیروں کو اونچا کرتے ہوئے ادیان کے نزدیک
چہرہ کر کے اسکے باریک لبوں پر اپنے گلابی لب رکھ گئی، ادیان جو حیرت کی

مورت بنا اسکے اس انوکھے عمل کو دیکھ رہا تھا، اب آنکھیں بند کیے اسکے نرم لمس کو محسوس کرنے لگا، وہ نرمی سے اس سے دور ہوئی تھی پر اگلے ہی لمحے ادیان نے اسکی نازک کمر کے گرد اپنے مضبوط بازو حائل کر دیے،

نتاشہ ادھ کھلی آنکھوں سے ادیان کی گرے رنگ آنکھوں میں دیکھنے لگی، جس میں اب الگ ہی سحر دکھ رہا تھا، وہ نتاشہ کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دے بغیر اسکے نازک وجود کو بازوؤں میں بھر کر اندر روم میں لے گیا، نتاشہ اسکے سینے پر سر رکھ کر مطمئن سی ہو کر آنکھیں موند گئی، رات کی خاموشی میں دونوں کے جذبات کا طلاطم برپا ہوا تھا، چاند ان دونوں کے خوبصورت ملن پر شرما کر بادلوں کے اوٹ میں چھپ گیا۔



یہ ایک نایاب اور خوبصورت سی فیکٹری کے تہ خانے کا منظر تھا اندر گھپ
اندھیرے میں صرف ایک چھوٹا سا بلبل لگا تھا، جس سے بمشکل آس پاس کا
منظر نظر آرہا تھا، اس اندھیرے خانے میں کچھ لڑکیوں کی رونے تو کچھ کی
چیننے کی آوازیں گونج رہیں تھیں، انہیں لڑکیوں میں سے ایک لڑکی بالکل
کونے میں گھٹنوں پر سر رکھے خاموشی سے بیٹھی تھی، محبت کے نام پر ماں
باپ کو چھوڑ کر گھر سے چھپ کر نکلی تھی پر بھول چکی تھی جو مرد اسے بہلا
پھسلا کر ماں باپ کو چھوڑنے کا کہے وہ کبھی خود اسکا نہیں ہو پائے گا، اور اب
وہ کم عقل لڑکی ایک انسان کی شکل میں بھیڑیے کی حوس کا شکار بنے بالکل
سکتے کے عالم میں تھی، اسکے ارد گرد لڑکیاں جن میں سے کچھ اغواء ہو کر تو
کچھ اسی کی طرح جھوٹی محبت کے بہکاوے میں یہاں تک لائیں گئیں

تھیں، بری طرح رو رہی تھیں، پر اسے جیسے آس پاس سے کچھ مطلب ہی نہ
تھا وہ بس یو نہی منہ گھٹنوں میں چھپائے بیٹھی تھی،

سنو۔۔۔

انہیں لڑکیوں کی بھیڑ میں سے ایک لڑکی جو کب سے اسے نوٹ کر رہی تھی
اسے پکار بیٹھی پر آگے سے کوئی رسپانس نہ ملنے پر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر
اسکے پاس آئی،

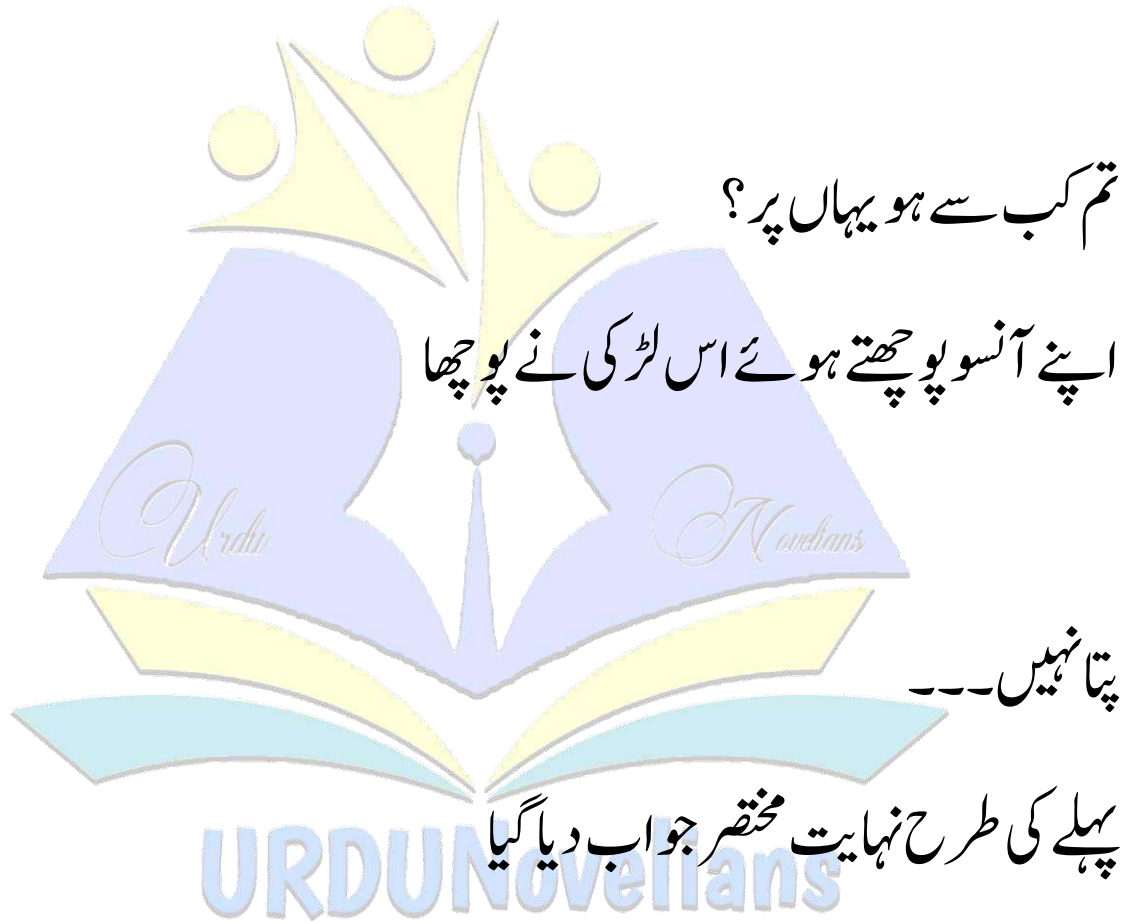
URDUNovelians

نام کیا ہے تمہارا؟

اب کی بار وہ لڑکی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھی تھی

اِزہا۔۔۔

بناسراٹھائے اس نے یو نہی جواب دیا



اغواء کیا تھا تمہیں؟

وہ لڑکی اسکی بے رخی پر بھی ہمت نہیں ہاری، اسے بھی کوئی چاہیے تھا اپنا دل
ہلکا کرنے کے لیے، پچھلے دو مہینے سے ایک ہی جگہ پر رہتے رہتے اسکا یہاں
دم گھٹنے لگا تھا اب۔

نہیں۔۔۔

پھر روکھا جواب آیا

میری طرح جھوٹی محبت کی ماری گئی ہونا۔۔۔

اس لڑکی کی اس بات پر ازہا نے تڑپ کر اپنا چہرہ اٹھایا اور وہ لڑکی، شدید
حیرت کے عالم میں اس کے چہرے کو دیکھے گئی، آنسوؤں سے بھیگا کم عمر معصوم
سرخ و سفید چہرہ نہایت نورانی سا تھا، وہ چند لمحے تک کچھ بول ہی نہ پائی، کیا

اتنی کم عمر لڑکی بھی ان سب چکروں میں پڑ سکتی تھی، اسے مشکل سے
سامنے بیٹھی وہ معصوم لڑکی سترہ، اٹھارہ سال کی لگی تھی،

تم۔۔۔ بھی۔۔ کیا۔۔

کچھ دیر بعد بمشکل اسکے منہ سے لفظ ادا ہوئے تھے

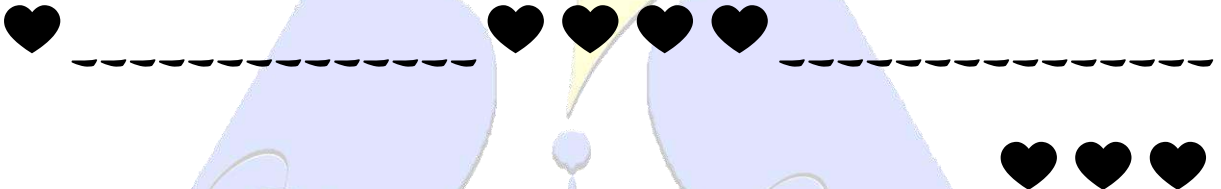
مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔

اس بار ازا ہاتھوڑا بلند آواز میں تلخی سے بولی تھی، ساتھ ہی واپس گھٹنوں پر سر
رکھ گئی۔

وہ لڑکی چند لمحے اسکے جھکے سر کو دیکھے گئی پھر خاموشی سے اٹھ کر وہاں سے
چلی گئی۔

میرے رب۔۔۔۔۔ صرف ایک موقع دیدیں۔۔۔۔۔

نہایت ہلکی سی بڑبڑاہٹ میں وہ بھیگی آواز میں وہی ورد کرنے لگی جو وہ جب سے کر رہی تھی۔



کو "Z" دو ہفتوں بعد آج تیمور جتنی بھی انفورمیشن کلیکٹ ہوئی تھیں وہ دکھانے لے جا رہا تھا، پر اچانک راستے میں اسے اپنی کار روکنی پڑی کیونکہ چند قدموں کے فاصلے پر یمنہ اپنی کار کے پاس پریشانی سے ٹہلتے ہوئے موبائل کان سے لگائے کسی سے بات کر رہی تھی، تیمور کار سے نکلتا ہوا اس کے پاس گیا،

کیا ہوا۔۔۔ خیریت؟

اسکے پیچھے کھڑے ہوئے تیمور نے فار ملی پوچھا تو وہ پلٹی تھی

تم یہاں۔۔۔

وہ تیمور کو دیکھتے ہی منہ بناتے ہوئے بولی

نہیں۔۔۔ میری روح یہاں۔۔۔

الٹا جواب دیتے ہوئے وہ مسکرایا

منہ بند رکھو۔۔۔ سچ سچ بتاؤ۔۔۔ تم یہاں میرا پیچھا کر کے پہنچے ہونا۔۔۔ شرم
نہیں آتی کسی لڑکی کا پیچھا کرتے ہوئے۔۔۔

یمنا کی سوتی اب تک وہی اٹکی دیکھ تیمور نے چہرہ بگاڑا

تمہیں اتنی خوش فہمی کیوں ہے کہ ہر بندہ صرف تمہارا پیچھا کر کے تمہارے
پاس آتا ہے۔۔۔ دنیا میں تمہارے علاوہ اور بھی کام ہیں۔۔۔
تیمور نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا

میں نے سب کی نہیں صرف تمہاری بات کی ہے۔۔۔

وہ منہ بسورے بولی تو تیمور کی ہنسی چھوٹی

چلو کٹیر کرتا ہوں۔۔۔ میں تمہارا پیچھا نہیں کر رہا تھا۔۔۔ بائے دا

وے۔۔۔ تم یہاں پریشان کھڑی ہو کوئی پروہلم ہے کیا؟

اب وہ سنجیدگی سے پوچھا تھا

ہاں۔۔۔ وہ دراصل میری کار کا ٹائر پنچر ہو گیا۔۔۔

یمنا ہچکچاتے ہوئے بولی

لو اتنی سی بات۔۔۔ ایسا کرو گھر سے کسی کو کال کر کے بلاؤ اور چلی جاؤ۔۔۔

وہ رسائیت سے اسے آئیڈیا دیتا ہوا مڑا تھا جبکہ یمنا اس میجر کی پشت کو مکمل

آنکھیں کھولے دیکھے گئی

اوہیلو۔۔۔

اسے جاتا دیکھ وہ جلدی سے اسکے پیچھے بھاگتے ہوئے بولی،

شرم نہیں آتی ایک شریف لڑکے کا پیچھا کرتے ہوئے۔۔۔

وہ رک کر تھوڑی دیر پہلے والا حساب بڑے مزے سے بے باک کرا
تھا، جس پر یمن کا منہ کھلا رہ گیا

تمہارا پیچھا کروں گی مائے فُٹ۔۔۔

وہ تپ کر غصے میں بولی

تو پھر روک کیوں رہی ہو مجھے؟

آئبر واٹھاتے ہوئے تیمور نے پوچھا

وہ۔۔۔ وہ تو میں۔۔۔ اس لیے روک رہی ہوں کہ۔۔۔ تمہیں زرا لحاظ نہیں
میجر کہ کسی لڑکی کو یوں مشکل میں دیکھ کر کیا کرتے ہیں۔۔۔
وہ سوچ سوچ کر بولنے لگی

کیا کرنا چاہیے؟

اب کے تیمور بھی نا سمجھی میں اسے دیکھنے لگا تو یمناکا بے ساختہ اپنا سر پیٹنے کا
دل چاہا، آخر کیسے یہ کم عقل انسان میجر بن گیا تھا۔

مطلب کہ۔۔۔ گھر پر کوئی کال ریسیو نہیں کر رہا۔۔۔ تو۔۔۔ تو تم چھوڑ دو نا
مجھے اپنی کار میں۔۔۔

یمنانے تنگ آکر آخر اس سے کہہ دیا

میں کیوں چھوڑوں تمہیں اپنی کار میں۔۔۔ اگر تم نے میری کار کا بھی ٹائر
پنچر کر دیا تو۔۔۔۔۔ ویسے بھی بالکل نیو ہے۔۔۔۔۔
اسکی اس بات پر یمنانچ میں چکر اگئی تھی، اسے یہ جتنا آسان لگا تھا اتنا ہی
مشکل ٹاسک نکلا تھا وہ۔

URDUNovelians

میں تمہیں پنچر کرنے والی لگتی ہوں کیا؟

وہ غصے میں چیخی تھی، تیمور نے اپنے کان مسلے تھے

اچھانالے جاؤں گا۔۔۔ چلاؤ تو مت۔۔۔

احسان کرنے والے انداز میں بولتے ہوئے وہ کار کی طرف جانے لگا یمنابھی
خود پر ضبط کیے اسکے پیچھے چلنے لگی تبھی وہ اچانک رکا

ایک منٹ۔۔۔

اس نے مڑ کر ایک نظر یمنابھی کو دیکھ کر کہا

URDU Novelians

اب کیا ہے؟

اسے کوفت ہوئی تھی اسی لیے آنکھیں بند کرتے ہوئے پوچھی

تمہیں۔۔۔ کیسے۔۔۔ پتا۔۔۔ کہ۔۔۔ میں۔۔۔ میجر۔۔۔ ہووووو۔۔۔

آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے تیمور نے رک رک کر اس سے شکی لہجے میں
پوچھا جس پر یمننا جھٹکے سے بند آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی

آ۔۔۔ وہ۔۔۔ مجھے کیسے پتا چلا۔۔۔ ہاں۔۔۔ تم۔۔۔ تمہاری پر سنیلٹی ہی ایسی
ہے کہ مجھے لگا تم میجر ہی ہو گے۔۔۔

وہ ہکلا کر بہانہ سوچتے ہوئے بولی تھی تو تیمور حیرت سے اسے دیکھا

URDUNovelians

سچ میں۔۔۔

پہلی بار کسی کے منہ سے وہ بھی ایک لڑکی سے اپنی تعریف سن کر اسے
خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

ہاں بلکل۔۔۔ پر تم نے بتایا نہیں۔۔۔ کیا تم سچ میں میجر ہو۔۔۔
اپنا تیر صحیح نشانے پر لگنے پر یمننا جلدی سے لہجے کو پُر تجسس بنا کر اس سے
پوچھی

ہاں۔۔۔ میں میجر ہی ہوں۔۔۔ پر یہ بات تم کسی کو مت بتانا۔۔۔ تمہیں پتا
ہے۔۔۔ میری جان خطرے میں بھی ہے۔۔۔ پر میں بے فکر ہوں کیونکہ
میجر ڈرتے تھوڑی ہیں۔۔۔

وہ رازدارانہ لہجے میں اس سے بولا تھا دوسری طرف یمننا کو پتا نہیں کیوں اندر
کہیں اچانک دھچکا سا لگا تھا۔۔۔ سامنے کھڑا وہ مضبوط جسامت کا میجر جسے وہ

کم عقل سمجھ کر بے وقوف بنارہی تھی، کتنے صاف اور معصوم دل کا مالک
تھا، بے اختیار وہ اس سے نظریں چراگئی

اب چلو۔۔۔ مجھے اور بھی کام ہیں۔۔۔
اسے خاموش دیکھ کر تیمور نے بات بدلتے ہوئے جلدی سے کہا تو وہ ہلکے
سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے یمنانے ایک نظر اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں
چھپی پسٹل کو دیکھا پھر آج کیے جانے والا ارادہ خود ہی ملتوی کر گئی، اس نے یہ
کیوں کیا، یہ وہ خود بھی نہیں سمجھ پائی تھی۔

URDU NOVELIANS



آج چھٹی کے دن ادیان کے ساتھ وہ شام کو باہر گھومنے نکلی تھی، ڈھیر ساری
شاپنگ کرنے کے بعد جب نتاشہ نے اس سے باہر ہی ڈنر کی فرمائش کی تو وہ
مسکرا کر سر اثبات میں ہلا گیا، اور اب ادیان اسے ایک خوبصورت
ریسٹورنٹ میں لے کر آیا تھا، پر کار سے اترتے ہی کچھ آدمیوں نے ادیان کو
گھیرا تھا، نتاشہ بے ساختہ گھبرائی۔

آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے،

ان میں سے ایک آدمی جس نے گلاس لگائے ہوئے تھے ادیان کو بولا

آپ لوگ کون؟

وہ ان سب پر ایک نظر ڈالتا ہوا پوچھا

ارجنٹ بات ہے۔۔۔ اکیلے میں کرنی ہے۔۔۔ سائیڈ میں آئیں۔۔۔
اسی آدمی نے اب کی بار نتاشہ کو ایک نظر دیکھ کر کہا جس پر وہ ادیان کے
پیچھے ہوئی

ایک منٹ رکیں۔۔۔ نتاشہ ایسا کرو تم اندر جاؤ۔۔۔ میں آتا ہوں۔۔۔
ادیان مڑ کر نتاشہ کو بولا تو وہ نفی میں سر ہلانے لگی

چندہ۔۔۔ بات سن لیا کرو۔۔۔ تم جاؤ اندر۔۔۔ آ رہا ہوں میں۔۔۔

اب کی بار ادیان نے نرمی سے اسے سمجھایا،

نتاشہ اسکے پیچھے کھڑے ان آدمیوں کو ایک نظر دیکھ کر لبوں پر زبان

پھیرتے ہوئے آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی ریسٹورنٹ کے اندر جانے لگی

ریسٹورنٹ کی پہلی منزل پر کھڑے زین نے پراسراریت سے مسکراتے

ہوئے شیشے سے یہ منظر دیکھا تھا

اندر آکر نتاشہ نے مڑ کر ایک نظر شیشے سے باہر کا منظر دیکھا وہ لوگ ادیان

کو لے کر سائیڈ میں جا رہے تھے، وہ واپس پلٹ کر سیڑھیاں طے کر کے اوپر

آئی، پھر ادیان کی بک کی ہوئی سیٹ پر آکر بیٹھ گئی اور ادیان کے آنے کا

انتظار کرنے لگی، ابھی اسے وہاں بیٹھے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اچانک

سبھی لائٹس مدھم ہوئیں تھیں، دھیمی آواز میں میوزک بجنے لگا، تھوڑی ہی

دیر میں فرنٹ پر بنے سیٹج پر ایک ایک کر کے کیپلز مسکراتے ہوئے اپنی سیٹز سے اٹھ کر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامتے ہوئے ڈانس کے غرض سے جانے لگے۔۔

نتاشہ ایک سحر کے زیر اثر ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی تبھی اسکے چہرے کے سامنے ایک بھاری ہاتھ آیا تھا، نتاشہ نے نظر اٹھا کر دیکھا بلیک ماسک لگائے کوئی مضبوط جسامت کا مالک مرد اسکے سامنے کھڑا تھا۔

Would you like to dance with me?

مخصوص بھاری آواز میں پوچھا گیا

No..

فوراً سے پہلے نتاشہ نے جواب دیا تھا مگر اسے یو نہی اپنی چٹیر کے سامنے
ایستادہ دیکھ کر وہ پریشان ہو کر اٹھی، ادیان بھی پتا نہیں کہاں رہ گیا تھا، وہ یہ
سوچتے ہوئے وہاں سے جانے لگی مگر اس آدمی نے نتاشہ کا بازو جکڑتے
ہوئے اسے اپنے ساتھ لیا تھا، ابھی نتاشہ کچھ سمجھتی کہ وہ زبردستی اس کا بازو
پکڑے تیز قدم اٹھاتا ہوا اسے سیٹج پر لے آیا، اسکے عمل پر نتاشہ بری طرح
ڈری تھی،

URDU Novelians --- چھوڑو مجھ

وہ بولنے لگی تھی مگر اچانک مقابل کی آنکھوں پر نظر پڑتے ہی اسکے الفاظ گنگ ہو گئے، وہی وحشت سے بھرپور کالی آنکھیں جنہیں دیکھ کر وہ پہلے بھی ڈری تھی۔

وہ ایک ہاتھ سے نتاشہ کا ہاتھ تھامے جبکہ دوسرے بازو کو اسکی کمر کے گرد حائل کرتا سبھی کیلنز کی طرح مدھر میوزک پر ڈانس کرنے لگا تھا، ادھر نتاشہ کا دماغ جیسے ماؤف ہونے لگا تھا، آنکھوں کے پردے پر دو مہینے پہلے والا واقعہ گھومنے لگا جب آدھی رات کو وہ اسکے کمرے میں پہلی مرتبہ آیا تھا، خوف سے آنکھیں پھیلائے وہ مستقل مقابل کی کالی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی دوسری طرف وہ اسکی ہیزل رنگ آنکھوں میں نا جانے کیسا طلسم پھونک رہا تھا کہ وہ ٹرانس کی کیفیت میں اسکے ساتھ قدم سے قدم ملا رہی تھی، پراگلے ہی لمحے نتاشہ کے ماؤف ہوتے دماغ میں ادیان کا چہرہ آیا تھا

تنبھی وہ تقریباً دھکا دیتے ہوئے اس سے دور ہوئی، اپنی حد سے زیادہ تیز ہوتی
دھڑکنوں پر اس نے بمشکل قابو پاتے ہوئے سامنے دیکھا پر یہ کیا،

وہ اب وہاں پر نہیں تھا، اچانک میوزک بند ہونے پر ساری لائٹس آن
ہوئیں تھیں پھر سبھی کیلنڈر بیک تالیاں بجاتے ہوئے اپنی سیٹ پر
جا بیٹھے، وہ پریشان سی ہو کر سر تھام گئی، کون تھا وہ، کیوں اسکے پیچھے پڑا تھا،
نتاشہ۔۔۔

ادیان کی آواز پر وہ پلٹی تھی سامنے ہی وہ کھڑا آئبرو پر بل لیے اسے دیکھ رہا
تھا، نتاشہ جلدی سے اسکے پاس گئی۔

آپ کہاں رہ گئے تھے ادیان؟

اس نے ٹینشن سے پوچھا

وہ کون تھا؟

ادیان کے اچانک پوچھنے پر نتاشہ کا چہرہ زرد پڑا تھا۔

ک۔۔۔ کون۔۔

اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے وہ بولی

جس کے ساتھ تم ڈانس کر رہی تھی؟

اس بار ادیان نے خود پر ضبط کیے پوچھا تھا

وہ۔۔۔ پ۔۔۔ پتا۔۔۔ نہیں۔۔۔ کون۔۔۔ میں نے۔۔۔ منع کیا

تھا۔۔۔ ادیان۔۔۔ پر۔۔۔ وہ زبردستی۔۔۔

وہ رک رک کر اسے بتانے لگی

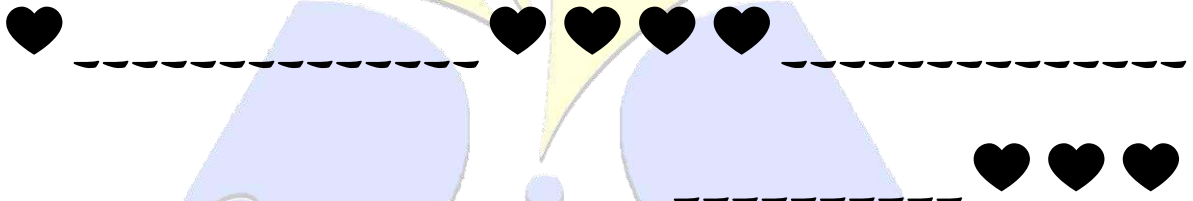
چلو ابھی یہاں سے۔۔۔

سنجیدگی سے اسکی بات کاٹتے ہوئے ادیان نے اسکا ہاتھ تھاما تھا پھر باہر کی

طرف چل دیا، نتاشہ نے بھی بحث کرنا مناسب نہ سمجھا اور خاموشی سے

اسکے ساتھ ہوئی۔

سیدھ میں جاتے ہوئے ادیان نے گردن گھوما کر ایک نظر ہر طرف ڈالی
تبھی اسے کونے میں ایک سیٹ پر زین بیٹھا نظر آیا جو تمسخر اڑاتی نظروں
سے اسے دیکھ رہا تھا، اسے دیکھ کر ادیان نے پہلی مرتبہ ناگواری نے نگاہ
پھیری تھی۔



"آپ پریشان لگ رہے ہیں؟"

رات کو علوی مینشن کے ہال نمالاؤنج کے صوفے پر بیٹھے طاہر علوی کو پیشانی
مسلتا دیکھ یمنانے پوچھا

"ہممم۔۔۔ نہیں"

انہوں نے مختصر اگہا

"مجھ سے چھپائیں گے؟"

اب یمنانکے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھی تھی

کاروبار میں بہت گھاٹا ہو گیا ہے، جب سے وہ ڈرگس پکڑائیں"

ہیں۔۔۔۔ وہاں تک تو بات ٹھیک ہے پر اب جو لڑکیاں اسمگل کرنی تھیں وہ

"کام بھی لڑکیاں کم ہونے کی وجہ سے دو مہینے اور ڈلے ہو گیا۔۔۔"

چند پل کی خاموشی کے بعد طاہر علوی نے بولنا شروع کیا

"آپ کیا چاہتے ہیں؟"

یمننا مکمل توجہ سے انکی بات سن کر آخر میں پوچھی

"ایک ذہین اور وفادار آدمی۔۔۔"

انکے جملے پر یمننا نے کچھ دیر انہیں دیکھا پھر اٹھی

"میں ڈھونڈ دوں گی جلد۔۔۔"

URDUNovelians

"میں ڈھونڈ چکا ہوں۔۔۔"

وہ یہ کہتے ہوئے جانے لگی تھی مگر طاہر علوی کے کہنے پر اسکے قدم رکے

تھے، وہ پلٹ کر انہیں دیکھنے لگی

"کون؟"

"ادیان۔۔۔"

اس نام پر یمنانے حیرت سے طاہر علوی کی طرف دیکھا

"وہ کریں گے آپ کے ساتھ کام؟"

اس نے حیرانی سے پوچھا

یہی تو اصل مسئلہ ہے۔۔۔۔ میری نظر میں اس سے زیادہ ذہین آدمی اب "

تک نہیں گزرا پر وہ ذہین ہونے کے ساتھ خوددار بھی ہے۔۔۔۔ وہ جب

میرے گھر میں رہنے سے انکار کر گیا تو میرے ساتھ کام کرنا تو دور کی بات ہے۔۔۔

مسلسل دیوار پر نسب ایل ای ڈی کی بند سکرین کو دیکھتے ہوئے وہ بول رہے تھے،

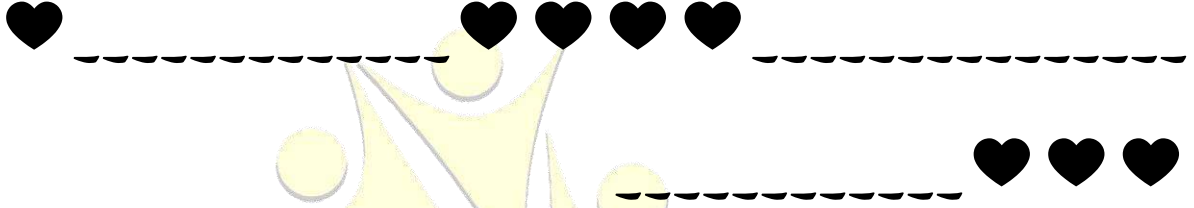
اگر آپ کہیں تو ایک مرتبہ میں ٹرائے کروں۔۔۔ شاید وہ مان جائیں۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے یمنانے کہا تو طاہر علوی نے ایک نظر اسے دیکھا

URDU Novelians

"مجھے بھروسہ ہے تم پر لڑکی۔۔۔"

وہ ہلکی مسکراہٹ لیے بولے جس پر یمن اثبات میں سر ہلاتی ہوئی وہاں سے
چلی گئی۔



ادیان اسے فلیٹ پر چھوڑ کر خاموشی سے چلا گیا تھا، راستے میں اس نے نتاشہ
سے کوئی بات نہیں کی، اور اب اپنے روم میں بیڈ پر بیٹھی وہ لاتعداد سوچوں
میں گم تھی، کون تھا وہ کالی آنکھوں والا اور کیوں اسے یوں ڈراتا تھا، اسے ڈر
تھا کہ ادیان کہیں اس سے بدگمان نہ ہو گیا ہو، کیوں کہ تمام راستہ اسکے
تاثرات بلکل سنجیدہ تھے، کچھ دیر بعد فلیٹ کا گیٹ کھلنے کی آواز آئی تو نتاشہ
اٹھ کر جلدی سے لاؤنج میں گئی، ادیان باہر سے کھانا لے کر آیا تھا۔

لائیں دیں۔۔۔ میں نکال دوں۔۔

اسے شاپر لے کر کچن میں جاتا دیکھ نتاشہ نے کہا ساتھ ہی اس سے شاپرز
لیں، ادیان چینج کرنے کے غرض چپ چاپ روم میں چلا گیا۔

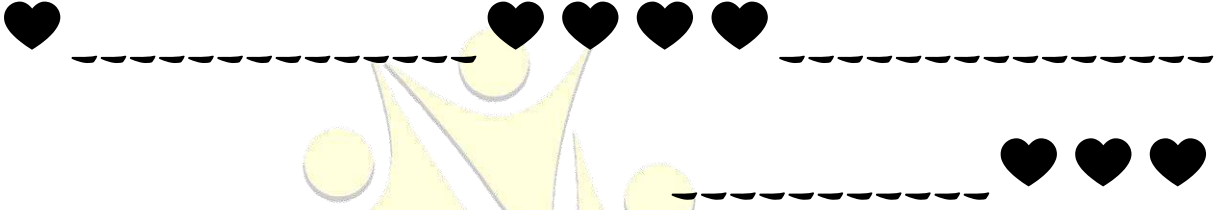
کھانا بھی خاموشی سے کھایا گیا، نتاشہ نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی
جس پر ادیان نے آگے سے کوئی جواب نہیں دیا۔

ادیان۔۔

بیڈ پر جب وہ سونے کے لیے لیٹا تب نتاشہ نے اسے پکارا۔

نتاشہ پلیز۔۔ ابھی میرا موڈ نہیں ہے بات کرنے کا۔۔

وہ سنجیدگی سے بول کر دوسری کروٹ ہوتے ہوئے کمفرٹر اوڑھ گیا، نتاشہ کی آنکھیں خود بخود بھیگی تھیں اسکی پہلی مرتبہ برقی گئی بے رخی پر۔



تیمور اس عمارت میں رات دیر تک کام کر رہا تھا، سبھی افسران گھروں میں جا چکے تھے بس چند افسر تھے جو نائٹ ڈیوٹی کی وجہ سے ابھی کچھ دیر پہلے آئے تھے، اپنا کام کر کے وہ جب فارغ ہوا تو بیگ سیٹ کر کے نکلنے لگا پر تبھی اسکی نظر سکرین کے آگے لگی بہت سی چیئرز میں سے کونے والی چیئر پر گئی جہاں مس ہما بیٹھیں تھیں، یہ یہاں کی لیڈی افسران میں سب سے سینئر تھیں اور اپنا کام کافی دل جمعی سے کرتی تھیں پر ابھی انہیں وہاں بیٹھے سوچوں میں گم دیکھ تیمور کو حیرت ہوئی۔

مس ہما۔۔۔

انکے پاس آتے ہوئے تیمور نے پکارا تو وہ اسکی طرف متوجہ ہوئیں۔

آپ ٹھیک ہیں؟

اسنے پوچھا جس پروہ ہلکے سے اثبات میں سر ہلا گئیں۔

اگر کوئی پروہلم ہے تو آپ مجھ سے شئیر کر سکتی ہیں۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولتے ہوئے برابر میں رکھی چئیر پر بیٹھ گیا، وہ جانتا تھا کہ

مس ہما بیوہ تھیں سسرالیوں نے گھر سے نکالا تو میکے آ گئیں پر گھر میں کمانے

والا کوئی نہیں تھا باپ کی پینشن سے تھوڑا بہت گزارا ہوتا اسی وجہ وہ خود

کمانے نکلی تھیں، بیمار باپ اور ماں سمیت ایک چھوٹی بہن کے ساتھ وہ مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی تھیں پھر بھی ہر وقت خوش رہتی تھیں، پر کچھ دنوں سے انہیں سنجیدگی کے لبادے میں دیکھ تیمور کو تھوڑی تشویش ہوتی اور آج اس نے فیصلہ کیا تھا ان سے وہ پرو بلم جانے کا جس کی وجہ سے وہ اتنی غائب دماغی سے ہر کام کر رہی تھیں۔

تیمور۔۔۔ آپ جانتے ہو میرا کوئی بھائی نہیں اسی لیے میں ہمیشہ آپ کو چھوٹے بھائی کی طرح ٹریٹ کرتی ہوں۔۔۔

کچھ پل کی خاموشی کے بعد انہوں نے بہت ٹھہر ٹھہر کر بولنا شروع کیا۔

جی۔۔

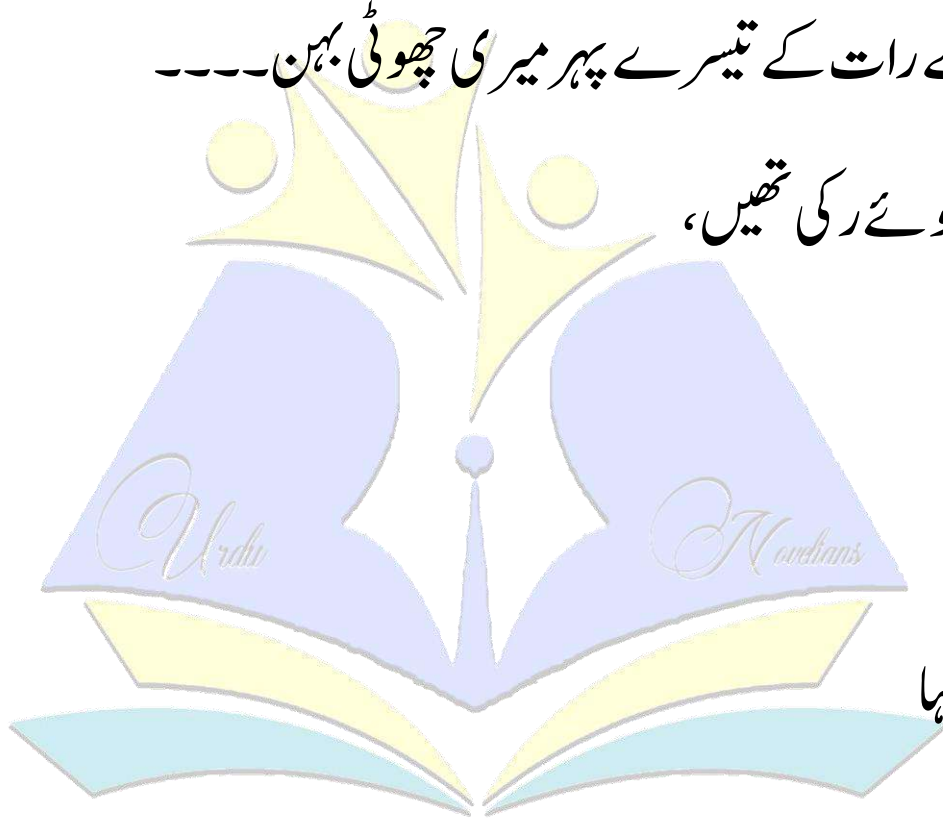
تیمور مکمل توجہ سے انکی بات سننے لگا

چند دن پہلے رات کے تیسرے پہر میری چھوٹی بہن۔۔۔۔

وہ بولتے ہوئے رکی تھیں،

بولیں۔۔

تیمور نے کہا



URDUNovelians

وہ۔۔۔ وہ میرے ایک کزن کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی۔۔۔ ہم نے بہت
ڈھونڈا پر وہ نہیں ملی۔۔۔ اس کزن کے گھر میں گئے تو انکل نے کہا کہ وہ خود
کئی دنوں سے گھر پر نہیں ہے۔۔۔ رسوائی کے ڈر سے ہم نے کسی کو یہ بات

نہیں بتائی۔۔۔ پر اب میں نے اپنے طور کافی تفتیش کی جس سے یہی معلوم ہوا ہے کہ وہ لڑکا اسے کہیں بیچ چکا ہے۔

اب کے انکی آواز بھرائی تھی جب کے تیمور آنکھیں پھاڑے انکی بات سن رہا تھا کیونکہ جہاں تک انہوں نے اسے بتایا تھا انکی چھوٹی بہن صرف سترہ سال کی تھی اور اب اسکا محبت کے لیے گھر چھوڑنا تیمور واقعی چکرایا تھا، بہت سنبھلنے کے بعد وہ بولنے کے قابل ہوا۔

بیچ چکا ہے پر کہاں؟

اسکے سوال پر مس ہماچند لمحے چپ رہیں

اس لڑکے کا موبائل ہیک کیا تھا جس سے صرف لوکیشن پتا لگی ہے اور کچھ
انفورمیشن ملنے سے پہلے ہی ڈسکنیکٹ ہو گیا تھا شاید موبائل اس نے بند
کر دیا ہے یا پھر کہیں توڑ کر پھینک دیا ہو گا پر اصل پریشانی کا سبب تو وہ
لوکیشن ہے۔۔۔

آنسو پوچھتے ہوئے انہوں نے ٹینشن میں تفصیلات بتائیں

کیوں۔۔۔ کہاں کی لوکیشن پتا چلی ہے؟

تیمور نے تشویش سے پوچھا

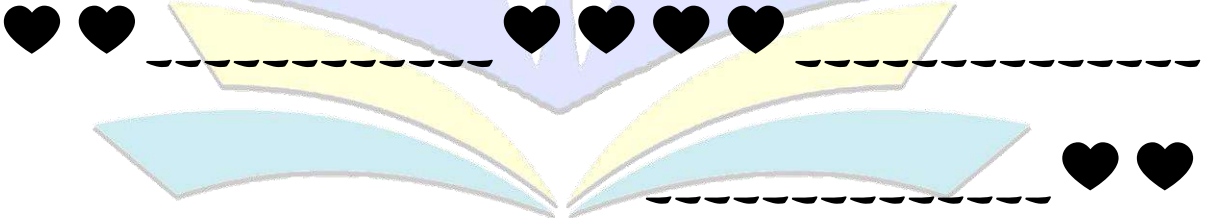
URDUNovelians

طاہر علوی کی ایک فیکٹری کی۔۔۔

انکی بات پر تیمور کو اور حیرت ہوئی طاہر علوی کی تو بہت سی فیکٹریاں تھیں
اور ان میں جانا کسی عام آدمی کے بس میں نہ تھا۔

آپ۔۔۔ آپ فکر مت کریں ہم کوشش کریں گے آپ کی چھوٹی بہن سمیت
اور بھی لڑکیوں کو بازیاب کرا سکیں۔۔۔

تیمور نے انکی ڈھارس باندھتے ہوئے کہا جس پر وہ خاموش رہیں۔۔۔



صبح خود پر کچھ نرم سا محسوس کر کے نتاشہ کی آنکھ کھلی تھی، مندی سی
آنکھیں کھولنے پر اس نے جو منظر دیکھا اس پر نتاشہ کی آنکھیں مکمل کھل
گئیں، بیڈ جس پر وہ سو رہی تھی مکمل گلاب کے پھولوں سے بھرا ہوا تھا اور

خود اس کے اوپر بھی چند پتیاں گری تھیں، وہ اٹھ کر بیٹھی تب پیروں پر بھی
ٹھنڈا نرم احساس ہوا، نظر نیچے گئی تو نئی خوشگوار حیرت ہوئی، روم کے
کارپیٹ پر ہر طرف گلاب کی پتیاں بچھی ہوئی تھیں، وہ حیرت سے ہر طرف
دیکھ رہی تھی تبھی ادیان ناشتے کی ٹرے لیتے ہوئے اندر آیا۔

میری سوئیٹ سی وائف کے لیے سوئیٹ سناشتہ۔۔۔
وہ مسکراتے ہوئے بول کر ٹرے بیڈ پر رکھا تھا جبکہ ناشتہ حیرت سے اسے
دیکھ رہی تھی، وہ تو ناراض تھا اس سے

URDUNovelians

ادیان آپ۔۔۔ آپ ناراض نہیں۔۔۔
وہ اسے دیکھتے ہوئے بولنے لگی

او میری جان۔۔۔ کون بیوقوف شوہر ہو گا جو اپنی کیوٹ سی وائف سے
ناراض ہو گا۔۔۔ ہاں میں ڈسٹرب تھا پر اب ٹھیک ہوں۔۔۔
اسکی پیشانی چومتے ہوئے ادیان نے کہا کل کی ناراضگی کا شائبہ تک نہ تھا اب
اسکے وجیہہ چہرے پر

لیکن ادیان مجھے سچ میں نہیں پتا کہ وہ کون۔۔۔

پلیز نتاشہ۔۔۔ میں کل کی بات کر کے آج کا دن خراب نہیں
کرونگا۔۔۔ آج میں نے بہت کچھ پلین کیا ہے تمہارے لیے اور ایک خاص

بات۔۔۔۔ آج میں پو وورا دن اپنی وائف کے ساتھ گزارنے والا

ہوں۔۔۔

نتاشہ کی بات نرمی سے کاٹتے ہوئے ادیان نے اسکے گرد دونوں بازو حائل

کر کے پیار سے کہا

سچ۔۔۔۔ پر آپکا آفس۔۔

خوشی سے نتاشہ بولنے لگی تھی پر اچانک یاد آنے پر اس نے پوچھا

وہ۔۔۔ میں نے آج چھٹی لی ہے۔۔۔ آخر کو کل میری کیوٹی پائی اتنا روئی

ہے۔۔۔ اسکا حساب بھی تو برابر کرنا ہے نا اب۔۔۔

URDU NOVELIANS

اسکے بولنے پر نتاشہ کو شدید حیرت ہوئی، وہ تورات کو سوچکا تھا پھر اسے کیسے
نتاشہ کارات کو رونا سنائی دیا۔

اپنی بات مکمل کرتے ہی ادیان جھک کر اسکے گال پر لب رکھ گیا جس پر
نتاشہ کھل کر مسکرائی تھی۔

چلو اب جلدی سے ناشتہ کرتے ہیں پھر باہر چلیں گے۔۔۔

گال پر سے لب ہٹا کر تیمور نے کہا تو نتاشہ مسکرا کر سر اثبات میں ہلاتے
ہوئے اٹھ کر واشروم میں گئی۔

♥ ♥ _____ ♥ ♥ ♥ ♥ _____
_____ ♥ ♥

آج اسے آٹھ دن ہو گئے تھے یہاں پر آئے ہوئے، اس روشِ نامی لڑکی کی بہت کوشش پر اب اس نے تھوڑی بہت اس سے بات کرنی شروع کر دی تھی، یہاں پر صرف ایک ٹائم ان لڑکیوں کو کھانا ملتا جن سے بمشکل ہی انکا پیٹ بھرتا، باقی پورا دن وہ کبھی اس جگہ سے نکلنے کی ناکام کوششیں کرتیں تو کبھی تھک ہار کر رونے لگتی، وہ ان سب میں واحد تھی جو بنا چہ بنانکلنے کی کوشش کیے بس ایک ہی جگہ پر یونہی بیٹھے رہتی، وہ صرف اپنے خدا کی بارگاہ دعا کرتی کہ بس ایک موقع اسے مل جائے۔

عجیب سے شور پر اس نے سوچوں کے بھنور سے نکل کر دیکھا سب لڑکیاں ایک دوسرے سے تقریباً چپکی ہوئی چیخ رہی تھیں، ان لڑکیوں کی آواز کے ساتھ اسے مردانہ آواز بھی سنائی دی تھی، ازہا کو حیرت ہوئی کیونکہ پچھلے ایک ہفتے سے اس جگہ پر اسے مرد تو دکھے تھے پر وہ خاموشی سے پہر اداری

کرتے تھے تاکہ ان میں سے کوئی لڑکی بھاگے نہ، پر اب مردوں کی آواز پر وہ کھڑی ہی ہوئی تھی کہ روش نے اسے پکڑ کر واپس نیچے جھکا دیا۔

کیا ہو رہا ہے؟

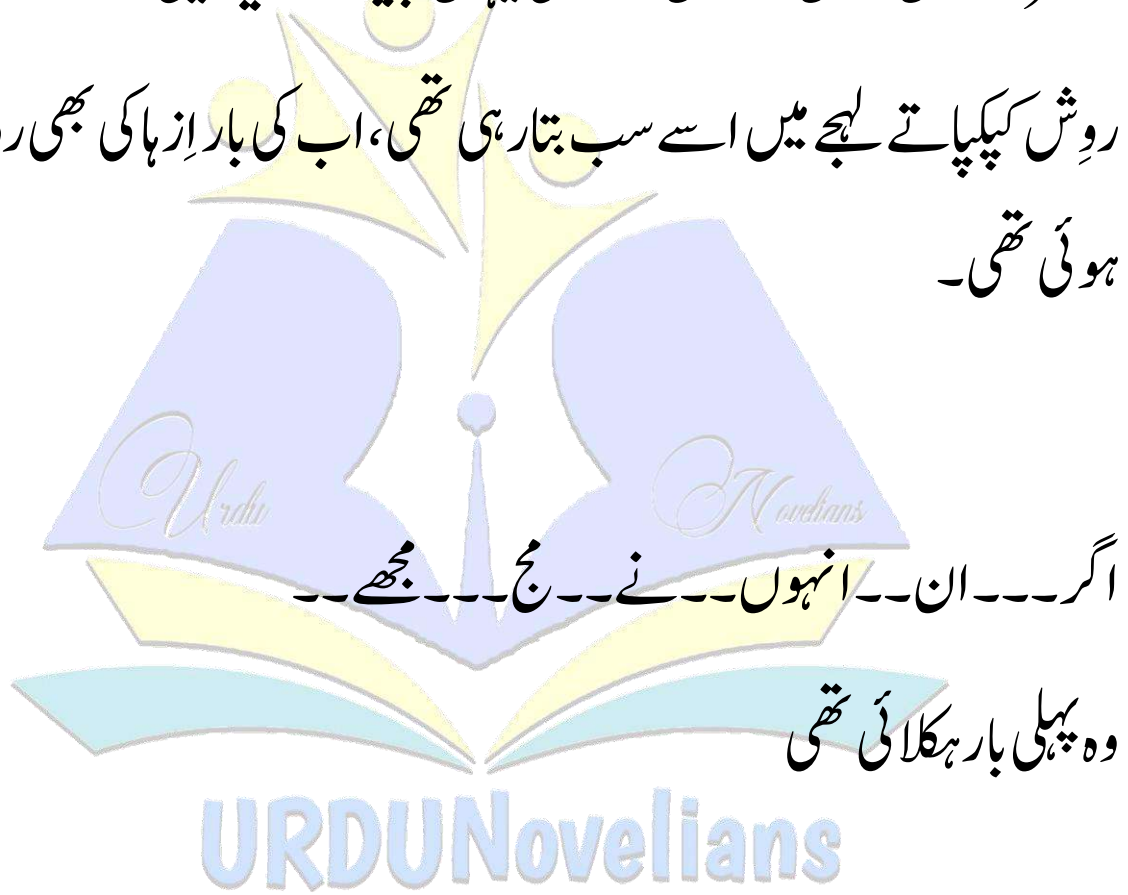
اس نے روش سے پوچھا جسکا چہرہ بھی خوف کی وجہ سے پیلا پڑ رہا تھا

ازہا۔۔۔ وہ لوگ پھر آگئے۔۔۔

اسنے سرگوشی میں ازہا کو کہا جس پر اس نے اچھنبے سے اسے دیکھا

کون لوگ؟

تمہیں نہیں پتا۔۔۔ یہاں پر ہر ایک یاد دہنتے بعد تین آدمی آتے ہیں اور وہ
ہم میں سے تین لڑکیوں کو اپنے لیے اٹھا کر لے جاتے ہیں۔۔۔۔ پھر
دوسرے دن وہ ان لڑکیوں کو واپس یہاں پھینک دیتے ہیں۔۔۔
روش کپکپاتے لہجے میں اسے سب بتا رہی تھی، اب کی بار اِزہا کی بھی روح فنا
ہوئی تھی۔



اگر۔۔۔ ان۔۔۔ انہوں۔۔۔ نے۔۔۔ مج۔۔۔ مجھے۔۔۔
وہ پہلی بار ہکلائی تھی
اسی لیے کہہ رہی ہوں اِزہا جھکی رہو۔۔۔۔۔ اگر انکی نظر پڑ گئی تو۔۔۔
یہ بات بولتے ہی روش نے بے ساختہ جھر جھری لی

اس لڑکی کو اٹھالے۔۔۔

ان میں سے ایک آدمی کی آواز گونجی تھی جس پر روش نے پلٹ کر دیکھا
اسی کے پیچھے ہلکا سا ٹیڑھا ہو کر ازہانے بولنے والے کی طرف دیکھا پر اسکی
آنکھیں پھیلیں تھیں اس آدمی کا اشارہ روش کی طرف دیکھ کر، روش کا خود کا
چہرہ زرد سے سفید پڑ گیا تھا۔

اس آدمی کے کہنے پر دوسرا آدمی خباثت سے ہنستا ہوا ان لوگوں کی طرف
آنے لگا۔

نہیں۔۔۔ چھ۔۔۔ چھوڑ دو۔۔۔ مجھے۔۔۔ چھوڑو۔۔۔

اسکے چھونے پر روش روتے ہوئے چیخی تھی پر اس نے زبردستی روش کو اٹھا کر الٹا کیے اپنی کمر پر ڈال لیا، وہ پاگلوں کی طرح خود کو چھڑانے کی کوشش کیے چیخ رہی تھی، ادھر ازہا کے جیسے سماعت معطل ہو گئے تھے، اتنی سی عمر میں یہ سب دیکھنا، اسکا دماغ بری طرح مفلوج ہوا تھا، وہ ساکت نظروں سے ان آدمیوں کو روش سمیت اور بھی دو لڑکیوں کو لے جاتا دیکھ رہی تھی اچانک اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا اور وہ لہرا کر وہی زمین پر گری تھی، اس نیم اندھیر کمرے میں ایک بار پھر لڑکیوں کی رونے اور چیخنے کی آوازیں گونجنے لگیں تھیں۔



ایک بھر پور شام گزار کر نتاشہ اور ادیان اب فلیٹ پر پہنچے تھے، وہ خود کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی تصور کر رہی تھی، اور کرتی بھی کیوں

نہ، ادیان کی شکل میں اسے خدا نے اتنا اچھا شوہر دیا تھا جو اسے خوش رکھنے
کے لیے ہر وقت کچھ نہ کچھ کرتا،

میں تھک گئی۔۔۔

روم میں آتے ہی نتاشہ نے تھکان زدہ سی ہو کر کہا

کیونٹی پائی ایک بات بتاؤ۔۔۔ تم ہمیشہ اتنی جلدی تھک کیوں جاتی ہو۔۔۔

وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے بولا ساتھ ہی واچ اتار کر کیز اور والٹ سمیت

ڈریسنگ پر رکھی

کیوں آپ کو لگتا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں۔۔۔

اسکی بات سن کر نتاشہ نے دونوں ہاتھوں کو کمر پر رکھ کر اس سے استفسار کیا

ارے نہیں جان۔۔۔ میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ بنا میرے کچھ کیے تم
تھک جاتی ہو۔۔۔ چلو آج میں خود تمہیں تھکاتا ہوں۔۔۔

اسکی نازک کمر کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے ادیان نے مسکراتے ہوئے کہا
جس پر نتاشہ کے گال سرخ پڑے

ادیان۔۔۔

وہ اسے گھوری تھی شرم سے مسکرا کر

جی ادیان کی جان۔۔۔

بولتے ساتھ ادیان اس کے لبوں پر جھکنے لگا مگر تبھی اسکا فون رنگ کیا، اسے
نرمی سے چھوڑتے ہوئے ادیان نے جیب سے موبائل نکالا

ایک منٹ۔۔

نمبر دیکھ کر اس نے کہا ساتھ ہی کال ریسیو کی

ہیلو۔۔۔۔۔ جی سر۔۔۔

جی۔۔۔ واٹ۔۔۔ پر سرا بھی۔۔

کہتے ہوئے مسلسل اسکے ایکسپریشن بدل رہے تھے، نتاشہ جو اسے بات کرتا
دیکھ چہنچ کرنے کے غرض ڈریسنگ روم میں جارہی تھی اب اسکی پریشان
زدہ آواز پر رکی تھی۔

کیا ہوا ادیان؟

اسکے فون رکھنے پر نتاشہ نے پوچھا

یار مینیجر کا فون تھا۔۔۔ کہہ رہا ہے ضروری کام ہے باس نے بلایا ہے۔۔۔

وہ چہرہ بگاڑے بولا

اوہ۔۔ تو آپ جائیں گے۔۔

نتاشہ نے اسکے پاس آتے ہوئے پوچھا

جانا تو پڑے گا۔۔۔ پر یار یہ کیا تنگ ہوئی۔۔۔ چھٹی لی تھی میں نے۔۔۔ حد کرتے ہیں باس بھی۔۔۔

بے زاریت سے وہ بولا صاف واضح ہو رہا تھا کہ اسکا بالکل دل نہیں کر رہا جانے کا

اگر ضروری کام ہے تو چلے جائیں ادیان۔۔۔۔۔ پر کوشش کرے گا کہ جلدی آجائیں۔۔۔

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی ڈرتو اسے بھی لگ رہا تھا ادیان ہمیشہ آفس سے
شام کو آجایا کرتا تھا اور اب رات کو اسکا جانا، اکیلے رہنے کا سوچ وہ خود ڈر
رہی تھی

جلد آؤں گا۔۔۔ فلحال تم گیٹ مت کھولنا چاہے کوئی بھی آئے پہلے مجھے
کال کر لینا۔۔۔ اور ڈرنا نہیں۔۔۔ اوکے

ادیان اٹھ کر ڈریسنگ سے کیز اور والٹ اٹھاتا ہوا بولا ساتھ ہی اسکی پیشانی
چومتا ہوا روم سے نکلا کیونکہ پھر سے فون رنگ کرنے لگا تھا جو ضرور مینیجر کا
ہی تھا۔

URDU Novelians

کے کہنے "Z" تیمور جو ادیان کے فلیٹ کے باہر دولیڈی افسران کے ساتھ
کا نمبر ڈائل کرنے "Z" پر کھڑا تھا اب ادیان کی دور جاتی کار کو دیکھتے ہوئے
لگا۔

ہیلو سر۔۔۔۔ وہ ادیان ابھی نکلا ہے فلیٹ سے۔۔۔

ریسیو کرنے پر تیمور نے ہلکی آواز میں اسے بتایا

جاؤ فوراً اور جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔

بھاری سرد لہجے میں اسنے کہتے ساتھ کال کاٹی، تیمور نے لیڈی افسران کو

اشارہ کیا اور لفٹ کی طرف گیا۔



وہ آفس میں آیا تو اپنے وارڈ پر چند فائنل دیکھ کر اسکا موڈ خراب ہوا، ابھی وہ یہی دیکھ رہا تھا جب اسکی نظر برابر والے وارڈ پر پڑی جہاں زین بیٹھا تمسخر زدہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا، اسے ایک نظر دیکھ ادیان اپنی سیٹ پر بیٹھا تھا، اب وہ اسے اگنور کرتا ہوا اپنا کام کرنے لگا تھا۔

ادیان۔۔۔

نسوانی آواز پر ادیان کے چلتے ہاتھ رکے، اس نے پلٹ کر دیکھا تو تھوڑے دور یمناکھڑی تھی

ادیان نے حیران ہو کر اسے دیکھا جانتا تھا تاشہ کی کزن ہے پر یہاں کیا کر رہی تھی وہ۔

مجھے آپ سے کچھ کام ہے۔۔
یمنانے اسکے پاس آ کر نرمی سے کہا جس پر ادیان نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا
کہو۔۔

آ۔۔ ادیان۔۔ میں جانتی ہوں آپ بہت خوددار انسان ہیں اور اپنے بل پر ہی کچھ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

اس نے ہمت کر کے بات کا آغاز کیا یہ غلط نہیں تھا کہ وہ ایک بولڈ اور
کوئفڈنٹ لڑکی تھی پر یہاں مقابل کی پر سنیلٹی واقعی ایسی تھی کہ سامنے
والے کو سوچ سمجھ کر بولنا پڑتا۔

میں سن رہا ہوں۔۔

وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا

ادیان۔۔ میں یہ نہیں کہہ رہی کہ آپ کم کھاتے ہیں۔۔۔ آپ برا امت
مانے گا۔۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ طاہر انکل کو اپنے بزنس میں
مدد کے لیے کوئی مضبوط اور قابل انسان درکار ہے اور انکی نظر میں آپ
سے بہتر کوئی نہیں تو اگر ہو سکے تو پلیز اس بارے میں سوچیں کیونکہ انکل

کافی پریشان رہ رہے ہیں آج کل۔۔۔ اینڈ یونو۔۔۔ نتاشہ کتنا پیار کرتی ہے
ان سے۔۔۔

وہ دھیمے مگر عاجزانہ لہجے میں اس سے کہہ رہی تھی جبکہ ادیان کی پرسوچ
نظریں اسی پر تھیں۔

رکیں۔۔۔ میں آپ کو خود سے بھی زیادہ قابل فرد سے ملواتا ہوں۔۔۔
کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد ادیان نے اچانک کہا ساتھ ہی مڑتے ہوئے زین
کو دیکھا جسکی تیز آنکھیں جب سے انہیں دونوں پر مرکوز تھیں۔

زین۔۔۔ یہ میرا کلیگ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھا دوست بھی ہے
اور۔۔۔ کافی "قابل اور ذہین" بھی۔۔۔

زین کے طرف اشارہ کر کے ادیان نے یمناسے کہا
وہ حیرت سے زین کو دیکھنے لگی جو سرد نظروں سے ادیان کو دیکھ رہا تھا۔

پر میں آپ کو۔۔۔

یہ بہت قابل ہیں اور مجھے یقین ہے یہ آپکے انکل کی آفر ٹھکرائیں گے بھی
نہیں ہے نازین۔۔۔

ادیان طنزیہ مسکراتے ہوئے ساری بات کہہ کر آخر میں زین سے تائید لینے

لگا

بلکل۔۔۔

URDU NOVELIANS

وہ استہزاء انداز میں بولا جبکہ یمناب گڑبڑا گئی تھی ان دونوں میں

♥ _____ ♥ ♥ ♥ ♥ _____

_____ ♥ ♥ ♥

ڈور بیل ہونے پر نتاشہ کو حیرت ہوئی، وہ کچھ دیر پہلے ہی ادیان کو گیٹ پر
چھوڑ کر واپس روم میں آئی تھی۔

شاید کچھ بھول گئے ہونگے۔

خود ہی بڑبڑاتے ہوئے وہ لاونج سے ہوتی ہوئی گیٹ پر آئی۔

کیا بھول۔۔۔

نتاشہ کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے سامنے ایک نوجوان کو دیکھ کر جو لگ بھگ
25,26 سال کا لگ رہا تھا اسی کے پیچھے دو عورتیں کھڑی تھیں۔

آپ کون؟

وہ ان تینوں کو دیکھتے ہوئے پوچھی

مس نتاشہ۔۔۔ آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔۔۔ ابھی۔۔۔

تیمور نے سنجیدگی سے کہا تو نتاشہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھنے لگی

پر کیوں۔۔۔

اس کی آواز بھرپور حیرت میں گھلی تھی

وہ ہم ابھی نہیں بتائیں گے۔۔۔ فلحال آپ بتائیں خود جانا چاہتی ہیں یا
زبردستی لے جائیں۔۔۔

تیمور نے تھوڑا سختی سے پوچھا جس پر نتاشہ بوکھلائی تھی۔

ایک منٹ رکھیں۔۔۔ میں اپنے یسینڈ کو کال کرتی ہوں۔۔۔ آپ لوگوں کو
جو بات کرنی ہے ان سے کر لیں۔۔۔

اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی پیچھے کھڑی ان عورتوں کو دیکھ جو مسلسل اسے
گھور رہی تھیں، اپنی بات کہہ کر وہ روم کی طرف گئی۔

پکڑو اسے اور فوراً نیچے لے کر آؤ۔۔۔ میں کار میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔

تیمور سنجیدگی سے بولتے ہوئے باہر گیا جبکہ وہ عورتیں نتاشہ کے پیچھے،

روم میں پہنچ کر اس نے موبائل اٹھایا اور ادیان کا نمبر ڈائل کیا بیل جا رہی تھی پر اچانک ان دو عورتوں نے نتاشہ کو پیچھے سے پکڑ لیا، اسکے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے گرا تھا۔

دوسری طرف ادیان جو میٹا کوزین کے بارے میں اور بھی باتیں بتا رہا تھا نتاشہ کی کال پر اس نے فون ریسیو کیا۔

URDU Novelians

یہ کیا کر رہی ہیں آپ لوگ۔۔۔ چھوڑیے مجھے۔۔۔

وہ بوکھلاتے ہوئے بول کر اپنا ہاتھ ان دونوں سے چھڑوانے لگی مگر وہ لوگ زبردستی اسے کھینچ کر باہر لے جانے لگیں۔

چھوڑیے مجھے۔۔۔ دیکھیے میرے ہسبینڈ کو پہلے آنے دیں۔۔۔ آپ لوگ ایسے نہیں کر سکتیں۔۔۔

وہ عورتیں اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے زبردستی فلیٹ سے اسے لے جا رہی تھیں۔ اسکی لگاتار چیختے ہوئے التجاء کرنے کی آواز دوسری طرف فون پر ادیان سکتے کی حالت میں سن رہا تھا،

URDU Novelians

کیا ہوا۔۔۔

یمنانے اسے یوں موبائل کان سے لگائے کھڑا دیکھ تشویش سے پوچھا جبکہ
زین اب زہریلی مسکراہٹ لیے ادیان کو دیکھ رہا تھا۔

نتاشہ۔۔۔

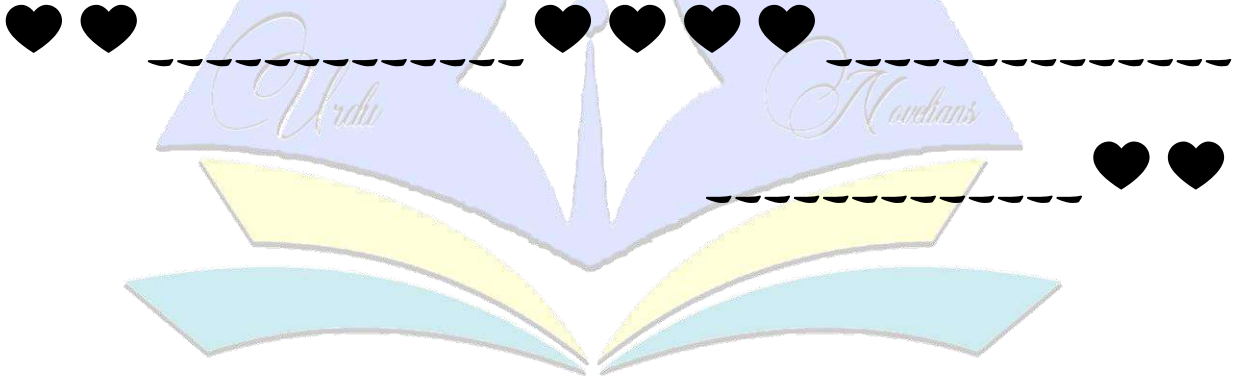
اب اس طرف بالکل خاموشی چھائی تھی تبھی ادیان کے لب پھڑپھڑائے
تھے، سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں وہ یمنانے کے برابر سے ہوتا ہوا وہاں سے بھاگا
تھا۔

ادھر یمنانے نتاشہ کا نام سن کر ہی بوکھلائی تھی، وہ ٹھیک تو تھی نا۔۔۔

ادیان رکیں۔۔۔ میں بھی چلوں گی۔۔۔

اسکے پیچھے باہر آکر اسے تیزی میں کار میں بیٹھتا دیکھ یمنانے بلند آواز میں کہا
پھر جلدی سے بھاگتے ہوئے آئی اور اسکی کار میں بیٹھی

اندر زین لبوں پر زہر خندہ مسکراہٹ سجائے چنیر سے ٹیک لگا کر آنکھیں
موند گیا۔



کون ہیں آپ لوگ۔۔۔ کم سے کم یہ تو بتائیں۔۔۔ اور کہاں لے جا رہے ہیں
مجھے؟

نتاشہ نے تیمور کی طرف دیکھ کر روتے ہوئے پوچھا، وہ عورتیں نتاشہ کو
دونوں طرف سے جکڑے کار کی بیک سیٹ پر بیٹھی تھیں جبکہ تیمور اسکے
سوالات کو انور کیے مکمل توجہ ڈرائونگ پر دیے ہوئے تھا۔

جواب دیں۔۔۔ کون ہیں آپ لوگ۔۔۔

اب وہ ان عورتوں سے پوچھنے لگی جن کے چہرے بالکل سپاٹ تھے۔

یار اسکا منہ بند کر واؤ۔۔۔

جب وہ حد سے زیادہ چیخ کر رونے لگی تب تیمور نے چڑتے ہوئے کہا جس پر
پیچھے بیٹھی ان عورتوں میں سے ایک نے ساتھ لائے بیگ سے انجیکشن نکالا
جو کہ فُل تھا۔

نہیں۔۔۔ چھوڑ مجھے۔۔۔

نتاشہ نے اسے خود کے قریب انجیکشن لاتے دیکھ بلند آواز میں کہا ساتھ ہی
اسکی گرفت سے نکلنے لگی مگر پیچھے سے دوسری عورت نے اب اسکے منہ پر
اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر نتاشہ کے دونوں بازوؤں کو پھرتی سے جکڑ لیا، وہ اور
مزاحمت کرنا چاہتی تھی پر انجیکشن لگتے ہی اسکا ذہن تاریکی میں جانے لگا
تھا، کمزور سی کوششیں کرتے ہی اسکی آنکھیں بند ہونے لگیں۔



فلیٹ کی پارکنگ پر کار روکتے ہی ادیان تیزی سے گیٹ کھول کر گاڑی سے
نکلا پھر بجلی کی تیزی سے لفٹ چھوڑ کر سیڑھیوں پر بھاگا، یمینا بھی کار سے

نکل کر اسکے پیچھے بھاگی تھی، وہ لڑکی جو دوسروں کی نظر میں بہت بولڈ اور منہ پھٹ تھی، نتاشہ کے لیے وہ اتنی ہی حساس تھی، بیسٹ فرینڈ ہونے کے باوجود وہ اسے بہنوں کی طرح چاہتی تھی اور اب خود اسکے دماغ میں عجیب سے خیالات آرہے تھے، وہ دل سے دعا گو تھی کہ نتاشہ صحیح سلامت ہو۔

سیڑھیاں طے کرتا ہوا وہ دوسرے فلور پر آیا لیکن اپنے فلیٹ کا گیٹ کھلا دیکھ ادیان کے تیزی سے چلتے قدم اچانک رکے تھے، یمنابھی اسی کے پیچھے اوپر آئی پر اب ادیان کو سست روی سے اپنے فلیٹ کے کھلے گیٹ تک جاتا دیکھ اسکا دل بری طرح گھبرا ایا تھا۔

نتاشہ۔۔

اندر آکر ادیان نے کھوکھلے لہجے میں اسے پکارا تھا، پر آگے سے کوئی جواب
نہیں آیا،

اب ادیان بھاگتے ہوئے روم میں جا کر نتاشہ کو پکارنے لگا یمنابھی اسی کے
ساتھ روم، کچن ہر طرف نتاشہ کو پکارتے ہوئے ڈھونڈنے لگی، پر وہ وہاں پر
ہوتی تو ان دونوں کو ملتی، لاونج میں آکر ادیان گرنے کے انداز میں صوفے
پر بیٹھا تھا ساتھ ہی اپنا سر تھام گیا، یمنابھی آنکھیں ناچاہتے ہوئے بھی بھگی
تھیں۔

URDU Novelians

کال پر۔۔۔ نتاشہ نے کیا کہا تھا آپکو۔۔۔ کہاں ہے وہ؟

URDU NOVELIANS

اسے یو نہی سر جھکا کر ہاتھوں میں تھا مے دیکھ یمنانے پریشانی سے پوچھا مگر
ادیان کچھ دیر تک خاموش رہا۔

وہ چیخ رہی تھی۔۔۔ رورہی تھی۔۔۔ کچھ لوگ تھے۔۔۔ اسے زبردستی لے جایا جا رہا تھا۔۔۔

وہ آہستگی سے اپنے ہی آپ بڑبڑانے لگا، یمن اچونکی

کچھ لوگ۔۔۔۔۔ پر کون؟

اس نے حیرت میں پوچھا

پتا نہیں۔۔۔ مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔ مجھے بس اپنی نناشہ چاہیے۔۔۔ کہاں
ہوگی وہ۔۔۔

اب ادیان صوفے سے اٹھتے ہوئے بے چینی سے بولا اسکے وجیہہ چہرے پر
زمانے بھر کی اذیت رقم تھیں

یمناکو اسے اس قدر بے بسی میں دیکھ تکلیف ہوئی تھی،

میں پولیس میں انفارم کرتا ہوں۔۔۔

وہ ہلکی آواز میں بولتے ہوئے فلیٹ سے نکلنے لگا

نہیں۔۔۔ پولیس تک خبر نہ ہی جائے تو بہتر ہے۔۔۔

اچانک یمنا کے تیزی میں بولنے پر ادیان کے قدم رکے

میرا مطلب پولیس کو ابھی نہ ہی بتائیں تو بہتر ہے کیونکہ طاہر علوی کی بیٹی کا
اچانک گمشدہ ہونا۔۔۔ بہت بڑی پروہلم کر بیٹ ہوگی۔۔۔ پہلے انکل کو بتانا
ہوگا۔۔۔

وہ سنجیدگی سے سبھی نظریات کو تول کر بولی

چلیں۔۔۔ پہلے علوی مینشن جانا ہوگا۔۔۔

ادیان کو یونہی ساکت کھڑا دیکھ کر یمنا نے جلدی سے کہا

آپ کو جہاں جانا ہے جائیں۔۔۔ میری نظر میں اس سے بڑی اور کوئی پروہلم
نہیں کہ میری بیوی اغواء ہوئی ہے۔۔۔ میں خود ڈھونڈوں گا اسے۔۔

اسے سختی سے کہہ کر ادیان فلیٹ سے نکلا تھا جبکہ لفظ "اغواء" پر یمناکا ذہن
اٹکا تھا، نتاشہ کا معصوم چہرہ آنکھوں میں گھوما تو وہ بے ساختہ سسکی۔

نہیں۔۔۔۔۔ وہ ٹھیک ہوگی۔۔

آہستہ سے یمناکے لب ہلے تھے۔



URDUNovelians



کمشنر نے اسے کال کر کے آفس میں آنے کا کہا تھا، اور اب وہ اسی کے انتظار
میں بیٹھے تھے تبھی ناب گھماتے ہوئے کوئی اندر داخل ہوا، انداز ایسا تھا جیسے

اپنا ہی آفس ہو، بنا اجازت لیے وہ اندر آیا تھا اور انکے سامنے رکھی چئیر چھوڑ
کر ہمیشہ کی طرح آفس میں کونے پر رکھے صوفے پر وہ بیٹھا تھا،

تم نے کیوں کیا یہ؟

انہوں نے تھوڑا سختی سے اس سے استفسار کیا

کیا کیا میں نے۔۔۔

الٹا انجان لہجے میں اس نے سوال کیا اور دونوں بازوؤں کو صوفے کی پشت پر

پھیلا لیا

جیسے تم تو جانتے ہی نہیں کہ تم نے کیا کیا۔۔۔ طاہر علوی کی بیٹی کو کیوں پکڑا
تم نے؟

اسکے انجان بننے پر وہ برہم ہوئے

سمپل۔۔۔ کیونکہ میری نظر میں وہ واحد سسپیکٹ ہے جو طاہر علوی کے
بہت قریب ہے۔۔۔ اینڈ آئی نو۔۔۔ اس کے ذریعے مجھے کافی معلومات
بھی مل سکتی ہیں طاہر علوی کے خلاف۔۔۔ کیوں کہ وہ باہر سے معصوم دیکھنے
والی لڑکی اندر سے بہت ہی شاطر ہے۔۔۔

بولتے ہوئے آخر میں اسکا لہجہ خود بخود کڑوا ہوا تھا

اور میں نے تمہاری بات پر یقین کر لیا۔۔۔۔ سنو میں اچھے سے جانتا ہوں کہ تم نے طاہر علوی کی بیٹی کو معلومات حاصل کرنے کے لیے قید نہیں کیا بلکہ تم نے اسے ٹور چر کر کے طاہر علوی کو تڑپانے کے لیے قید کیا ہے۔۔۔۔ وہ اب صوفے پر تھوڑا جھک کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولے تھے جس پر وہ تمسخر زدہ سا مسکرایا

آپ سے بہتر مجھے کون جان سکتا ہے انکل۔۔۔

اسکے استہزاء انداز میں کہنے پر کمشنر کی پیشانی پر بل پڑے

URDUNovelians

نہیں۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ میں بھی تمہیں آج تک نہیں جان پایا۔۔۔ کب کیا کر دو کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔۔ دیکھو بیٹا تمہاری ماں اور بہن کے ساتھ طاہر

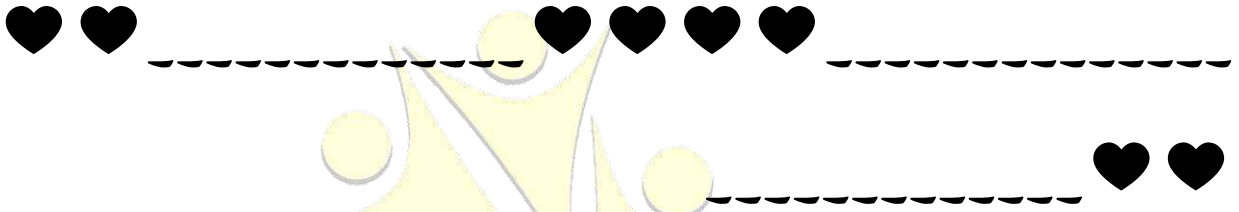
علوی نے جو کیا اسکی سزا تم اُسے دو۔۔۔۔۔ پر اسکی بے قصور بیٹی کو کیوں بلی کا
بکرا بنارہے ہو۔۔۔۔۔

اسکے پاس بیٹھتے ہوئے انہوں نے اسے تحمل سے سمجھایا تو اس نے اپنی سرخ
ہوتی آنکھوں سے اپنے برابر میں انہیں دیکھا

وہ۔۔۔۔۔ لڑکی۔۔۔۔۔ بے قصور۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ اور اگر وہ
لوگ۔۔۔۔۔ میری۔۔۔۔۔ ماں اور۔۔۔۔۔ بہن کے ساتھ۔۔۔۔۔ اس وقت
اتنی حیوانیت برت۔۔۔۔۔ سکتے تھے۔۔۔۔۔ تو پھر۔۔۔۔۔ میں تو درندہ ہو۔۔۔۔۔ جو
اس لڑکی کو تڑپانے کے لیے خود تڑپ رہا ہوں۔۔۔۔۔

ٹھہر ٹھہر کر وہ زہر خندہ لہجے میں بہت اذیت سے غرایا، ساتھ ہی جھٹکے سے
اٹھ کر تیز قدم اٹھاتا ہوا انکے آفس سے نکلا تھا۔

کمشنر نے اسکی پشت دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا



ادیان نے پولیس میں انفرم کیا جس سے یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر طرف پھیلی تھی، طاہر علوی کے پاس لا تعداد کالز آرہی تھیں مگر وہ ان سب کالز سے بے بہرہ ہو کر اپنے کمرے میں مسلسل پریشانی سے چکر لگا رہے تھے، یمناء ہی پر بیڈ پر بیٹھی تھی۔

URDUNovelians

تو ان لوگوں نے اب نتاشہ کو پکڑا ہے۔۔۔۔ میری اصلیت دنیا کے سامنے لانے کے لیے۔۔۔۔

وہ دائیں بائیں چکر لگاتے ہوئے تلخی سے بول رہے تھے

کن لوگوں نے؟

یمنانے ان سے پوچھا

وہ ایجنٹ۔۔۔۔۔ یہ لوگ کچھ بھی کریں گے میری اصلیت سامنے لانے کے
لیے پر میں بھی دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔ کیسے کامیاب ہونگے یہ لوگ اپنے پلین
میں۔۔۔۔۔

URDUNovelians

وہ دیوار پر لگی اپنی پروقار تصویر کو دیکھتے ہوئے بڑبڑائے

تبھی روم کا گیٹ نوک ہوا، اجازت دینے پر جب مقابل اندر داخل ہوا تو
اسے دیکھ طاہر علوی کے جبرے تنے تھے۔

تم۔۔۔

ادیان کو دیکھتے ہی انکے اندر تک کڑواہٹ گھلی جبکہ یمناسکے جھکے سر کو دیکھ
ادیان کی تھکی ہوئی حالت سمجھ رہی تھی۔

تمہیں میں نے کہا بھی تھا کہ نتاشہ کے ساتھ شادی کے بعد میرے مینشن
میں ہی رہو پر نہیں تم پر تو بھوت سوار تھا خود داری کا۔۔۔۔۔ اب
بولو۔۔۔ کہاں ہے میری بیٹی۔۔۔

قدم اٹھا کر اسکے پاس آتے ہوئے انہوں نے تڑخ کر پوچھا جس پر ادیان
نے لہو رنگ نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا، گرے آنکھوں میں واضح تکلیف اور
اذیت تھی

میں اپنی بیوی کو ڈھونڈ لوں گا انکل۔۔۔۔

اس نے دھیمے مگر پر یقین لہجے میں کہا

ہنہ۔۔۔ اوقات تو چار بندے خریدنے کی نہیں اور آئے ہو بولنے کہ میں
اپنی بیوی کو ڈھونڈ لوں گا۔۔۔ دیکھو ادیان نیازی۔۔۔ میں اپنی بیٹی کو جہاں
سے بھی چھڑوا کر لے تو آؤں گا پر اب وہ تمہارے ساتھ اس فلیٹ میں نہیں

رہے گی۔۔۔ اگر تم اب اسکا ساتھ چاہتے ہو تو اسکے آنے کے بعد یہی اسی
میشن میں رہو گے۔۔۔

طاہر علوی اب اسکی بکھری حالت دیکھ کر تھوڑا بہت لہجے کو سنبھال کر بولے

ادیان۔۔۔ آپ تھوڑا ریلیکس ہو جائیں۔۔۔ انکل ہے نا۔۔۔ وہ ڈھونڈ
لیں گے نتاشہ کو۔۔۔ آئیں میں آپ کو روم دکھا دوں۔۔۔
ادیان کا خراب حلیہ دیکھ یمنہا کو بے ساختہ اس پر ترس آیا تبھی وہ ہلکی آواز
میں بولی ساتھ ہی اٹھ کر روم سے نکلنے لگی

URDU Novelians

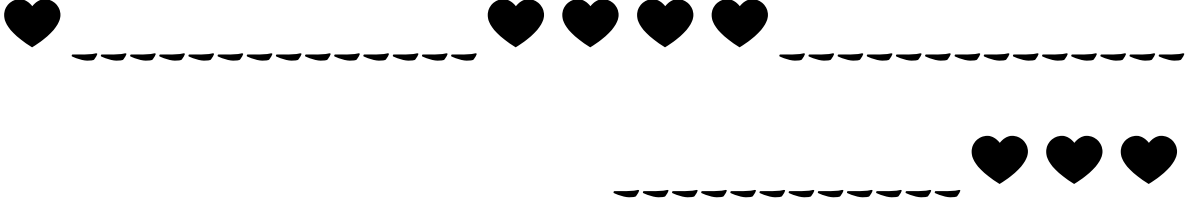
میری بیوی جب تک مجھے نہیں ملے گی تب تک میں ریلیکس نہیں رہوں گا
اور انکل۔۔۔ آپ نے اوقات کی بات کی ہے مجھ سے۔۔۔ اب میں

آپ سے حد کی بات کرتا ہوں۔۔۔ اپنی بیوی کو ڈھونڈنے کے لیے اب مجھے کسی بھی حد تک جانا پڑے میں جاؤں گا۔

وہ یمنہ کو بول کر آخر میں دانت پیستے ہوئے طاہر علوی سے کہنے لگا، بات کے اختتام پر وہ مڑا تھا اور تیز قدم اٹھاتا ہوا وہاں سے نکلا، طاہر علوی نے ناگواری سے اسکی پشت کو دیکھا

یمنہ۔۔۔ پتا کرواؤ ان لوگوں نے نتاشہ کو کہاں رکھا ہے۔۔۔ چاہے کچھ بھی ہو نتاشہ کو انکے چنگل سے نکلوانا ہی ہے۔۔۔ سن رہی ہونا تم۔۔۔

اسکے جانے کے بعد اب انہوں نے یمنہ سے کہا جس پر وہ اثبات میں سر تو ہلا گئی پر ذہن اسکا بھی ماؤف ہونے لگا تھا، دل میں بار بار یہ ورد جاری تھا کہ نتاشہ ٹھیک ہو۔



آج صبح ناشتے کے بعد سبھی لڑکیاں تھوڑا بہت آرام کے غرض نیچے ٹھنڈے
فرش پر لیٹی تھیں پر وہ چپ چاپ گم سم سی بیٹھی تھی، کل وہ لوگ روش
سمیت ان دو لڑکیوں کو لے کر گئے تھے اور اب تک انہیں نہیں لایا گیا
تھا، کل جو بھی ہوا اسکے ڈر سے ازہانے ابھی ناشتہ بھی نہیں کیا تھا،

اچانک اس نیم اندھیر جگہ پر تھوڑی روشنی ہوئی ساتھ ہی وہی مردانہ
آوازیں گونجی، سبھی لڑکیاں جلدی سے اٹھ کر بیٹھی تھیں، ازہا بھی گھبرا کر
خود میں سمٹی۔

یہیں پر پھینک دے۔۔۔

عجیب لو فرانہ آواز گونجی

ازہانے تھوڑا سراونچا کر کے دیکھا، گیٹ کھلا تھاتینوں لڑکیاں ان کے
کندھے پر الٹا لٹکی تھیں، پر کل کی طرح وہ اب چیخ نہیں رہی تھیں بلکہ ہوش
و حواس سے بیگانہ تھیں

تبھی ان لوگوں نے ایک ایک کر کے ان تینوں لڑکیوں کو زمین پر پٹختا پھر
ہاتھ جھاڑتے ہوئے وہاں سے نکلے پر جاتے جاتے گیٹ لاک کرنا نہ
بھولے۔

URDU Novelians

انکے جانے کے فوراً بعد ساری لڑکیاں ان تینوں کی طرف لپکیں، جن کی
حالت اس وقت قابلِ رحم ہو رہی تھی، ازہانے بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھ کر

انہیں ابھی ایسے ہی چھوڑ دو۔۔۔ رش مت کرو یہاں پر۔۔۔

ان میں سے ایک لڑکی نے جھک کر ان تینوں کے زندہ رہنے کی تصدیق کر کے سب سے بھگی آواز میں کہا

سبھی لڑکیاں ان تینوں کو دیکھ کر اپنے بارے میں سوچے پھر رونے لگی
تھیں، اس لڑکی کے کہنے پر سب ان تینوں سے تھوڑا دور دور ہو کر بیٹھ

گئیں، جبکہ ازہا ان تینوں کی حالت دیکھ ایک بار پھر وہی وردہ ہر آنے لگی، دل
بری طرح کانپ رہا تھا اب۔



تیز روشنی پڑنے پر اسکی ہیزل رنگ آنکھیں چندھیائیں تھیں، ذہن ابھی
بھی نیم غنودگی میں تھا، اس نے سر جھکا کر آہستہ سے اپنی آنکھیں
کھولیں، دھندلائی نظروں میں اسے نیچے ماربل نظر آیا، جو اسکے ننگے پیروں
میں ٹھنڈک کا احساس دلارہا تھا، سر اٹھا کر اس نے غائب دماغی سے ارد گرد
نظر دوڑائیں، پر ہر طرف صرف سفید دیوار نظر آئی، یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا
جو کسی بھی فرنیچر یا سامان سے پاک بلکل سادہ سفید رنگ کا تھا جس میں
روشنی کے لیے صرف ایک تیز بلب اوپر بیچ میں لگایا گیا تھا، اس نے اپنی بند
ہوتی آنکھوں کو مسل کر کھولنے کی کوشش کے تحت ہاتھوں کو آگے کرنا چاہا
پر یہ کیا، اسکے ہاتھ بندھے تھے، معائناتشہ کے تاریک ہوتے دماغ میں
بے ہوش ہونے سے پہلے کے سبھی مناظر کسی فلم کی طرح چلنے لگے، ادیان

کے جانے کے بعد فلیٹ میں کچھ لوگوں کا آنا، اسکا ادیان کو کال کرنا، ان لوگوں کا زبردستی اسے فلیٹ سے لے جانا پھر کار میں اسے چنچنے پر اسے انجیکشن لگانا۔

اب نتاشہ نے جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں، کمرے میں کوئی کھڑکی نہیں تھی صرف ایک گیٹ لگا تھا وہ بھی بند تھا، نتاشہ نے اٹھنا چاہا پر خود کو کسی چیز سے جکڑا محسوس کر کے اس کی نظر نیچے گئی، اسے ایک چیئر پر بیٹھا کر دونوں پیروں کو رسیوں سے باندھا گیا تھا وہی رسیاں پیروں سے ہوتے ہوئے پیچھے لا کر اسکے شانوں کو بھی باندھے ہوئے تھیں جبکہ ہاتھوں کو چیئر کے ساتھ ہتھکڑی لگائے رکھا تھا، خود کو مکمل جکڑا دیکھ نتاشہ کا دل بری طرح گھبرا ایا تھا۔

کوئی ہے۔۔۔

وہاں کسی کو نہ پا کر نناشہ زور سے چیخی تھی مگر انجیکشن کے زیر اثر اسکی آواز
بمشکل ہی نکلی۔

پلیز۔۔۔ مجھے نکالو۔۔۔ یہاں سے۔۔۔

اب وہ ان ہتھکڑیوں سے ہاتھ نکالنے کی کوشش کیے روتے ہوئے چیخنے
لگی، جیسے جیسے دوائی کا اثر زائل ہو رہا تھا اسکی آواز تھوڑی بڑھنے لگی تھی، اور
اب اس نے مسلسل چیخنا شروع کر دیا تبھی دھاڑ سے کمرے میں لگا وہ واحد
گیٹ کھلا تھا اور ایک عورت اندر داخل ہوئی تھی، یہ ان دونوں عورتوں میں
سے نہیں تھی پر ان سے عمر میں تھوڑی بڑی تھی۔

اے لڑکی، کیوں چیخ رہی ہو؟

اسنے نتاشہ کو گھورتے ہوئے پوچھا جس پر وہ اور رونے لگی

کون ہیں آپ لوگ۔۔۔ مجھے۔۔۔ کیوں لایا گیا۔۔۔

وہ بچکیوں کے دوران بولنے لگی تھی جب ہی اس عورت نے ایک زوردار
تھپڑ نتاشہ کے گال پر رسید کیا، بے ساختہ اسکے منہ سے چیخ نکلی، وہ تڑپ ہی
تو گئی تھی، اسے تو آج تک طاہر علوی نے ڈانٹا تک نہیں تھا مارنا تو دور کی بات
اور اب اس عورت کے بھاری ہاتھ کا تھپڑ نتاشہ کے گال کے ساتھ ساتھ
اسکا دماغ بھی سن کر گیا۔

اب اگر تم پھر چیخی لڑکی۔۔۔ تو اسی طرح کے دو تین تھپڑ اور لگاؤں
گی۔۔۔ اب چیخنا بند کرو اور چپ رہو بلکل۔۔۔

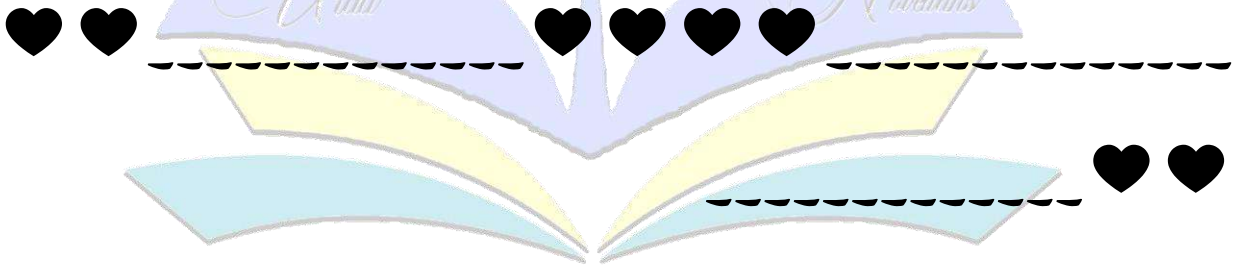
وہ سختی سے اسے تنبیہ کرتے ہوئے بولی جبکہ نتاشہ اسکے تھپڑ کے ڈر سے
اب دبی آواز میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی، اسے کچھ سمجھ میں نہیں
آ رہا تھا، دوسری طرف وہ عورت اسے یوں ہی روتا چھوڑ باہر نکل کر گیٹ بند
کر گئی تھی، رورو کر جب اسکا گلا سوکھنے لگا تب نتاشہ کو شدید پیاس لگی،

کوئی ہے؟ پ۔۔۔ پانی۔۔۔

اسکے لب ہلکے سے پھڑ پھڑائے

ایک تو پہلی ہی تھپڑ سے اسکے گال سنسنا رہے تھے اوپر سے اب پیاس سے
اسکی جان نکلنے لگی تھی، اچانک سب کچھ کیسے بدلا تھا، وہ تو ادیان کے ساتھ
ایک خوبصورت شام گزار کر آئی تھی، ادیان۔۔۔

اسکے نام پر دل میں ایک اور ٹیس اٹھی، اب تک تو ادیان کو پتا چل چکا ہو گا
اسکی گمشدگی کا، تو پھر کہاں تھا وہ، کاش کہ وہ ڈھونڈ لے اسے، طرح طرح کی
سوچوں کے جکڑ میں ایک بار پھر وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔



URDUNovelians

مِس ہما کو جب سے یہ پتا چلا تھا کہ طاہر علوی کی بیٹی کو اسی عمارت کے ایک
کمرے میں لا کر رکھا گیا ہے وہ تب سے بے چین تھیں اس سے ملنے کے

لیے، کچھ طاہر علوی کی معلومات حاصل کرنی تھی تو کچھ اپنی چھوٹی بہن کی وجہ سے کہ وہ طاہر علوی کی قید میں تھی باقی اور معصوم لڑکیوں سمیت، انکے دل میں شدت سے خواہش ابھری تھی اس لڑکی کو ٹور چر کر کے طاہر علوی کو بھی اسی طرح تکلیف دینے کی جیسے وہ اب تک کتنے ہی گھرانوں کی لڑکیاں سمگل کر کے ان لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہے،

تیمور۔۔۔

تیمور کو کمرے میں آتا دیکھ انہوں نے اسے پکارا تو وہ انکی طرف متوجہ ہوا

URDUNovelians

کیا میں اس لڑکی سے مل سکتی ہوں۔۔۔۔ آئی مین کیا اس کو ریمانڈ پر رکھ کر کچھ انفورمیشن کلیکٹ کرنی ہے؟

انہوں نے تحمل اختیار کرتے ہوئے تیمور سے پوچھا جس پر وہ چند پل انہیں
دیکھتا رہا۔

نو۔۔۔ مس ہما۔۔۔ دراصل ابھی سر نے کوئی آرڈر نہیں دیا اور جب تک سر
نہیں کہتے۔۔۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔

انکی بے چینی وہ بھی نوٹ کر رہا تھا اسی لیے سچویشن سنبھالنے کے لیے بول
ہی رہا تھا کہ اسکا فون رنگ کرنے لگا

URDU Novelians

ہیلو سر۔۔۔

اسکی کال دیکھتے ہی تیمور نے بات ادھوری چھوڑ کر کال ریسیو کی

کچھ انفورمیشن ملی؟

مخصوص سرد لہجے میں پوچھا گیا جس پر تیمور گڑبڑایا

نوسر۔۔۔ میں تو آپ کی پر میشن کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔

وہ بوکھلایا تھا

مطلب جب تک میں نہیں کہوں گاتب تک تم لوگ کچھ نہیں کرو
گے۔۔۔۔

URDUNovelians

اس بار اس نے سختی سے کہا تو تیمور نے چہرہ بگاڑا

سر۔۔۔۔ پر۔۔۔۔

اب جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔۔۔ سب سے پہلے تم اس لڑکی سے علوی کے
پر سنل لا کر کا پوچھو گے۔۔۔ میں پھر کال کروں تو لا کر کا پتہ معلوم ہونا
چاہیے تمہیں۔۔۔ اس دیٹ کلئیر۔۔۔

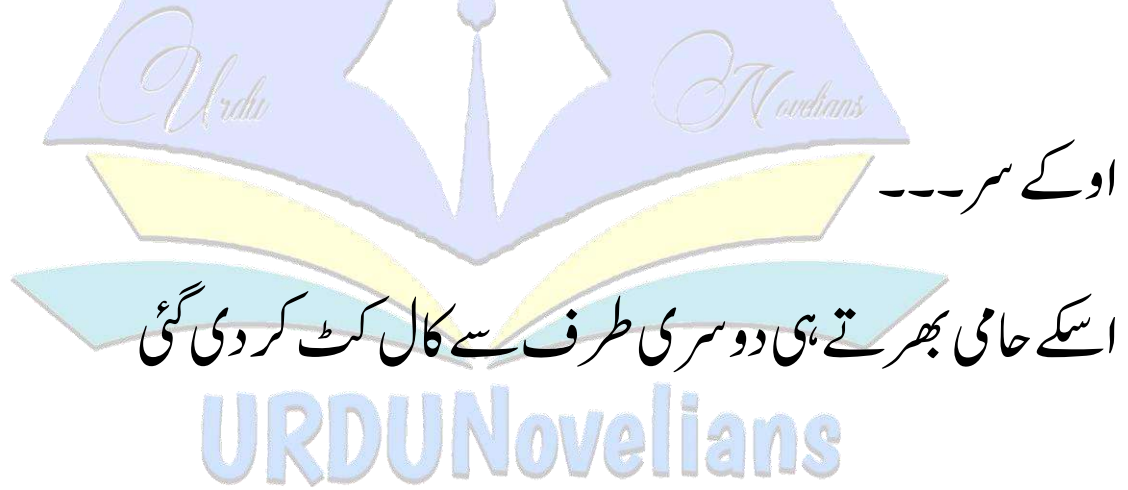
تیمور کی بات کاٹتے ہوئے اس نے دھیمے لہجے میں اسے ہدایات دیں جس پر
تیمور کا منہ بنا

پر سر۔۔۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ نہ بتائے تو کیا کریں۔۔۔

تیمور نے مس ہما کا اشارہ سمجھتے ہوئے اس سے پوچھا

سمپل۔۔۔ ٹورچر سیل میں لے جانا۔۔۔ اب چاہے جو بھی کرو اسکے ساتھ
پر لا کر کا پتہ معلوم کرو۔۔۔

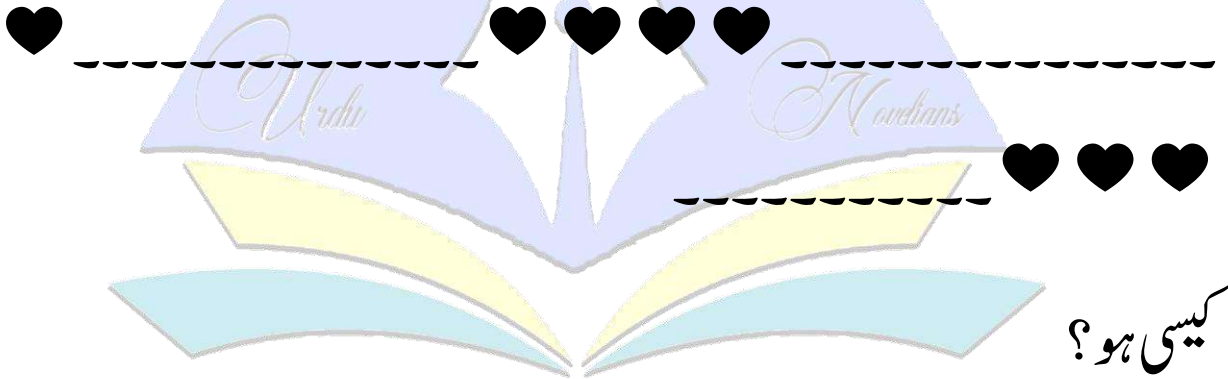
اسکی اجازت پر تیمور نے ایک نظر مس ہما کو دیکھا جن کے چہرے پر اب
پہلے کی طرح بے چینی نہیں تھی بلکہ طنزیہ مسکراہٹ تھی، صاف واضح تھا کہ
کی بات سن چکی ہیں۔ "Z" وہ



او کے سر۔۔۔
اسکے حامی بھرتے ہی دوسری طرف سے کال کٹ کر دی گئی
میں جاؤں تیمور۔۔۔ اب تو سر کی اجازت بھی مل چکی ہے۔۔۔
تیمور کے فون جیب میں رکھنے پر انہوں نے کہا

طاہر علوی اپنا پر سنل لا کر کہاں پر رکھتا ہے۔۔۔۔۔ یہ آج رات تک پتا کر کے
بتائیں۔۔۔

وہ ہلکے لہجے میں بولا تھا جس پر مس ہما اثبات میں سر ہلا کر روم سے باہر نکل
گئیں



کیسی ہو؟

ازہانے روش سے پوچھا جس پر اس نے خالی نظروں سے ازہا کو دیکھا
ان تینوں کو ہوش آئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا، دو لڑکیوں کا تو رو کر برا حال
ہو رہا تھا باقی لڑکیاں انہیں سنبھالنے کے ساتھ خود بھی روئے جا رہی تھیں

جبکہ روش دیوار سے ٹیک لگائے جب سے خاموش بیٹھی تھی، تبھی اڑھا اسکے پاس آکر بیٹھی۔

وہ۔۔۔ لوگ۔۔۔ جانور ہیں۔۔۔ یا شاید۔۔۔ جانور۔۔۔ سے
بھی۔۔۔ بدتر۔۔۔ نہیں۔۔۔ بخشتا۔۔۔ تینوں نے۔۔۔ نہیں بخشتا۔۔۔
کچھ دیر بعد روش رک رک کر آہستگی سے اسے بتانے لگی، بے ساختہ اڑھا کا
دل کانپا تھا۔

میں تو انکے شر سے بچ نہیں پائی۔۔۔ پر دعا کرتی ہوں اڑھا۔۔۔ کہ تم بچ
جاؤ۔۔۔

وہ اذیت بھرے لہجے میں بول رہی تھی

میرا رب مجھے ضرور ایک موقع دے گا۔۔۔

اسکی بات سے ازاں بہت بری طرح ڈری تھی تبھی خود کو دلا سے دیتے ہوئے
بولی ایک دفعہ حوس کا شکار بن کر وہ پہلے ہی بہت ٹوٹ چکی تھی، اپنی بات
بول کر وہ روش کے پاس سے اٹھ کر دوسری طرف چلی گئی۔

آمین۔۔۔

روش نے اسکی پشت دیکھ کر کہا ساتھ ہی اذیت سے آنکھیں میچ لیں۔



کسی کی آواز کانوں میں پڑنے سے اس نے غنودگی میں ہی اپنی آنکھیں نیم وا کیں، دھندلائی نظروں میں اسے کوئی اپنے بالکل سامنے کھڑا کسی سے بات کرتا دکھاتا تھا۔

مس ہما۔۔۔ اسے ہوش آگیا۔۔۔
مس ہما کے ساتھ کھڑی اس لیڈی افسر نے نتاشہ کو آنکھیں کھولتے دیکھ جلدی سے کہا

URDU Novelians

پیپا۔۔۔ پانی۔۔۔

اسے حلق میں کانٹے چبھتے محسوس ہوئے تبھی ہلکی آواز میں وہ بڑبڑائی جس پر مس ہمانے مقابل کھڑی لیڈی افسر کو اشارہ کیا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر باہر گئی پھر کچھ دیر بعد آئی تو اس کے ہاتھ میں پانی کا گلاس تھا۔

اب تم جاؤ۔۔۔

اس سے گلاس لے کر انہوں نے کہا

اس لیڈی افسر کے جانے کے بعد مس ہمانے نتاشہ کو دیکھا جواب تک کچھ بڑبڑا رہی تھی،

پانی چاہیے۔۔۔

لہجے کو ہمدردانہ بنا کر انہوں نے پوچھا تو نتاشہ نے نظر اٹھا کر انہیں
دیکھا، انکے ہاتھ میں پانی دیکھ کر اس نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا

لو پی لو۔۔۔

وہ پانی کا گلاس آگے کیے بولیں

اب نتاشہ نے بے بسی سے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو کہ یونہی چیئر سے ہتھکڑی
کے ذریعے بندھے تھے، پھر آنسو پیتی ہوئی وہ پیاس کے باعث بہت کوشش
کے بعد بمشکل آگے ہوئی اور انکے ہاتھ میں تھامے گلاس کی طرف منہ
کرنے لگی مگر تبھی مس ہمانے گلاس میں بھرا پانی اسکے لبوں پر لگایا وہ ابھی
پانی پیتی ہی کہ انہوں نے وہ گلاس پورا اسکے منہ پر الٹ دیا، یوں پانی نتاشہ
کے منہ سمیت اسکی ناک میں بھی چلا گیا، اس نے تڑپ کر اپنا چہرہ پیچھے کیا

تھا، ساتھ ہی بری طرح کھانسنے لگی، کھانستے ہوئے اسکا چہرہ سرخ ہونے لگا
جبکہ مس ہما اب گلاس وہیں زمین پر رکھی مطمئن سی ہو کر اسے دیکھ رہی
تھیں۔

پی لیا پانی۔۔۔

انکے سوال پر نتاشہ نے سرخ ہوتی آنکھیں اٹھا کر انہیں دیکھا، اسکا دل کیا تھا
چیخ چیخ کر پوچھے کہ آخر کیوں اسکے ساتھ یہ سب ہو رہا تھا پر پچھلی بار کا تھپڑ
سوچ کر ہی وہ چپ تھی۔

URDUNovelians

اب ایک سوال پوچھوں گی تم سے۔۔۔۔ فوراً جواب دو۔۔۔

اب انہوں نے چیئر کے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے تھوڑا جھک کر
اس سے کہا

ج۔۔۔ مجھے۔۔۔ کیوں۔۔۔ لایا۔۔۔ گیا ہے۔۔۔ یہاں۔۔۔ پلیز
مجھے۔۔۔ بتادیں۔۔۔

وہ بھیگی آواز میں مس ہما سے پوچھنے لگی پراگے ہی پل اسکا سر چکرایا جب انکا
ہاتھ نتاشہ کے گال پر پڑا

میری بات غور سے سنو۔۔۔ صرف جواب دو گی اب تم۔۔۔ کوئی سوال
کیا تو ساتھ ہی ایک اور تھپڑ لگے گا گال پر۔۔۔

اسکا سرخ چہرہ اپنے ہاتھوں میں دبو چتے ہوئے انہوں نے سختی سے کہا تو
نتاشہ ہچکیاں رو کے اثبات میں سر ہلانے لگی،

تمہارے باپ یعنی کہ طاہر علوی۔۔۔ انکے پاس ایک لاکر ہے جس کے
بارے میں انہوں نے تمہارے علاوہ اور کسی کو نہیں بتایا۔۔۔ بتاؤ وہ لو کر
کہاں ہے۔۔۔

اسے لب دبائے ہچکیاں روکنے کی کوشش کرتے دیکھ ہمارے سنجیدگی سے
پوچھا تو وہ نا سمجھی سے ہمارا دیکھنے لگی، طاہر علوی کا وہ لاکر جس کے بارے میں
انہوں نے صرف اسے بتایا تھا وہ تو اسے پتا تھا کہ کہاں پر ہے لیکن اس لاکر
کے بارے میں وہ لوگ کیوں پوچھ رہے تھے یہ بات نتاشہ کو پریشان کر گئی،

جلدی بتاؤ۔۔۔

اسے چپ دیکھ وہ بلند آواز میں بولیں

پ۔۔۔ پتانہ۔۔۔

وہ انکار کرتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی تبھی ہمانے اسکے الفاظ مکمل
ہونے سے پہلے ہی ایک اور تھپڑ اسکے نرم گال پر مارا، اب کے نتاشہ اپنی
آواز پر قابو نہ رکھ پائی اور چیخ کر روئی تھی، گال بری طرح جلنے لگے
تھے، منہ میں اسکے خون کا ذائقہ گھلا جبکہ ہونٹ کے کناروں پر گیلی لکیر سی
محسوس ہوئی تھی۔

جھوٹ نہیں۔۔۔ جلدی بتاؤ کہاں ہے لا کر۔۔۔

وہ انگلی سے وارننگ دیتے ہوئے بولی

روتے روتے نتاشہ کا حال برا ہو گیا تھا وہ ہچکیوں کے زد میں پھر سر نفی میں
ہلانے لگی پر اگلے ہی پل اسکی زوردار چیخ فضا میں بلند ہوئی جب ہمانے اسکے
برہنہ ٹھنڈے پیر پر اپنے شوز رکھ کر ان پر دباؤ ڈالا،

ویسے جتنی معصوم دکھتی ہو اتنی ہو تو نہیں۔۔۔۔۔ اندر سے کتنی شاطر ہو مجھے
سب معلوم ہے۔۔۔ آخر کو اس طاہر علوی کی اکلوتی بیٹی جو ٹھہری۔۔۔

ہما کو بے ساختہ اپنی کم عمر چھوٹی بہن یاد آئی جو اب طاہر علوی کی قید میں تھی
تبھی وہ نتاشہ کا منہ دبوچے تلخی سے بولی، جس پر وہ اذیت سے آنکھیں میچ
گئی، پر جب ہما اپنے شوز کے نیچے اسکے ننگے پیر کو تقریباً کچلنے کے لیے رگڑنے
لگی تب نتاشہ سے برداشت نہیں ہو پایا۔

می۔۔۔ میں۔۔۔ بتا رہی ہوں۔۔۔ پلیز۔۔۔ میرا۔۔۔ پ۔۔۔ پیر۔۔۔ آااا
وہ سختی سے آنکھیں میچے بلند آواز میں بولی جس پر ہمارے شوز کا دباؤ اس کے پیر
پر کم کیا

وہ۔۔۔ پاپا کالو۔۔۔ لو کر۔۔۔ انکے۔۔۔ آف۔۔۔ آفس میں ہے۔۔۔
وہ ہمارے کو دیکھ کر بتانے لگی

URDUNovelians

آفس میں کہاں؟

اس نے پھر پوچھا

گیٹ کے پی۔۔۔ پیچھے۔۔۔ دیوار پر۔۔۔ ایک بلاک وائس والپیپر لگا
ہے۔۔۔ تیسرے۔۔۔ ڈیزا۔۔۔ ڈیزائن والے۔۔۔ بلاک
کے۔۔۔ پیچھے۔۔۔

پیروں پر سے ہمارے شوز ہٹے تو وہ اور جلدی جلدی بتانے لگی

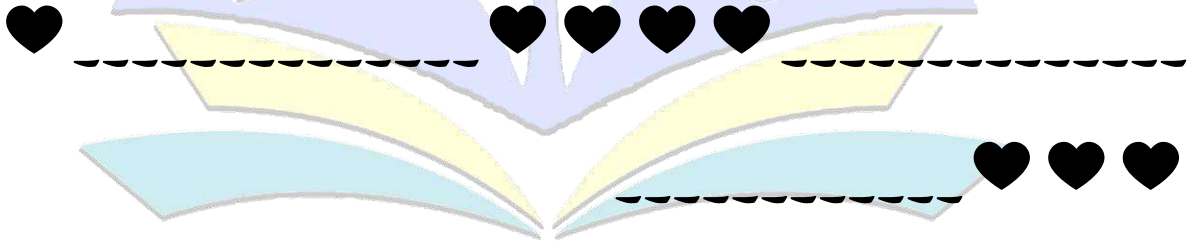
اسکی بتائی ہوئی جگہ پر ہمارے ہلکے سے اثبات میں سر ہلایا پھر تمسخر سے
مسکرائی

بہت کر لی عیاشی۔۔۔ طاہر علوی۔۔۔ اب نہ عزت نیلام کی ہم نے تمہاری
بھرے شہر میں۔۔۔

وہ طنزیہ انداز میں بڑبڑائی

میرے پاپا۔۔۔ عیاش نہی۔۔ نہیں۔۔۔

اپنے باپ کے بارے میں ایسے لفظ سننا سننا نے نظریں جھکائے ہکلا کر کہنا
چاہا پر پھر ایک اور بار ہما کے ہاتھ کا تھپڑ اسکے ہوش اڑا گیا، اب کی بار وہ چیخی
تھی پر ساتھ ہی اپنے ہوش کھو گئی، ہمانے اسکے بے ہوش وجود کو تحقیر سے
دیکھا پھر ہنکارا بھرتے ہوئے وہاں سے نکل گئی۔



رات کو روڈ پر تیز رفتاری سے بہت سی گاڑیاں اپنے راستے پر رواں دواں
تھی پر انہی کے بیچ وہ ایک کنارے پر کھڑا تھا، اسکے وجیہہ چہرے پر زمانے
بھر کا کرب تھا، جو اتنی گاڑیوں کے شور پر بھی اسکے اندر خالی ہونے کا

احساس دلاتا، بہت سی سوچیں اسکے دماغ میں چل رہی تھیں، پر ان سوچوں کا ارتکا ز اسکے کان پر مسلسل ہوتی ہارن سے ٹوٹا، ادیان نے گردن موڑ کر دیکھا سامنے ایک کار کھڑی تھی جس میں بیٹھی یمینا سے اشارے سے بلار ہی تھی، وہ دھیمے قدم اٹھاتا ہوا اسکی کار تک گیا۔

آپ اندر آجائیں ادیان۔۔۔ اتنی سردی میں روڈ پر یوں کھڑے رہنا صحیح نہیں۔۔۔

وہ اسے دیکھ کر فکر مندی سے گویا ہوئی

URDU Novelians

جب اندر ایک طوفان برپا ہوتا ہے۔۔۔ تو یہ سردی بھی گرمی سی لگتی ہے۔۔۔ اثر ہی نہیں ہوتی۔۔۔

وہ زخمی لہجے میں بولا ساتھ ہی اپنی سرخ آنکھیں پھیریں

دیکھیں ادیان نتاشہ ضرور مل جائے گی۔۔۔ آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔

اسکے تکلیف دہ لہجے پر یمنانے دلا سہ دیتے ہوئے کہا

میں جانتا ہوں وہ مل جائے گی پر پتا نہیں کیوں۔۔۔ لگتا ہے جب وہ آئے گی

اس وقت ادیان نیازی نہیں ہو گا۔۔۔

ادیان کے کھوئے ہوئے لہجے پر یمنانچونکی

URDUNovelians

ایسی باتیں نہ کریں ادیان۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ آپ فلحال

ابھی اندر آئیں۔۔۔

جلدی سے بات کو کور آپ کر کے یمنانے اسے پھر اندر بلایا

میں ٹھیک ہوں یہیں۔۔۔

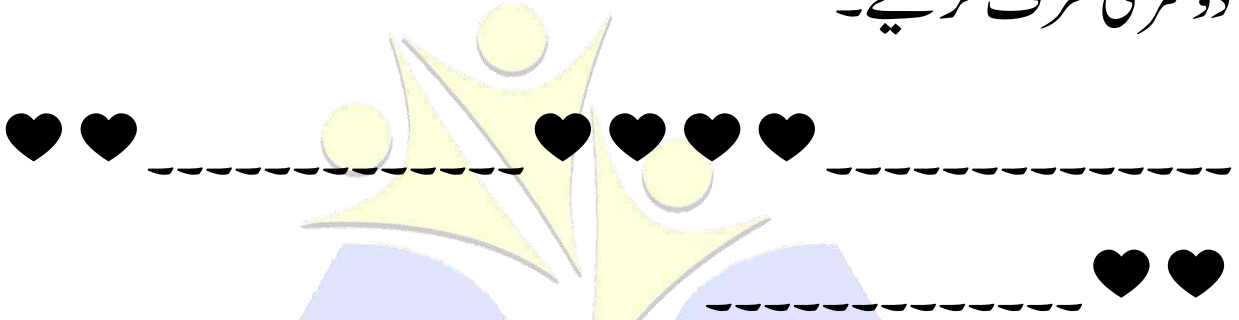
اسے یہ بات کہہ کر ادیان نے اپنے قدم پیچھے لیے

پر ادیان آپ۔۔۔

پلیز۔۔۔ میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔۔۔

اسکا لہجہ عجیب تکلیف سے بھرا تھا کہ یمننا چاہ کر بھی اور کچھ نہ کہہ پائی تبھی
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھاتے وہاں سے چلی گئی، اسکی دور
جاتی کار پر سے نظر ہٹا کر ادیان نے واپس روڈ پر نظر جمائی مگر تھوڑے ہی

دور کھڑی ایک بلیک کلر کی کار میں اسے زین بیٹھا نظر آیا جسکی استہزیہ
نظریں ادیان پر ہی تھیں، اسے دیکھ ادیان نے ناگواری سے نگاہ پھیر کر قدم
دوسری طرف کر لیے۔



آدھی رات کو وہ طاہر علوی کے آفس میں آیا تھا جہاں پر اس وقت بھی کچھ
گارڈز بمعہ اسلحہ مُسلط تھے پر اسے افسوس ہوا کہ ایسے گارڈز پر جو مکمل دل
جمعی سے اپنی ڈیوٹی پر لگے ہوئے تو تھے لیکن انکے پیچھے ایک مشکوک انسان
اندر داخل ہوا جسکی انہیں بھنک ہی نہ پڑ پائی،

"جیسا نکما مالک۔۔۔۔۔ ویسے نوکر۔۔۔۔۔"

تمسخر لہجے میں وہ بڑبڑایا پھر ایک بار اپنے چہرے پر لگائے ماسک پر ہاتھ رکھ کر جب وہ مطمئن ہوا تو اندھیرے میں ہی طاہر علوی کا آفس ڈھونڈنے لگا، نقشہ دیکھنے کے باعث اسے زیادہ پریشانی نہ ہوئی اور جلد ہی وہ اسکے آفس کا گیٹ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا، تیمور کے کہے کے مطابق اس نے گیٹ بند کر کے عین اسکے پیچھے دیکھا جہاں بلاک وائس والپیپر لگے تھے، وہ آہستگی سے ان پر ہاتھ پھیرنے لگا پھر نیچے والے بلاک پر ہلکا سا دباؤ ڈالا تو وہ پیچھے سر کا ساتھ ہی پورے آفس میں تیز آواز میں سائرن بجاتا تھا، سائرن کی آواز پر جہاں سارے گارڈز الرٹ ہوتے ہوئے ہر طرف بھاگ دوڑ رہے تھے وہی دوسری طرف وہ زہریلے انداز میں ہنسنے لگا۔

"بچوں کا کھیل کھیلتا ہے یہ علوی۔۔۔"

طنزیہ مسکراہٹ لیے بولتے ہوئے اس نے جھٹکے سے وہ بلاک پکڑ کر نیچے
"Z" گرایا، اندر بالکل سامنے ایک بیگ رکھا تھا، وہ بیگ اٹھاتے ہوئے ابھی
مڑا ہی تھا کہ ایک گارڈ طاہر علوی کے آفس میں انٹر ہوا،

گیٹ کے پیچھے سے نکل کر اس نے ایک نظر گارڈ کو دیکھا، لمحے کے ہزارویں
نے طاہر علوی کی ٹیبیل "Z" حصے میں جہاں گارڈ نے اپنی پوسٹ لوڈ کی وہیں
پر پڑا پیرویت پھرتی سے اٹھاتے ہوئے اسکے سر پر دے مارا، پھر اسکے
سنجھلنے سے پہلے ہی وہاں سے نکلا۔

URDUNovelians

باقی گارڈ کی نظروں سے بچتے ہوئے وہ نکلا تھا، ابھی وہ مین گیٹ سے نکل ہی
رہا تھا تب ایک اور گارڈ نے پیچھے سے اسے دبوچا، اسکے ایک ہاتھ کو خود پکڑ

نے دوسرے ہاتھ سے اپنی پینٹ کی پچھلی جیب میں رکھی کیل "Z" کر نکالی پھر اس گارڈ کا وہ ہاتھ مروڑ کر آگے کرتے ہوئے کیل اسکی ایک آنکھ میں گھونپی، گارڈ کی دلخراش چیخ پر دوسرے سبھی گارڈ باہر کی طرف متوجہ اس چیختے ہوئے گارڈ کو زمین پر پھینک کر بیگ لیے وہاں "Z" ہوئے جبکہ سے نکلا۔



دوسرے دن صبح طاہر علوی آفس میں کھڑے سبھی گارڈ سے جواب طلب کرنے کے چکر میں ان پر دھاڑ رہے تھے تب یمنانکے آفس میں آئی

ریلکس ہو جائیں۔

اس نے طاہر علوی کو اتنے غصے میں دیکھ کہا ساتھ ہی گارڈز کو اشارہ کیا جس پر وہ لوگ سر جھکائے آفس سے نکلے، اسے بھی یہ خبر ابھی ملی کہ رات کو کوئی چور طاہر علوی کے آفس میں آیا تھا پر اب وہ گمشدہ چیز کے بارے میں ان سے جاننے آئی تھی۔

کیا چوری ہوا ہے؟

اس نے طاہر علوی سے پوچھا جواب سر پکڑے آفس میں رکھے گئے صوفے پر بیٹھے تھے۔

میری قسمت ہی ابھی خراب چل رہی ہے۔۔۔۔ پہلے نتاشہ کا
انغواء۔۔۔۔ اور اب وہ لا کر۔۔۔۔ اس بیگ میں میرا لا کر تھا۔۔۔۔ اگر وہ
کھول لیا گیا تو میرا پورا بزنس برباد ہو جائے گا۔۔۔۔ میں بدنام ہو جاؤں
گا۔۔۔۔

وہ مسلسل سر جکڑے نفی میں ہلاتے ہوئے بول رہے تھے، جبکہ یمنابھی اب
منہ پر ہاتھ رکھے انکے برابر میں بیٹھی تھی، وہ سچ ہی تو کہہ رہے تھے، اس
لا کر میں ہی تو ان لوگوں کا اصلی چہرہ چھپا تھا،

یہ کوئی ایجنٹ نہیں ہے۔۔۔۔ ضرور کوئی اپنا ذاتی بدلہ لے رہا
ہے۔۔۔۔ کیونکہ ایجنٹ اتنی اندر تک تو نہیں گھس سکتے۔۔۔۔

چند پل بعد وہ کچھ سوچتے ہوئے بولے

کون بدلہ لے رہا ہے؟

یمنانے انکی طرف دیکھ کر کہا

کتنی ہی لسٹ ہے ان لوگوں کی جنگی میں نے زندگیاں برباد کی ہیں۔۔۔ اب
ان میں سے کون ہو سکتا ہے۔۔۔

یمنان کو تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا پر اندر ہی اندر وہ یہ سب سوچ رہے
تھے۔

URDU Novelians



سراب اسکا پاسورڈ کیا ہو گا۔۔۔

تیمور نے بے زاریت سے پوچھا

ابھی وہ اُسی عمارت میں بنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا، بیگ کے اندر سے ایک
سادہ سالاکر نکلا تھا پر اس کو کھولنے کے لیے ایک پاسور ڈلگا تھا، تیمور اسی کے
برابر میں کھڑا تھا، وہ کافی خوش تھا اپنے مشن کی پہلی کامیابی پر لیکن اب لا کر
پر پاسور ڈلگا دیکھ وہ اچھا خاصا چڑچکا تھا۔

یہ تو ہماری مہمان بتائیں گی۔۔۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح اس نے لا کر کا
پتہ بتایا تھا۔۔۔۔

لبوں پر استہزیہ مسکان سجائے اس نے کہا جس پر تیمور نے اس کے چہرے پر
لگے ماسک کو دیکھا

آفیسر ہما کو بولو۔۔۔ اس سے پاسورڈ پوچھے۔۔۔

مستقل لا کر کو دیکھتے ہوئے اس نے کہا

اوکے سر۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔

تیمور بولتے ہوئے وہاں سے نکلنے لگا مگر اگلے ہی پل اسکی سرد آواز پر اپنے
قدم روک گیا

URDUNovelians

جی سر۔۔۔

اس نے تابعداری سے کہا

وہ لڑکی اتنی آسانی سے تو پاسور ڈبتائے گی نہیں۔۔۔۔۔ تو ایسا کرو کہ اسکے شوہر۔۔۔۔۔ ادیان نیازی۔۔۔۔۔ اسے بھی اٹھالے آؤ یہاں پر۔۔۔۔۔ پہلے اسکی تھوڑی خاطر توازہ کرنا پھر اس لڑکی کو سر پر اتڑ دینا۔۔۔۔۔ اگر اسے دیکھ کر بھی وہ لڑکی پاسور ڈنہ بتائے تو۔۔۔۔۔

بولتے بولتے وہ کسی گہری سوچ کے زد میں رکا تھا

تو پھر سر ہم اسکے شوہر کو چھوڑ دیں گے اور اس لڑکی کو مس ہما کے حوالے کر دیں گے۔۔۔۔۔ کیونکہ مجھے یقین ہے وہ اگلا ہی لیں گی پاسور ڈ۔۔۔۔۔

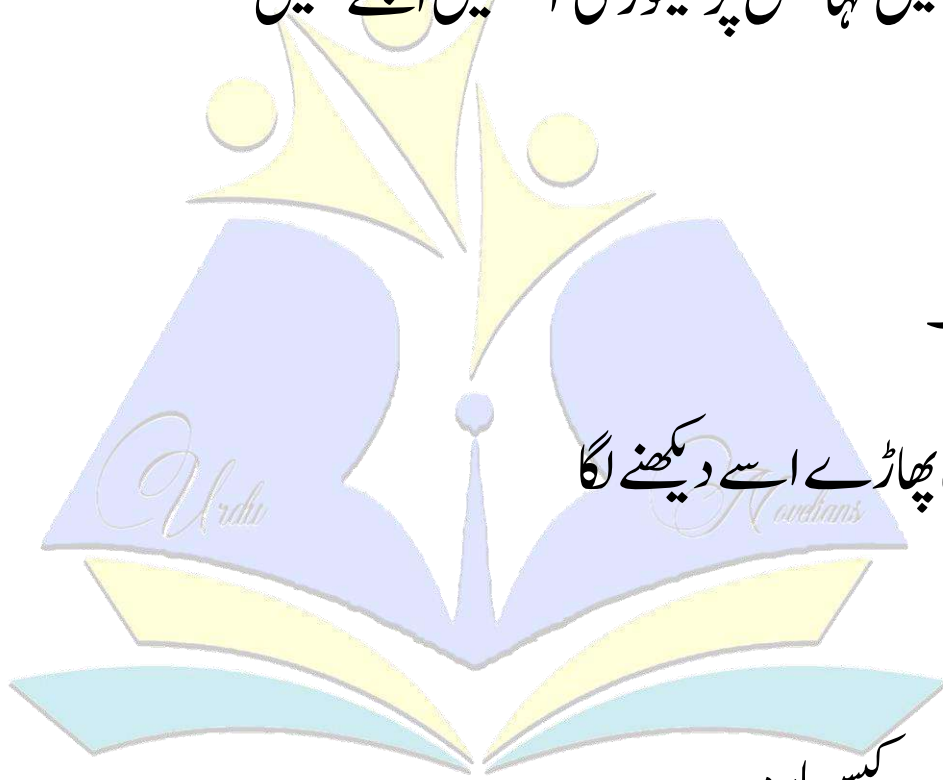
تیمور اپنی ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آگے بولا

اسکے شوہر کو شوٹ کر دینا۔۔۔

تیمور کی بات ان سنی کرتے ہوئے آنکھوں میں بر فیلا تاثر لیے اس نے
سپاٹ لہجے میں کہا جس پر تیمور کی آنکھیں ابلنے لگیں

میں۔۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا



URDUNovelians

سسسر۔۔۔۔ کیسے مار د۔۔۔۔
کی سرد آنکھیں دیکھ کر ہی گنگ ہوئے، اثبات میں سر "Z" اسکے باقی الفاظ
ہلاتا ہوا وہ وہاں سے نکلا اسکے جانے کے بعد وہ آنکھیں موندے چٹیر سے
ٹیک لگا گیا۔

مس ہما کی جگہ وہ خود آیا تھا ناشہ سے پاسور ڈپو چھنے، کیونکہ پہلے ہی اسکی خراب حالت دیکھ تیمور کو کہی نہ کہی کچھ عجیب لگا، اسے ڈر تھا کہ کہیں اس بار پاسور ڈپو چھنے کے چکر میں مس ہما سے مار ہی نہ ڈالیں۔

اسکے سامنے کھڑے تیمور نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں لیے پانی کے گلاس کو دیکھا پھر اسے جو بے ہوش سی چیئر پر گردن لڑھکائے پرسوں سے اسی حالت میں بھو کی پیاسی تھی، اس نے مٹھی میں تھوڑا سا پانی لے کر ناشہ کے منہ پر ہلکے سے چھینٹے مارے جس پر وہ ہلکے سے آنکھیں میچ کر اپنا بھاری ہوتا سر تھوڑے پیچھے کر گئی، سر درد سے پھٹنے لگا تھا اسکا، پر ایک اور بار منہ پر پانی

کے چھینٹے پڑنے پر نتاشہ نے بمشکل آنکھیں کھولیں، شدید پیاس کے ساتھ
ساتھ اب اسے بھوک بھی لگنے لگی تھی۔

پانی۔۔۔

وہ پھر بڑبڑارئی جبکہ تیمور کچھ سوچتا ہوا اس کمرے سے نکلا پھر ایک لیڈی
افسر کو پہلے اسے کھانا کھلانے کا کہا، کافی دیر بعد جب وہ لیڈی افسر نتاشہ کو کھلا
پلا کر روم سے نکلی تب تیمور پھر روم میں گیا، اب وہ اسے پہلے سے کافی بہتر
لگ رہی تھی۔

URDUNovelians

ہو پ سو اب آپ ٹھیک ہونگی؟

نرم لہجے پر نتاشہ نے نظر اٹھا کر دیکھا سامنے ایک جوان لڑکا چہرے پر نرم
مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہا تھا

اب ایک چھوٹے سے سوال کا جواب دے دیں مجھے۔۔۔

وہ یونہی نرم لہجے میں نتاشہ سے بولا

جس لا کر کا آپ نے ہمیں پتہ بتایا تھا۔۔۔۔۔ اب اس لا کر کو کھلنے کے لیے
اسکا پاسورڈ بتادیں۔۔۔

اسکے مسکراتے ہوئے سوال کرنے پر نتاشہ نے تنگ آ کر آنکھیں بند کیں

مجھے صرف لا کر کا پتا تھا۔۔۔۔۔ اسکا پاسورڈ نہیں معلوم۔۔۔

آنکھیں بند کیے ہی اس نے کہا

دیکھیں۔۔۔ جھوٹ بولنے کا فائدہ تو ہونے والا نہیں الٹا آپ کو ہی ٹور چر کیا

جائے گا۔۔۔ اسی لیے کہہ رہا ہوں سیدھے طریقے سے بتادیں۔۔

نتاشہ کے جواب پر تیمور نے تحمل سے کہا

کہانا نہیں معلوم پاسورڈ۔۔۔ اگر پتا ہوتا تو بتا دیتی۔۔۔

ایک ہی جگہ پر بندھے اب وہ چڑچڑے لہجے میں گویا ہوئی پر ساتھ ہی تیمور
کی مسکراہٹ بھی غائب ہوئی

دیکھو لڑکی۔۔۔ میں تم سے تمیز سے پوچھ رہا ہوں تو تمیز سے جواب دو ورنہ یقین کرو یہاں پر تم جیسے لوگوں کو جس طرح ٹوچ کر کے ہر ایک سوال پوچھا جاتا ہے وہ منظر دیکھ کر ہی تم کانپو گی۔۔۔

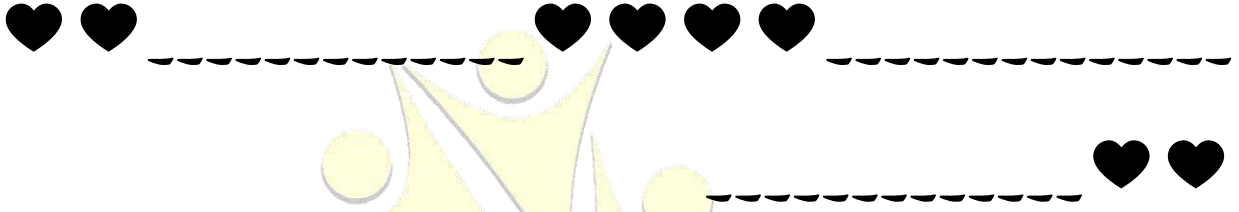
اب تیمور نے سنجیدگی سے کہا جس پر نتاشہ کا دل چاہا خود کو ہی مار ڈالے، اسے واقعی صرف لا کر کی جگہ کا معلوم تھا، پاسورڈ کا تو کوئی علم ہی نہیں تھا اسے۔

میں سچ ہی کہہ رہی ہوں۔۔۔ مجھے کوئی پاسورڈ نہیں معلوم۔۔۔ آپ لوگوں نے کیوں قید کر رکھا ہے مجھے۔۔۔

بولتے ہوئے آخر میں پھر سے نتاشہ کا لہجہ بھگتا تھا

غلطی کر دی جو تم پر رحم کر لیا۔۔۔ تم سے تو مس ہما ہی اگلوائیں گی۔۔۔

وہ غصے میں بولتے ہوئے وہاں سے نکلا جبکہ نتاشہ ایک بار پھر رونے لگی، اسکا دم گھٹنے لگا تھا اب اس چھوٹے سے بند کمرے میں۔



آج پھر پولیس سٹیشن میں وہ نتاشہ کا پوچھنے گیا تھا پر پچھلے دو دنوں کی طرح واپس یو نہی ناکام لوٹ رہا تھا، گاڑی کو بیچ سڑک پر روک کر ادیان گیٹ کھولتے ہوئے نکلا، پھر بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا عادت کے مطابق کھلے آسمان کو گھورنے لگا، اس حد تک کہ آنکھوں میں سرخ ڈورے واضح ہونے لگے، ایک بار پھر کئی سوچوں نے اسکے دماغ میں گھومنا شروع کیا پر اچانک ادیان کو اپنی گردن پر چھن کا احساس ہوا، وہ ابھی ہاتھ ہی رکھتا گردن پر کہ کوئی بھاری چیز اسکے سر سے ٹکرائی، لمحوں میں ادیان نیازی کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا۔

تیمور نے غصے میں نتاشہ کو بول تو دیا تھا پر اب وہ مس ہما کو نتاشہ کے پیر اور
کے کہے کے مطابق وہ "Z" چہرے کی حالت دیکھ اسکے پاس نہیں بھیجا تھا،
ادیان کو کچھ آدمیوں کی مدد لے آیا تھا یہاں پر اور ابھی اسکی توازنہ کے لیے
اسے دوسرے کمرے میں بند کیا ہوا تھا۔

نتاشہ یو نہی چٹیر سے بندھی اپنی سوچ میں گم تھی، اسے شدت سے تین
لوگ بہت یاد آرہے تھے، بچپن سے لاڈ میں رکھنے والا باپ، بہن سے بڑھ
کر چاہنے والی دوست یمنہ اور ہر وقت اسکا خیال رکھنے والا اسکی محبت اسکا
شوہر ادیان، اسکا سوچتے ہی نتاشہ کی آنکھیں پھر بھرائی، وہ کیوں نہیں آیا تھا
اب تک، کیا اسے یاد نہیں آتی تھی نتاشہ کی، یہ سوچ کر ہی وہ پھوٹ پھوٹ

کر رودی، تبھی سامنے لگی سفید دیوار اچانک سے روشن ہوئی، نتاشہ کی آنکھیں بے ساختہ چندھیائیں، اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا پر اب اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی یہ دیکھ کر کہ وہ سامنے لگی سفید دیوار اب ایک سکریں کے مانند ہوئی تھی، وہ جب سے جسے سادہ سی دیوار سمجھ رہی تھی وہ گلاس وال تھا، اب اس سکریں پر ایک کمرے کا منظر دکھاتا تھا، جس میں عین بیچ میں کوئی چمیر پر سر لڑھکائے بیٹھا تھا، نتاشہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے غور سے اسے دیکھا، پر یہ کیا، یہ تو وہی تھا جسکے بارے میں وہ جب سے سوچ رہی تھی، اسکی محبت، اسکا محافظ اسکا شوہر ادیان۔۔۔

URDU Novelians

ادیان کی یہ حالت دیکھ نتاشہ کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔۔۔ وہ پھٹی آنکھوں سے ادیان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ شرٹ پر جابجا خون کے دھبے، منہ اور ناک سے نکلتا خون اور ایک آنکھ سوجی ہوئی۔۔۔ وہ ادھ موا

ساچئیر پر اسی طرح بندھا تھا جس طرح ان لوگوں نے نتاشہ کو باندھ رکھا تھا۔

ادیان۔۔۔ ادیان۔۔۔

وہ چیختے ہوئے اسے پکارنے لگی۔۔۔ آنسو اسی روانی سے آنکھوں سے نکلنے لگے۔۔۔ اسکی یہ حالت نتاشہ سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

کیا دشمنی ہے آپ لوگوں کی۔۔۔ کیوں قید کر رکھا ہے ہمیں۔۔۔ چھوڑ دیں پلیز۔۔۔ کم سے کم ادیان کو تو بخش دیں۔۔۔

وہ ہندیانی انداز میں چیخی، دو دنوں سے رورو کر اب تو اسکا حلق تک خشک ہو چکا تھا۔

اسکی چیخ پر ادیان جو بے ہوش چٹیر سے بندھا تھا، ہوش کی دنیا میں آتے ہوئے بمشکل اپنی آنکھیں کھولنے لگا۔

نتاشہ جو مسلسل روتے ہوئے چیخ رہی تھی سکرین پر ادیان کو ہوش میں آتا دیکھ اسکی آواز بند ہوئی۔۔۔ اس کی جان میں جان آئی تھی ادیان کو آنکھ کھولتا دیکھ کر

URDU Novelians

ادیان۔۔ ادھر دیکھیں ادیان۔۔۔

وہ اسے چیخ کر مخاطب کرنے لگی تبھی ادیان نے اپنا سر اٹھا کر سامنے بڑی سی ایل ای ڈی پر نتاشہ کو دیکھا

نتاشہ۔۔۔ نتاشہ تم۔۔۔ تم ٹھیک تو ہونا؟

اسکے جھٹکے سے آنکھیں کھول کر بے تابی سے پوچھنے پر نتاشہ کو نئے سرے سے رونا آیا۔ کس قدر چاہتا تھا وہ انسان اسے۔۔۔۔ وہ آہستہ سے سر اثبات میں ہلانے لگی۔

اے۔۔۔ کھول اسے۔۔۔

اب کے ادیان سامنے کھڑے افسران کو دیکھ کر غرایا جس پر وہ اسے ان سنا کیے یو نہیں کھڑے رہے

ادیان یہ کون لوگ ہیں۔۔۔ پلیز مجھے یہاں سے لے چلیں۔۔۔

وہ اب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی تبھی ایک لیڈی افسر نتاشہ کے پاس آئی
اور اسکے گال پر زوردار تھپڑ لگانے لگی، نتاشہ اور تڑپ کر رو دی۔

میری بیوی کو چھوڑ دو (گالی)، میں بخشنو گا نہیں تم لوگوں کو ورنہ۔۔
ادیان دھاڑا تھا نتاشہ کی خراب ہوتی حالت دیکھ کر

تبھی تیمور گیٹ سے انٹر ہوتے ہوئے ادیان کے پاس آیا، اسکے چہرے پر
بلکل سنجیدہ تاثرات تھے، وہ نہیں کرنا چاہتا تھا یہ پر اس درندے کے حکم
کے آگے وہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔ اس نے تو آج تک ایک
جانور بھی نہیں مارا تھا، انسان کو مارنا تو دور لیکن اب۔۔۔ لاچارگی سے تیمور

نے اپنے ہاتھ میں تھامی پستل کو دیکھا پھر خون سے لت پت ادیان کو۔۔۔ جو
نتاشہ کو دیکھتے ہوئے ان سب پر دھاڑ رہا تھا۔

چندپل تیمور کو خود کو سنبھالنے میں لگے پھر پستل کا رخ ادیان کی طرف
کرتے ہوئے اس نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

نہیں۔۔۔ نہیں پلیز ادیان کو کچھ مت کرو پلیز اسے چھوڑ دو۔۔۔ مجھے مار دو
پر ادیان کو نہیں۔۔۔

تیمور کو ادیان پر پستل تانے دیکھ نہتاشہ کلپتے ہوئے بولی وہ زنجیر میں مقید
اپنے ہاتھوں کو بے بسی سے دیکھتے ہوئے ہاتھ چھڑانے کی ناکام کوشش کیے
جار ہی تھی۔

آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔۔ پاسورڈ بتادو۔۔۔۔۔

تیمور نے سرخ رنگ آنکھوں سے نتاشہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا پسٹل والا ہاتھ
یو نہی ادیان کی کنپٹی پر رکھا تھا۔

کو نسا پاسورڈ۔۔۔ مجھے سچ میں کچھ نہیں پتا آپ کیا پوچھ رہے ہیں۔۔۔۔۔
وہ اذیت سے آنکھیں میچے تڑپ کر بولی مگر اگلے ہی لمحے "ٹھاہ" کی آواز پر
نتاشہ نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔

تیمور یو نہی پسٹل تھامے ہاتھ ہوا میں کیے کھڑا تھا جبکہ دوسری طرف
ادیان۔۔۔۔۔ اسکی گردن لڑھک کر سائیڈ میں گر گئی تھی۔۔۔۔۔ نتاشہ
بے یقینی سے اسکے مردہ وجود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے لگا تیمور نے ادیان پر

گولی نہیں چلائی بلکہ اسکا دل کچل کر رکھ دیا ہو۔۔۔ وہ ساکت نظروں سے
ادیان کے لڑھکے ہوئے سر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ اسکا محافظ، اسکی
محبت، اسکا شوہر آج ان لوگوں کی بے رحمی کے باعث زندگی سے ہاتھ دھو
بیٹھا تھا۔

ادیان۔۔۔۔
وہ حلق کے بل چلائی تھی، تبھی تیمور نے اسے دیکھا، پاگلوں کی طرح خود کو
چھڑانے کی کوشش کیے وہ ادیان کو مسلسل پکار رہی تھی، پر سننے والا زندہ
ہوتا تو جواب دیتا، نتاشہ کے دماغ میں چند دن پہلے والی وہ رات گھومی، جس
میں ادیان نے اسے وہ الفاظ کہے تھے، تو کیا وہ پہلے سے جانتا تھا کہ وہ نہیں
بچے گا، پر کیوں،

یہ کیا کیا تم لوگوں نے۔۔۔ ادیان۔۔۔ کو۔۔۔ ایک پاسورڈ کے چکر میں تم
کیسے کسی کی جان لے سکتے ہو۔۔۔

اسکا دماغ مکمل ماؤف ہو چکا تھا تبھی وہ ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے تیمور سے
استفسار کرنے لگی جو شاید اب تک خود بے یقین کھڑا تھا کہ اس نے خود کسی
انسان کی جان لی ہے۔

پاسورڈ جاننا تھا نا تو سنو۔۔۔ معلوم ہے مجھے پاسورڈ۔۔۔ بلکہ پاسورڈ ہی کیا اور
بھی بہت کچھ پتا ہے پر اب میں کچھ نہیں بتاؤنگی چاہے کچھ بھی کر لو تم
لوگ۔۔۔

ادیان نیازی کا بے جان وجود دیکھ دل میں بڑھتے شدید درد سے جب اسے
کچھ سمجھ نہ آیا تبھی اپنی بھڑاس نکالنے کے لیے جو منہ میں آیا وہ تلخی سے
بول گئی بنایہ جانے کہ اسکے یہی الفاظ آگے جا کر اسکے لیے کیا مصیبت کھڑی
کر سکتے ہیں۔



صبح کے ناشتے کے دوران روش کے پاس وہ پھر سے خود ہی جا کر بیٹھ گئی، اسکے
آنے پر روش نے ایک نظر اسے دیکھا پھر واپس سامنے ناشتے کے لیے رکھی
پلیٹ کو گھورنے لگی۔

"ناشتہ کرو۔۔۔"

اسکی مترنم آواز پر روش نے پھر اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلایا

"میرا ساتھ ہی دے دو ناشتے میں۔۔۔"

اس نے پھر اپنی سی کوشش کی، جانتی تھی جب سے روش وہ رات گزار کر آئی تھی تب سے وہ کچھ کھاپی نہیں رہی تھی، پہلے جب وہ ایسے ہی خاموش اور اکیلی رہتی تب روش اسے سپورٹ کرتی اور اب ایک اپنائیت کے رشتے کے تحت ازہا سے اسکی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

"پلیز کھالو۔۔۔"

اسکی ضد پر روش نے بمشکل تھوڑا بہت کھانا شروع کیا۔

"کیسی ہوا ب؟"

اس نے ہمدرد لہجے میں پوچھا جس پر روش زخمی سا مسکرائی

"عزت لٹنے کے بعد ایک لڑکی کیسی ہو سکتی ہے ازہا؟"

اس نے الٹا سوال کیا

ازہا نے اپنے سوال پر شرمندگی سے سر جھکا لیا، چند لقمے لے کر روش نے
اپنی پلیٹ کھسکائی تھی

URDUNovelians

مر رہی ہوں۔۔۔ دل چاہتا ہے خود کشی کر لوں پر یہاں پر تو ایسی کوئی چیز
"بھی نہیں کہ جس سے خود کو ختم کیا جاسکے۔۔۔"

وہ نگاہ ہر طرف دوڑاتے ہوئے بے بسی سے گویا ہوئی

"خودکشی حرام ہے۔۔۔"

ازہا کی معصومیت سے کہی گئی بات پر روش کھوکھلی ہنسی ہنستے ہوئے گردن ہلانے لگی۔

"یہ جو ہمارے ساتھ ہو رہا ہے وہ حلال ہے کیا۔۔۔"

اس نے تلخ لہجے میں استفسار کیا تو ازہا چند پل خاموش رہی

"وہ انکے اعمال ہیں۔۔۔ جنکی سزا انہیں ضرور ملے گی۔۔۔"

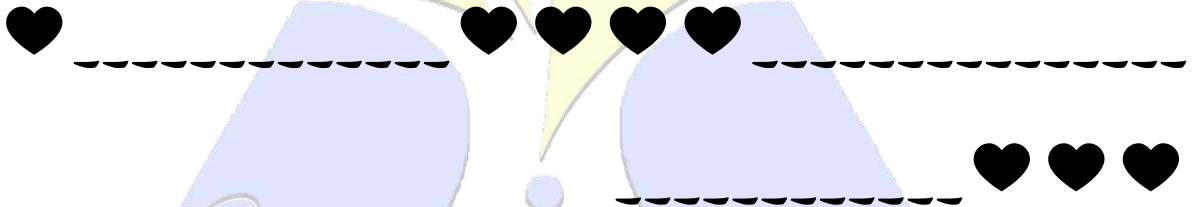
اس نے نظر جھکائے ہلکی آواز میں کہا

سزا۔۔۔ ہنہ۔۔۔ پتا نہیں کب ملے گی سزا ایسے حیوانوں کو۔۔۔ دعا ہے "
"کہ انکی بہن بیٹیوں کا بھی وہی حشر ہو جو یہ ہمارے ساتھ کرتے ہیں۔۔۔

وہ زخمی لہجے میں گویا ہوئی، ازہانے تڑپ کر روش کی طرف دیکھا

خدا نہ کرے۔۔۔ کہ انکی بہن بیٹیوں کے ساتھ بھی کچھ غلط ہو۔۔۔ روش "
بد دعا دینے سے پہلے تم یہ کیوں نہیں سوچتی کہ ہر طرف سے خسارہ لڑکیوں
کا ہی ہوتا ہے چاہے وہ نیک انسان کی ہو یا گناہگار کی، اگر ایسے لوگوں کو بد دعا
دینی ہے تو یہ دو کہ خدا انہیں کڑی سے کڑی سزا دے نا کہ یہ۔۔۔ کہ انکی
بہن بیٹیوں کا حشر بھی ہماری طرح ہو۔۔۔ کیوں ہر دفعہ لڑکی کو ہی کسی
اپنے کے گناہ کا کفارہ بھرنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔ جرم جس نے کیا ہے سزا تو اسے
"ملنی چاہیے نا۔۔۔

ازہا کی تکلیف دہ لہجے میں کی گئی بات پر روش کو چپ ہی لگ گئی، اتنی چھوٹی سی لڑکی نے آج اسے کتنی بڑی بات بتائی تھی، صحیح تو کہہ رہی تھی ازہا، یہ کیا بد عادے رہی تھی وہ ان لوگوں کو، بے ساختہ اسے شرمندگی واذیت سے سر جھکا لیا۔



خود کے ہاتھوں ادیان کا کیا گیا قتل اسے کافی شاک کر گیا تھا، اس وقت تو وہ حالات سنبھالنے کے غرض افسران سے کہہ کر اسکی لاش کو پانی میں پھینکوا چکا تھا پر اب وہ خود اپ سیڈ سا ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھا تھا، اندر ایک عجیب سی گھٹن اور تکلیف ہو رہی تھی اسے، کسی بے گناہ کو مارنے کا بوجھ دل سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا۔

نتاشہ کی ہذیانی انداز میں رونے اور چیخنے کی آواز اسے اب بھی اپنے کانوں میں سنائی دے رہی تھی، خود کی عجیب ہوتی حالت سے گھبرا کر تیمور نے نگاہ پھیری تھی پر برابر والی سیٹ میں بیٹھی شخصیت کو دیکھ وہ حیران ہوا، یمننا وہاں پتا نہیں کب سے بیٹھی اسے گھور رہی تھی، انکو اُڑی سے وہ اتنا تو جان ہی گیا تھا کہ یہ لڑکی نتاشہ کی دوست تھی، گلے میں ابھرتی گلٹ کو چھپانے کے غرض وہ وہاں سے نظر ہٹا کر اٹھا تھا اور اپنے قدم باہر کی طرف موڑے۔

URDUNovelians

"ہے رکو۔۔۔"

اسے نگاہ چرائے اٹھتا دیکھ یمنابند آواز میں بولتی ہوئی اسکے پیچھے گئی پر وہ
اسکی پکار کو ان سنا کرتے ہوئے باہر نکل آیا۔

"بات سنو میری۔۔۔"

وہ اسکے پیچھے ہی باہر نکل آئی اور تیز سے تقریباً بھاگتے ہوئے اسکے سامنے
آئی۔

"راستہ چھوڑو مجھے کام ہے۔۔۔"

مسلسل یمناسے نظریں چراتے ہوئے وہ بولا ساتھ ہی برابر سے نکلنے لگا تبھی

یمنانے غصے میں اسکا بازو پکڑ کر واپس اسے اپنے سامنے کیا

میری بات سنو میجر۔۔۔۔ یوں نظر چرانے سے تم چھپ نہیں جاؤ"
گے۔۔۔۔ مجھے اچھے سے پتا ہے کہ میری دوست کو تم لوگوں نے ہی کڈنیپ
"کیا ہے۔۔۔۔"

اسکے نظر چرانے پر چوٹ کرتی ہوئی یمنابولی پر اب تیمور نے حیرت سے
اسکی طرف دیکھا

"تمہیں۔۔۔۔ کیسے۔۔۔۔"

مجھے کیسے پتا۔۔۔۔ یہ بات چھوڑو۔۔۔۔ فلحال وہ کرو جو میں کہہ رہی"
"ہوں۔۔۔۔ نتاشہ کو چھوڑ دو۔۔۔۔"

اسکی بات کاٹتے ہوئے یمنانے جلدی سے کہا

تم باس ہو کیا میری جو میں تمہاری سنوں اور میں کیوں چھوڑوں"

"اُسے۔۔۔"

وہ اب سنجیدگی سے اس سے استفسار کرنے لگا

"کیونکہ وہ بے گناہ ہے۔۔۔"

یمنانے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

URDUNovelians

"میں کیسے مان لوں وہ بے گناہ ہے۔۔۔"

بازوؤں کو فولڈ کیے تیمور نے پوچھا

"کیا مطلب کیسے مان لوں۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں کہ وہ بے گناہ ہے۔۔۔"

اسے گھور کر یمنانے تپے ہوئے لہجے میں کہا

تیمور کی پیشانی پر بل پڑے تھے اسکی بات پر

میڈم۔۔۔ آپ کے کہنے پر کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔ اگر اتنی ہی فکر ہے

"اپنی دوست کی توجائیں پہلے ثبوت لے کر آئیں۔۔۔"

اس کے سخت لہجے میں کہنے پر یمنانے تھی، ابھی وہ اور بھی کچھ کہتی کہ

تیمور اسے انور کرتا وہاں سے چلا گیا، یمنانے بے بسی سے مٹھیا بھینچتے ہوئے

اسکی پشت کو دیکھا

کار میں بیٹھتے ہی وہ وہاں سے نکلا تھا، یمینا کو انگور کرنا اسے اچھا تو نہ لگا پر اسے دیکھ تیمور کو پتا نہیں کیوں شرمندگی ہو رہی تھی، کہیں نہ کہیں یمینا کے اتنے پر یقین لہجے میں نتاشہ کو بے گناہ کہنا اسے کنفیوز کر گیا تھا، تو کیا واقعی یمینا صحیح بول رہی تھی، کیا نتاشہ بے گناہ ہے، اور اگر وہ بے گناہ ہے تو ان لوگوں نے اسے جو قید کر رکھا ہے اسکا کیا، سوچیں تھیں کہ اسکا پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔ سبھی سوچوں کو فلحال جھٹک کر ابھی اس نے ڈرائیونگ پر توجہ دینے کی کوشش کی۔



URDUNovelians

اس عمارت کے کمپیوٹر روم میں بیٹھا وہ جب سے سکرین میں نتاشہ کا رونا بلکنا دیکھ رہا تھا، جس طرح وہ چیخ چیخ کر تڑپتے ہوئے ادیان کے لیے رو رہی تھی، دیکھنے والے کی آنکھیں بھیگ جاتی پر یہاں مقابل پتھر دل تھا، جو

کیمرے میں اسے روتا دیکھ کر دکھی ہونے کے بجائے الٹا زہریلی ہنسی ہنس رہا تھا، راکنگ چیئر میں گھومتے ہوئے وہ کیمرے کے ذریعے اسکا ٹرپنا یوں دیکھ رہا تھا جیسے کوئی دلچسپ تماشہ چل رہا ہو،

"ہااا۔۔۔۔۔ بہت ہو گیا تمہارا ڈرامہ۔۔۔۔۔"

"Now it's time to meet darling..."

استہزیہ انداز میں کہتے ہوئے وہ چیئر سے اٹھا تھا، ساتھ ہی کمپیوٹر روم سے نکلتا ہوا ٹورچر سیل کی طرف گیا مگر وہاں جانے سے پہلے اس نے ایک لیڈی افسر کو نتاشہ کو لانے کا کہا

کافی دیر تک جب وہ رو کر نڈھال ہو گئی تو سر نیچے جھکا گئی، دل کا درد تھا کہ ختم ہی ہو کہ نہیں دے رہا تھا، بار بار آنکھوں کے سامنے ادیان کا مسکراتا چہرہ آرہا تھا، آنسو روانی سے آنکھوں سے نکل کر چہرہ بھگورہے تھے، نتاشہ کا سر بری طرح درد سے پھٹنے لگا تھا، آہستہ آہستہ وہ پھر غنودگی میں جانے لگی تھی جبکہ لبوں پر صرف ادیان کے نام کا ہی ورد جاری تھا، ہاں وہ دیوانی ہی تو ہو گئی تھی اپنے شوہر کی پر اب اسکی جدائی نتاشہ کی جان لینے کو تھی، اس سے پہلے کہ وہ مکمل ہوش کھوتی، ایک بھاری نسوانی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔

URDUNovelians

"اے لڑکی اٹھو۔۔۔ تم سے سر ملنا چاہتے ہیں۔۔۔"

تحقیر آمیز لہجے میں مس ہمانے اسے پکارا ساتھ ہی اسکے مقید وجود کو رسیوں
سے آزاد کیا، پھر ہاتھوں سمیت چنیر سے لگی ہتھکڑیاں کھولی انکی اس مکمل
کاروائی میں وہ یونہی زمین کو گھورتی رہی

"سنائی نہیں دے رہا کیا۔۔۔ اٹھو۔۔۔"

آزاد ہونے کے بعد بھی جب وہ اسی طرح بیٹھی رہی تب مس ہمانے اسے
جھنجھوڑتے ہوئے بلند آواز میں کہا، جس پر وہ ایک بار پھر چیخ کر رو دی۔

نہیں ملنا مجھے کسی سے۔۔۔ چلی جائیں یہاں سے۔۔۔ میرے ادیان کو مار"

"کر بھی سکون نہیں ملا کیا آپ لوگوں کو۔۔۔۔۔"

ایک بار پھر وہ ہندیانی انداز میں چیخنی تھی

چٹاخ۔۔۔

اس کی ہڈ دھرمی پر مس ہمانے پھر سے زوردار طمانچہ اسکے گال پر مارا جس سے نتاشہ لڑکھرائی تھی، آنکھیں دھندلائیں اسکی جبکہ گال پر کٹ لگا تھا نتاشہ کے، شدید جلن کے باعث اسکی آواز بند ہوئی تھی، بنا آواز کے وہ دھندلی نظروں سے زمین کو گھورنے لگی تبھی مس ہما اسکا بازو دبوچتے ہوئے نتاشہ کو گھسیٹ کر اس کمرے سے لے کر نکلی پھر سیدھا ٹورچر سیل میں لے آئیں۔

URDUNovelians

انکے ساتھ وہ کسی کٹی پٹنگ کی طرح جھولتے ہوئے آئی تھی، اندر آ کر نتاشہ نے نظر اٹھا کر دیکھا، یہ کمرہ پہلے کمرے کی طرح نیم اندھیرہ تو تھا پر ساتھ ہی

اس سے کافی بڑا بھی تھا، اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی پر تھوڑے دور اپنے بالکل سامنے اسے کوئی کھڑا نظر آیا تھا، مضبوط جسامت، دراز قد، بلیک جیکٹ میں کھڑے اس شخص نے اپنے چہرے کو ماسک سے چھپایا ہوا تھا۔

"یہ کون ہے؟"

وہ حیرت سے اس شخص کو دیکھتے ہوئے بڑبڑائی

، جنکے حکم سے ہی یہ سب ہو رہا ہے، انہیں ہی "Mr Z" یہ ہمارے سر ہیں "تمہارے باپ یعنی کہ طاہر علوی کہ خلاف مشن ملا ہے، جسکی انکوائری کے لیے انہوں نے تمہیں کڈنیپ کروایا ہے،

کالفاظ کرتے ہوئے نتاشہ کو طریقے سے اسکا تعارف "Z" اب کی بار ہمانے
کروایا، جس پر نتاشہ کے تاثرات بدلے تھے، اب حیرت کی جگہ غصے نے لی
نے اس بار انگلی کے اشارے سے ہما کو "Z" تھی، جب سے یو نہی کھڑے
جانے کا اشارہ کیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے باہر نکلی،

"اوہ۔۔۔ تو تم ہو وہ انسان۔۔۔ جسکی وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے۔۔۔۔۔"

ہما کے جانے کے بعد نتاشہ نے اس سے تلخ لہجے میں کہا

تم جانتے بھی ہو کہ تم نے کیا کیا۔۔۔۔۔ میرے شوہر کو مار ڈالا تم"

نے۔۔۔۔۔ ارے قید مجھے کیا تھا۔۔۔ تم لوگوں کی نظر میں گناہگار میں تھی تو

پھر ان سب میں ادیان کی جان کیوں لی۔۔۔۔ کیوں مارا میرے شوہر کو تم
نے۔۔۔ بتاؤ مجھے۔۔۔

اسکے چپ رہنے پر اب نتاشہ تکلیف دہ لہجے میں چیختے ہوئے بولی

آخر کیا دشمنی ہے تمہاری مجھ سے۔۔۔۔ کیوں کیا تم نے یہ "
"سب۔۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔۔"

مسلسل اسکی خاموشی سے تنگ آکر نتاشہ نے اب آواز کو اور بلند کیا
تھا، ادیان کی موت کے غم سے دل پھٹنے کو تھا، تبھی سامنے کھڑے اس سنگ
دل پر اپنی بھڑاس نکال رہی تھی وہ چلا کر،

جواب دائیں بائیں چکر لگانے لگا تھا اسکے "Z" نشاۃ کے آخری سوال پر قدم رکے تھے، نشاۃ کی طرف شوز گھما کر وہ اسکے پاس آیا تھا، پھر اس سے دو قدم کے فاصلے پر رکا، لگاتار اسکی ہیزل رنگ آنکھوں میں دیکھتے رہنے کے بعد اس نے ایک ہاتھ اپنے ماسک پر رکھا تھا پھر اسے ہلکے سے کھسکاتے ہوئے اوپر کیا، نشاۃ جو بھنچی ہوئی آئبر و سمیت سوجی ہوئی سرخ آنکھوں کے ماسک ہٹانے پر اسکی یہی آنکھیں "Z" سے اسکی کاروائی دیکھ رہی تھی، پل میں ساکت ہوئیں تھیں، بناپلک جھپکائے وہ سامنے کھڑے اس انسان کو دیکھنے لگی،

URDUNovelians

"!!! ادیان"

اسکے لبوں کی پھڑپھڑاہٹ اتنی ہلکی تھی کہ وہ خود بھی اپنی آواز نہ سن سکی، وہی چہرہ، وہی جسامت وہی گرے رنگ آنکھیں پر ایک چیز مختلف تھی، اسکی مسکراہٹ،

وہ ادیان کی نرم مسکراہٹ تو نہ تھی بلکہ ایک عجیب تمسخر اڑاتی مسکراہٹ تھی، اسکا دماغ جیسے ایک دم بھک سے اڑا تھا، جبکہ مقابل کھڑا وہ، اپنی مخصوص زہریلی ہنسی سمیت نتاشہ کے ایکسپریشن انجوائے کر رہا تھا،

"ایک منٹ۔۔۔"

اچانک اس نے اپنے مخصوص سر دلہجے میں کہا ساتھ ہی چہرہ تھوڑا جھکا کر اپنا ایک ہاتھ آنکھوں پر لے گیا اور ایک ایک کر کے دونوں آنکھوں پر لگی گرے لینس اتاری، اب کے اس نے نظر اٹھائی تو نتاشہ بے ساختہ ایک

قدم پیچھے ہٹی تھی، وہی کالی خوفناک آنکھیں جن سے وہ ہمیشہ ڈرتی تھی، بے یقینی کا مجسمہ بنے وہ آنکھیں پھیلانے ادیان نیازی کو دیکھ رہی تھی،

"کیسا گامیر اسر پر انز کیوٹی پائی نہیں۔۔۔" ڈارلنگ

اپنی بات کہہ کر وہ ہنسا تھا، ایک پر نفرت، مذاق اڑاتی ہنسی جیسے مقابل کے بے وقوف بننے پر بہت خوش ہوا ہو۔

"اد۔۔۔ ادیان۔۔۔ آپ۔۔۔"

URDUNovelians

"نہ ڈارلنگ۔۔۔ ادیان نہیں۔۔۔"

نتاشہ نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہنا چاہا پر ادیان نے سختی سے اسکی بات کاٹتے
ہوئے کہا ساتھ ہی تین قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا پھر نتاشہ کے کان کے
پاس اپنے لب لے جا کر کہا

"!! ادیان نہیں ڈار لنگ۔۔۔۔۔ زبرین"

اسکی سر دسنسناتی آواز سرگوشی سے زیادہ نہ تھی جبکہ نتاشہ کا دل دھک سے
ہوا تھا، کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے دماغ جیسے خالی ہو چکا تھا، یاد رہی تو
صرف ایک بات کہ اسکے ساتھ دھوکہ ہوا تھا، بہت بڑا دھوکا، اور وہ دھوکا
دینے والا کوئی غیر نہیں بلکہ خود اسکا محافظ اسکی محبت، اسکا شوہر،

ادیان نیازی!

نہیں۔۔۔

بقول مقابل کے "زبرین" تھا۔



"زبرین"

نتاشہ کے لب آہستگی سے پھڑ پھڑائے تھے جبکہ نظر اسکی یونہی ساکت تھی، جھٹکا اتنا برا لگا تھا اسے کہ وہ یہ بھی نہ سمجھ سکی کہ وہ ظالم سیاد ابھی اسکے کتنا نزدیک آچکا تھا، ہوش تو تب آیا جب زبرین نے اسکی کان کی لُو کو اپنے دانتوں میں لے کر دبایا تھا، وہ سسک کر دور ہونے لگی مگر وہ اسکی نازک کمر پر اپنا ایک بازو حائل کر کے نتاشہ کو مکمل اپنے سینے سے لگا لیا۔

!دھ۔۔۔دھو۔۔۔دھو کہ۔۔۔دیا۔۔۔"

"!آآپ۔۔۔نے۔۔۔مجھ۔۔۔مجھے اتن۔۔۔اتنا بڑا۔۔۔دھو کہ۔۔۔"

بھگے لہجے میں ہکا کر بولتے ہوئے وہ تڑپ کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی، جبکہ زبرین تمسخر اڑاتی نظروں سے اسکا آنسوؤں سے بھگا سرخ چہرہ دیکھ رہا تھا۔

دھو کہ نہیں دیا ڈار لنگ۔۔۔میں نے تو تمہیں ٹریپ کیا تھا۔۔۔اینڈیو" نو۔۔۔پہلے مجھے لگا کہ یہ ٹاسک تھو و وڑا سا مشکل ہو گا کیونکہ مقابل طاہر علوی کی "شاطر" بیٹی جو ٹھہری پر میں فرسٹ ٹائم غلط نکلا۔۔۔میں بھول گیا تھا کہ لڑکیاں چاہے جتنی بھی شاطر ہوں۔۔۔اس محبت کے معاملے میں پگھل ہی

جاتی ہیں۔۔۔۔ اور تمہیں بے وقوف بنانا تو میرے لیے کافی آسان
"نکلا۔۔۔۔"

اسکے ایک ایک نقش کو دیکھتے ہوئے زبرین نے سفاکی سے مسکراتے ہوئے
کہا،

"می۔۔۔ میں۔۔۔ محبت کرتی ہوں۔۔۔ آپ سے۔۔۔"

ظالم سیاد کے قید میں اس بے بس پنچھی نے دھوکہ کھانے کے بعد بھی وہی
اعتراف کیا، جس پر زبرین کا قہقہہ بے ساختہ تھا، وہ جیسے محضوڑ ہو رہا تھا
اسکے تڑپتے لہجے سے، پھر نتاشہ کی آنکھوں میں دیکھ کر اس نے اجنبیت سے
پوچھا

"محبت!۔۔۔ یہ کیا ہوتی ہے ڈار لنگ۔۔۔"

اسکے کٹیلے اور انجان لہجے پر نتاشہ کا دل خون کے آنسو رو یا تھا، یہ دیکھنا ہی
سوہانِ روح تھا کہ جسے اتنا چاہا اس انسان کی نظر میں یہ سب صرف ایک
ٹریپ تھا، یعنی کہ اسکی محبت کی کوئی اہمیت نہیں تھی مقابل کی نظروں
میں، وہ بغور اسکی کالی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی، اس آس میں کہ
شاید۔۔۔۔ شاید زرا اسی شناسائی دکھ جائے ان میں، پر نہیں مقابل کی
آنکھیں صرف اجنبیت کی عکاسی کر رہی تھیں۔

"کیوں کیا یہ سب؟" URDU Novelians

بلکل خالی لہجے میں نتاشہ نے پوچھا، آنکھیں صرف اس ظالم کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں، اسکی حد سے زیادہ سخت گرفت سے خود کو چھڑوانے کی کوشش بھی اب ترک کر دی تھی نتاشہ نے،

یہ پھر کبھی بتاؤں گا ڈارلنگ۔۔۔ فلحال تم سے ابھی انویسٹیشن میں جو "پوچھا جائے صرف اسی کا جواب دینا۔۔۔ اوکے میری جان۔۔۔"

اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے زبرین نے اسے بچوں کی طرح سمجھایا ساتھ ہی اسے جھٹکے سے چھوڑتا ہوا دور ہوا، نتاشہ لڑکھڑا کر گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھی تھی، دل میں اٹھتے درد سے سانس رکنے لگی تھی، وہ کیسے اس کے دل کے ساتھ اتنا بڑا کھیل کھیل سکتا تھا، وہ روئی تھی، پھر روئی تھی اور پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی، رونے کی وجہ پہلے بھی وہی شخص تھا اور اب بھی، پہلے وہ جسکی

موت کی وجہ سے روئی تھی اب وہ اسی انسان کی بیوفائی پر آنسو بہا رہی تھی، جبکہ زبرین نے اسکا یوں تڑپ کر رونادیکھ کوفت سے آنکھیں گھومائیں پھر اسے یونہی روتا چھوڑا سکے برابر سے ہوتا ہوا باہر نکلا، اپنا ماسک اب اس نے اتار کر دور پھینک دیا تھا،

مس ہما جو اسکے کہنے پر گیٹ سے باہر کھڑی تھی، زبرین کے باہر آنے پر وہ الرٹ ہوئیں، اسکا چہرہ دیکھ کر وہ حیران نہیں ہوئیں تھی کیونکہ انکی ٹیم میں تیمور کے علاوہ سبھی کو اسکا پلین معلوم تھا۔

URDU Novelians

سنو۔۔۔ اس لڑکی سے معلوم کرو کہ لا کر کا پاسورڈ کیا ہے۔۔۔ اگر نہ " بتائے تو ٹورچر سیل میں ہی خاطر مدارت کرنا اسکی۔۔۔ امکان ہیں پھر "زبان کھولے۔۔۔

زبرین نے سنجیدگی سے انہیں ہدایات دیں جس پر مس ہمانے اثبات میں سر ہلایا

"رُکیں۔۔۔ ادیان۔۔۔"

نتاشہ جو اندر بیٹھی اس کی بے وفائی پر ماتم کناں تھی اچانک اسے پکارتے ہوئے باہر آئی۔

مجھے آپ سے۔۔۔ بات کرنی۔۔۔ ہے۔۔۔ آپ نے ایسا۔۔۔ کیوں " "کیا۔۔۔

وہ بھاگتے ہوئے اسکے سامنے آکر بھرائی ہوئی آواز استفسار کرنے لگی تو زبرین نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی پھر مس ہما کو مخاطب کیا۔

"لے جاؤ اسے اندر۔۔۔"

اسے ناگواری سے دیکھتے ہوئے زبرین نے حقارت زدہ لہجے میں کہا جس پر مس ہما نے طنزیہ مسکراہٹ نتاشہ کی بکھری حالت پر اچھالی ساتھ ہی اسکا بازو جکڑ کر زبردستی اسے اندر لے جانے لگیں۔

نہیں۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔ ادیان مجھے بتائیں۔۔۔ کیو۔۔۔ کیوں کیا آپ " " نے یہ سب۔۔۔ کیوں دھوکہ دیا مجھے۔۔۔

وہ مسلسل تڑپتے ہوئے باوا زبول رہی تھی جبکہ زبرین نے بے زاریت سے اسے مس ہما کے ساتھ گھسیٹ کر اندر جاتے دیکھا پھر مڑ کر کمپیوٹر روم میں جانے لگا۔

" ادیاااا۔۔۔ "

اسکی یہ بے رخی دیکھ نتاشہ افیت سے چیخی تھی مگر تب تک مس ہما نے ٹورچر سیل کا گیٹ دھاڑ سے بند کیا، وہ بے بسی سے وہی گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اپنا سر جکڑ گئی، آخر کس گناہ کی سزا دے گیا تھا وہ ظالم اُسے، بلند آواز میں روتے ہوئے اسکا نازک وجود بری طرح لرز رہا تھا، پر اچانک نتاشہ کے

منہ سے چیخ برآمد ہوئی جب ایک کاری ضرب اسکی پشت پر لگی، وہ منہ کے بل ٹھنڈے ماربل پر گری تھی، پیٹ پر جلن یوں محسوس ہو رہی تھی جیسے چمڑی اُدھڑ گئی ہو، ابھی اسی تکلیف سے اسکی یہ حالت ہوئی کہ ایک اور ضرب اسکے کمر پر لگی تھی اب کے نتاشہ کی جان نکلنے لگی تھی، درد بڑھنے پر اس نے لب سختی سے بھینچے اوپر کی طرف دیکھا جہاں ہما اپنے ہاتھ میں ایک ڈنڈا لیے تمسخر زدہ سا مسکرا رہی تھی، نتاشہ کو اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ گھٹنوں کے بل جھکی تھی پھر اسی ڈنڈے کو نتاشہ کی تھوڑی پر رکھ کر اسکا چہرہ اوپر کیا۔

URDUNovelians

سرنے مجھ سے کہا کہ پہلے سوال کروں۔۔۔ اور اگر تُو جواب نہ دے تو پھر "تجھے ماروں پر میں یہ نہیں کروں گی۔۔۔ تیرے باپ نے جو کچھ اب تک شریف گھرانوں کی لڑکیوں کے ساتھ کیا ہے۔۔۔۔ ان سب باتوں کو مد نظر

رکھتے ہوئے پہلے میں تیری خاطر کروں گی بعد میں سوالات۔۔۔ بہت رہ لی
تُو اپنے باپ کے حرام پیسوں پر۔۔۔ اب تھوڑی یہاں کی ہوا بھی
"کھالے۔۔۔"

انکی سخت لہجے میں کی گئی تمام باتوں کو سن کر نتاشہ نے آنکھیں پھیلائے نفی
میں سر ہلایا، ہما طنزیہ انداز میں مسکرا کر اٹھی تھی، اسے وہ ڈنڈا سہلاتے دیکھ
نتاشہ بوکھلا کر پیچھے سرکنے لگی، کچھ ہی دیر میں ٹور چر سیل نتاشہ کی دردناک
چیخوں سے گونجنے لگا تھا، دوسری طرف کمپیوٹر روم میں بیٹھا زبرین محضوظ
ہوتا ہوا نتاشہ کو ہما سے بے دردی سے پٹنٹا دیکھ رہا تھا، ہر ایک ضرب پر وہ جتنا
تڑپ کر چیختے ہوئے رو رہی تھی اس طرف وہ ظالم اتنا ہی قہقہہ لگا کر ہنس رہا
تھا۔



آج رات وہ یمنہ سے اس کام کا پوچھنے گیا تھا جسکے بارے میں اس نے ادیان سے آفس میں بات کی تھی پر نتاشہ کے اغواء سمیت اور بھی کئی مسئلوں میں پھنسے رہنے کی وجہ سے یمنہ اسکے ساتھ نہ آسکی البتہ اس جگہ کا ایڈریس اس نے زین کو دے دیا تھا، اور ابھی وہ ایک بہت بڑی اور خوبصورت فیکٹری کے سامنے کھڑا تھا،

اس کے مین گیٹ پر ایک آدمی جو کہ اسے دیکھتے ہوئے فون پر کسی سے بات کر رہا تھا اب کال رکھ کر زین کو اشارے سے اپنے پاس بلا یا،

"اندر چلو۔۔۔" URDU Novelians

پاس آنے پر اس آدمی نے سپاٹ لہجے میں زین سے کہا ساتھ ہی اندر چلا گیا۔

اندر کا ماحول کافی پُر شور اور مصروفانہ تھا، مشینوں کی آواز سمیت ہر ور کر اپنے کام میں لگا تھا، وہ آدمی زین کو لیے سیدھا کونے میں بنے ایک کمرے میں گیا، یہ کمرہ کافی کھنڈر سا تھا، جو فیکٹری کے کباڑ سے آدھا بھرا تھا، زین ہر ایک چیز کو اپنی تیز نظروں میں اتار رہا تھا، اس کمرے کے بیچ میں ایک ڈرم رکھا تھا جسے اس آدمی نے برابر میں سر کا یا اسکے نیچے ایک بوسیدہ سا تختہ لگا تھا، اس نے وہ تختہ اٹھایا تو نیچے سیڑھیاں بنی تھیں، زین کو اشارہ کر کے وہ آدمی نیچے گیا، اسی کے پیچھے زین بھی نیچے اترا، یہ فیکٹری کا تہ خانہ تھا، اوپر کے بنسبت نیچے تھوڑا کم شور تھا پر دونوں شور مختلف تھے، اوپر جہاں مشینوں کا شور تھا تو نیچے یہاں کئی لڑکیوں کے یک بیک رونے کی آواز کا شور، وہ آدمی اب زین کو لیے ایک گیٹ کے پاس آیا، پھر جھک کر اس گیٹ کا لوک کھولنے لگا تب تک زین نے اپنی نظریں چاروں طرف دوڑائیں تھیں، وہاں پر اور بھی دو کمرے تھے،

"آ جاؤ۔۔۔"

اس آدمی کی آواز پر زین اسکی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اندر داخل ہوا، پر وہاں کے منظر نے زین کو جڑے بھنچنے پر مجبور کر دیا، کافی تعداد میں لڑکیاں خراب ملگجے سی حالت میں ایک دوسرے کے پیچھے چھپتے ہوئے ان دونوں کو خوف سے دیکھ رہی تھیں، ڈر سے چند لڑکیوں کے منہ سے نکلتی چیخ پر زین نے اپنی مٹھیاں بھینجی اس نے ایک نظر اس آدمی کو دیکھا جس کا چہرہ پہلے کی طرح سپاٹ نہیں تھا بلکہ اب وہ حوس بھری نظروں سے ان لڑکیوں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا، زین ابھی اس آدمی کو ناگواری سے ہی دیکھ رہا تھا جب اسے اپنے وجیہہ چہرے پر کسی کی تیز نظروں کی تپش محسوس ہوئی، اس نے نا سمجھی سے گردن موڑ کر ان لڑکیوں کی سمت دیکھا، کونے۔۔۔۔۔ بالکل کونے میں ایک کم عمر چھوٹی سی لڑکی ان لڑکیوں کے جُھر مٹ میں چھپ کر

مسلسل اسکے وجیہہ چہرے کو دیکھ رہی تھی، یہ کہنا غلط نہ تھا کہ وہ وہاں پر سبھی سے الگ اور حسین تھی، اسکی آنکھوں میں بھی وہیں خوف تھا جو باقی لڑکیوں کی آنکھوں میں تھا، زین کی سرد نظریں خود پر پا کر اڑھا جھٹکے سے پیچھے ہٹی اور اپنے سامنے کھڑی لڑکی کے مکمل پیچھے ہو گئی، دل بری طرح دھڑکا تھا مقابل کی سرد نظروں پر، زین کی جگہ کوئی اور ہوتا تو ضرور اس نازک کم سن لڑکی پر اپنا دل ہار بیٹھتا پر یہاں مقابل زین ذوالفقار آفندی تھا جو پہلے ہی اپنا دل اس گیم کے دوران کسی کو دے چکا تھا اور وہ "کسی" نتاشہ علوی تھی، زین نے وہاں سے ناگواری سے نگاہ ہٹائی۔

URDU Novelians

"کسی کو لینا چاہو آج رات کے لیے۔۔۔۔۔ تو لے سکتے ہو۔۔۔۔۔"

اس آدمی نے خباثت سے ہنستے ہوئے زین سے کہا جس پر وہ بمشکل ہی اپنا
غصہ کنٹرول کر پایا

"کام کیا ہے؟"

اس آدمی کی بات ان سنی کرتے ہوئے زین نے سرد لہجے میں پوچھا

کام یہی ہے کہ اس مہینے کے آخر میں یہ لڑکیاں اسمگل کرنی"

ہے۔۔۔ ابھی ایک خفیہ ایجنٹ کی نظر ہم پر ہے جسکی وجہ سے ان لڑکیوں

کو بندر گاہ تک لے جانا تھوڑا مشکل ہے پر کیونکہ طاہر علوی نے تمہیں اس

کام کے لیے منتخب کیا ہے تو کام ہوشیاری سے کرنا۔۔۔۔ ایجنٹس کو کانوں

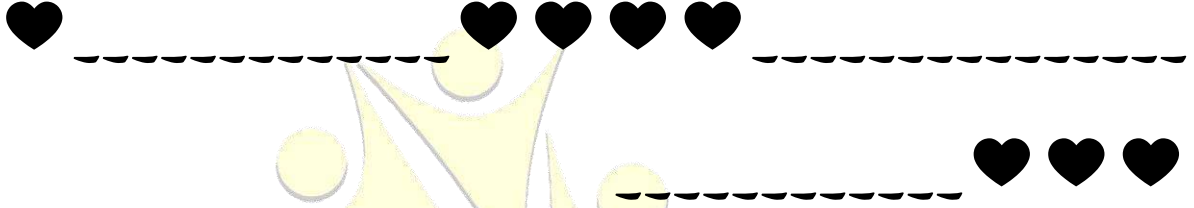
"کان خبر نہیں ہونی چاہیے۔۔۔"

اب وہ آدمی سنجیدگی سے اسے سمجھایا تھا۔

ابھی اگر تمہیں کوئی لڑکی چاہیے تو لے جاسکتے ہو اپنے ساتھ پر کل واپس "
"کر جانا۔۔۔"

آخری میں اس آدمی نے پھر زین کو وہی آفر کی جس پر وہ ایک نظر اس پر
ڈالتا ہوا وہاں سے باہر نکلا تھا، مگر وہ اتنا بھی انجان نہ تھا کہ پشت پر پھر اس
لڑکی کی نظروں کی تپش محسوس نہ کر سکا ہو، اسکے جانے کے بعد وہ آدمی بھی
کندھے اچکاتے ہوئے وہاں سے نکلا اور باہر آتے ہی گیٹ لوک
کر دیا، دوسری طرف اندر ازاں وہ آدمی اب تک کہ سبھی آدمیوں سے
تھوڑا مختلف لگا تھا اور اسے مختلف اسکی نظروں نے بنایا تھا، اب تک ازاں

یہاں پر آنے جانے والے ہر آدمی کی نظر میں سبھی لڑکیوں کے لیے حوس
دیکھی تھی پر زین کی سرد نظریں۔۔۔۔۔ ان میں حوس کا نام و نشان نہیں تھا،



"مطلب میں ہوں گدھا۔۔۔۔۔ میں ہوں نفسیاتی۔۔۔۔۔"

ابھی تیمور اس عمارت میں آیا تھا پر زبرین کو بنا ماسک کے دیکھ وہ بری طرح
چکرایا، تبھی اسکی ٹیم کے ایک افسر نے تیمور کو زبرین کے پلین کے بارے
میں بتایا، اور اب وہ کھڑا کلس کر خود ہی کو کوس رہا تھا۔

URDUNovelians

س۔۔۔ ایک بار تو مجھ پر بھروسہ کیا ہوتا آپ نے۔۔۔ میں۔۔۔ میجر " تیمور۔۔۔ گدھوں کی طرح سب کی فوٹیج کلیکٹ کرتا رہا پر یہاں تو پورا سین "ہی الٹا تھا۔۔۔

وہ ایمو شنل ہی ہو گیا بولتے بولتے، دوسری طرف زبرین رانگ چیئر پر گھومتے ہوئے اس بے وقوف میجر کو دیکھ رہا تھا جو ہر دم اسکے صبر کا امتحان لیتا رہتا تھا۔

یہ بات میں پھر ریپیٹ کرونگا لڑکے۔۔۔ کہ طاہر علوی کو لازمی تم پر " شک ہوتا جسکی وجہ سے ہو سکتا تھا کہ وہ تمہیں کڈنیپ کر کے سب اگلواسکتا تھا اور میں صرف تمہاری بے وقوفی پر اپنا پلین خراب نہیں کرنا چاہتا " تھا۔۔۔

اب کے زبرین نے آنکھیں موندے کو فت سے کہا تو تیمور منہ بناتے ہوئے
اسے دیکھنے لگا،

"پر سر۔۔۔۔ پھر آپ نے ان لوگوں سے بھی کیوں نہیں چھپایا۔۔۔۔"

اس نے ان افسران کی طرف اشارہ کر کے شکایتی لہجے میں کہا تو زبرین نے
صبر کے گھونٹ پیتے ہوئے اپنی جیب میں رکھی پسٹل دیکھی، پھر سامنے
کھڑے اس میجر کو جو روٹھی بیویوں کی طرح اسکے ساتھ برتاؤ کر رہا تھا۔

سر۔۔۔۔ بہت کوشش کر کے دیکھ لی۔۔۔۔ پروہ لڑکی منہ نہیں کھول رہی"
"اپنا۔۔۔"

ابھی وہ تیمور کو کچھ بولتا کہ مس ہمانے وہاں آتے ہوئے کہا، انکی بات پر
زبرین کی پیشانی پر شکنیں بڑھی تھیں۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔ میں دیکھتا ہوں۔۔۔"

انہیں بول کر وہ اٹھا تھا ساتھ ہی وہاں سے نکل کر ٹور چر سیل کی طرف
گیا، تیمور بھی اب اپنی ناراضگی بھلائے جلدی سے اسکے پیچھے گیا تھا، پروہاں
آکر جب اسکی نظر نٹاشہ پر پڑی تو بے ساختہ تیمور نے نگاہ ہٹائی تھی اس پر
سے، خون سے لت پت وہ نیچے نیم بے ہوش پڑی ہوئی تھی، ڈنڈے سے
بری طرح مارنے کی وجہ سے اسکے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹ چکے تھے جن
میں صاف کٹ کے نشان دکھ رہے تھے،

"تم باہر جاؤ۔۔۔"

سرد لہجے میں زبرین نے کہا تو تیمور خاموشی سے باہر نکلا۔

اسکے جانے کے بعد زبرین ایک گٹھنے پر جھکا تھا پھر اسکے اوندھے وجود کو کندھے سے پکڑ کر سیدھا کیا، جس پر نتاشہ جو کہ نیم غنودگی میں ہی تھی، اسکے منہ سے کراہنے کی آواز نکلی، درد سے جیسے پورا بدن ٹوٹ رہا تھا، ہمانے اسکا چہرہ بھی نہیں بخشا تھا، منہ اور ناک سے خون نکل رہا تھا تو گالوں پر الگ کٹ کے نشان نمایاں تھے۔

"چبچہ۔۔۔ زیادہ تو نہیں لگی ڈار لنگ۔۔۔"

زبرین نے ہمدردی سے پوچھا ساتھ ہی اسکے بالوں پر ہاتھ رکھ کر آہستگی سے نتاشہ کا چہرہ اپنے چہرے سے قریب ترین کر لیا، ہیزل رنگ آنکھیں کھولنے

پر مقابل کی سردکالی آنکھیں دکھیں تو نتاشہ نے بمشکل اپنی سسکی
دبائی، چہرے پر ہوتی تکلیف کی وجہ اس سے اب رویا بھی نہیں جا رہا تھا۔

میں ڈانٹوں گا ہا کو۔۔۔۔۔ ایسے بھی کوئی مارتا ہے۔۔۔۔۔ کیا حال ہو گیا"
میری کیوٹی پائی کا۔۔۔۔۔ پر اس میں غلطی تمہاری بھی ہے نامیری
جان۔۔۔۔۔ اگر تمیز سے پوچھنے پر پاسور ڈبتا دیتی تو وہ بھی نہیں مارتی
"تمہیں۔۔۔۔۔"

وہ اسکے گال پر نرمی سے اپنا دوسرا ہاتھ پھیرتا ہوا بول رہا تھا، جبکہ اسکا ہاتھ
گال پر لگے کٹ پر محسوس کر کے نتاشہ نے دانت پر دانت جمائے خود کو
چبھنے سے روکا تھا۔

چلو کوئی بات نہیں۔۔۔ ایسا کرو۔۔۔ مجھے بتادو۔۔۔ کیا ہے لا کر کا

"پاسورڈ۔۔۔ چلو جلدی سے بتاؤ میری جان۔۔۔"

اب وہ لہجے میں بے انتہا پیار سموئے پوچھنے لگا

مجھ۔۔۔ مجھے۔۔۔ نہیں پتا۔۔۔ میں۔۔۔ سچ کہہ

"رہی۔۔۔ ہوں۔۔۔ کچھ۔۔۔ نہیں۔۔۔ پتا۔۔۔"

زبان بری طرح لڑکھڑانے کے باعث وہ بمشکل ہی بول پائی پر اسکا بولنا تھا کہ

زبرین کے تاثرات بدلے، جو ہاتھ پہلے نرمی سے اسکے بالوں پر رکھا تھا اب

انہیں سے بالوں کو جکڑ لیا گیا تھا، درد سے نتاشہ نے لب بھینچے تھے۔

کہتے ہیں انسان صرف دو حالت میں ہی سچ بولتا ہے۔۔۔ ایک نشے کی حالت " اور دوسرا غصہ۔۔۔ اور دو دن پہلے تم نے غصے کی حالت میں ہی یہ بات قبول کی تھی کہ تمہیں پاسورڈ کے علاوہ بھی کافی کچھ معلوم ہے۔۔۔ تو ابھی جھوٹ مت بولو۔۔۔ ورنہ اس سے بھی زیادہ قابلِ رحم حشر ہو گا "تمہارا۔۔۔

اسکے بالوں پر گرفت سخت کرتے ہوئے وہ پھنکارا تھا، جبکہ نتاشہ اب پچھتا رہی تھی اپنی اس بات پر، اسے نہیں پتا تھا کہ صرف غصے میں نکالی گئی بھڑاس اسکے لیے مصیبت بن جائے گی۔

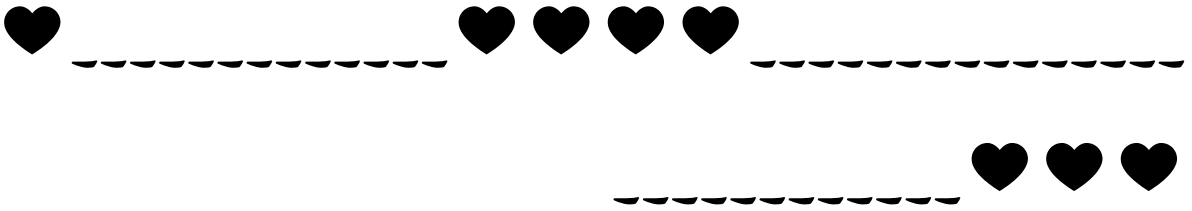
URDU Novelians

"میں۔۔۔ جھوٹ نہیں۔۔۔ بول رہی۔۔۔ ادیان یقین کریں۔۔۔"

ہچکیوں سمیت بولتے ہوئے نتاشہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا پر اس سے پہلے ہی زبرین اسے نیچے پھینکتے ہوئے اٹھا تھا۔

تو تم چاہتی ہو۔۔۔ تھوڑی اور توازہ کی جائے تمہاری۔۔۔ ٹھیک ہے جیسا "تم چاہو۔۔۔ پر زبان تو کھولنی پڑے گی تمہیں نتاشہ علوی۔۔۔"

اسکے وجود کو ناگواری سے دیکھتے ہوئے وہ بولا تھا ساتھ ہی اسکے زمین پر رکھے ہاتھ پر اپنے بوٹ سے دباؤ ڈالتا ہوا ٹور چر سیل سے نکلا، وہ ٹھنڈے ماربل پر پڑی سینے میں زمانے بھر کی اذیت بھرے اپنی قسمت پر ماتم کناں تھی، جو اسے ناجانے کس غلطی کی سزائیں دے رہی تھی۔



"آپ نے بلایا؟"

طاہر علوی کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے یمنانے ان سے پوچھا جو اپنی مخصوص چھڑی کو اس مضبوطی سے پکڑے تھے جیسے اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔"

انہیں مسلسل زمین کو گھورتے دیکھ ہمنانے پھر پوچھا اب کے لہجے میں پریشانی گھلی تھی۔

صبح ایک انجانے نمبر سے ویڈیو آئی ہے میرے فون پر۔۔۔۔ اب اس نمبر"

"پر کال کر رہا ہوں تو بند جا رہا ہے۔۔۔۔

بہت ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ بول رہے تھے

"ویڈیو۔۔۔ کیسی ویڈیو؟"

یمنا کے پوچھنے پر انہوں نے بیڈ پر اپنے برابر سے موبائل اٹھا کر یمنا کو دیا، کوئی ویڈیو اس میں پوس تھی، اس نے پلے کر کے دیکھنا شروع کیا، جیسے جیسے ویڈیو آگے چل رہی تھی ویسے ویسے یمنا کے تاثرات بدل رہے تھے، وہ گرنے کے انداز میں بیڈ پر بیٹھی تھی، ایک ہاتھ منہ کو جا لگا تھا، یمنا آنکھیں پھیلائے وہ ویڈیو دیکھنے لگی جس میں ایک عورت بری طرح نتاشہ کو

ڈنڈے سے پیٹ رہی تھی، بے ساختہ اسکا ہاتھ منہ کو جا لگا، ویڈیو بند ہوتے ہی اس نے موبائل سائیڈ پر رکھا، پھر جھک کر اپنا سر تھام گئی۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں وہ لوگ نتاشہ کے ساتھ۔۔۔"

بھگے لہجے میں کہتے ہوئے اس نے طاہر علوی کو دیکھا

میں بخشوں گا نہیں اگر نتاشہ کو کچھ بھی ہوا۔۔۔ میں برباد کر دوں گا ان "لوگوں کو۔۔۔"

غضب زدہ لہجے میں کہتے ہوئے انہوں نے آخر میں سائیڈ لیمپ زور سے ہاتھ مار کر گرایا تھا، یمینا اپنا سر تھامے رونے لگی تھی، جس دوست کی شروع سے اتنی کئیر کی تھی، اب اسکا یہ حال دیکھ کر بہت تکلیف ہو رہی تھی اسے۔



آج وہ اسی عمارت میں آیا تھا زبرین کے بلانے پر، اندر آکر اس نے دیکھا
زبرین راکنگ چیئر پر بیٹھا تیمور اور چند افسران سے کچھ باتیں کر رہا تھا اسکے
روم میں انٹرہوتے ہی وہ افسران وہاں سے نکلے تھے جبکہ اب تیمور منہ
بنائے اسے گھور رہا تھا، آخر یہ انسان بھی تو شامل تھا اسے بیوقوف بنانے
میں۔

"تمہیں انویٹیشن دینا بھول گیا میں۔۔۔"

اچانک زبرین کے کہنے پر تیمور چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوا

"کس چیز کا انویٹیشن سر؟"

اس نے حیران ہوتے ہوئے زبرین سے پوچھا

"یہاں سے جانے کا۔۔۔"

لہجہ بدل کر اس نے کہا تو تیمور بوکھلاتے ہوئے سر ہلا کر باہر نکلا، اسکے جانے کے بعد زین زبرین کے سامنے رکھی چئیر پر بیٹھا تھا۔

"تو۔۔۔ کیا خبر ہے وہاں کی۔۔۔"

اسکے بیٹھتے ہی زبرین نے پوچھا

شک صحیح نکلا۔۔۔ لڑکیاں طاہر علوی کی ایک فیکٹری کے تہ خانے میں قید "ہیں۔۔۔"

کہتے ساتھ زین نے آستین فولڈ کی جس سے بازو پر آدھا شیر کا ٹیٹو نمایاں ہوا، زبرین کی نظر اس پر پڑی تو وہ ناگوار نظروں سے زین کو دیکھنے لگا۔

"یہ سٹیکر ہٹایا نہیں تم نے۔۔۔"

اب کے وہ سرد لہجے میں پوچھا تھا جس پر زین نے ایک نظر اپنے بازو پر بنے زبرین کے بازو جیسے ٹیٹو کا سٹیکر دیکھا

URDUNovelians

"ہٹادوں گا۔۔۔ اتنی جلدی بھی کیا ہے۔۔۔"

ہلکا سا مسکراتے ہوئے اس نے کہا

ابھی ہٹاؤ کیوں کہ اب اسکی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔۔ یہ مجھ پر ہی "ٹھیک ہے۔۔۔"

زبرین نے دانت پیس کر کہا تو زین نے آنسیر واچکاتے ہوئے وہ اسٹیکر اتارا

پہلی بار تو اپنا ٹیو مجھے دیا تھا اور وہ بھی صرف اسٹیکر کی شکل میں۔۔۔۔ اب "وہ بھی اتر وار ہا ہے۔۔۔ لحاظ بھی نہیں کرتا" بچپن کی دوستی کا۔۔۔

اسے دیکھتے ہوئے زین نے طنزیہ مسکراہٹ لیے کہا

URDUNovelians

دوستی کا لحاظ ہی کر رہا ہوں ورنہ جو میری "چیزوں" پر نظریں گاڑتا ہے میں "اسکی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔۔۔۔"

سرد لہجے میں زبرین کا کہنا تھا کہ زین کے چہرے پر ٹھہری طنزیہ مسکراہٹ
غائب ہوئی، مطلب اسکے دل میں نتاشہ کے لیے پختہ جذبات سے زبرین
واقف تھا، زین کے گلے میں گلٹ سی ابھری تھی، بے ساختہ وہ زبرین سے
نظریں چراگیا تھا،

"جیسا تم سمجھ رہے ہو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

نگاہ پھیرتے ہوئے اس نے زبرین کو وضاحت دی تھی

URDUNovelians

"ایسا کچھ نہ ہی ہو تو بہتر ہے۔۔۔"

اس پر نظریں جمائے زبرین نے سختی سے کہا

"آؤ تمہیں کچھ دکھاؤں۔۔۔"

کچھ دیر تک اسکے چپ رہنے پر اچانک زبرین نے کہا ساتھ ہی راکنگ چیئر گھوماتے ہوئے سامنے لگی بڑی سی سکرین کو دیکھتے ہوئے ریموٹ اٹھایا اور سکرین اون کی، زین جو اسکی کاروائی دیکھ رہا تھا اب سکرین پر چلتی ویڈیو پر جیسے ہی اسکی نظر پڑی وہ بے ساختہ اپنی چیئر تھام گیا، فوراً سے پہلے اس نے نگاہ جھکائی تھی جبکہ کانوں پر ہما کے ڈنڈے سمیت نتاشہ کی رونے اور چیخنے کی آواز نے اسکی آنکھیں لال کر دیں، زبرین دلچسپی سے اسکے ایکسپریشن دیکھ رہا تھا۔

URDUNovelians

"تم ٹھیک ہو۔۔۔"

اس نے استہزاء لہجے میں پوچھتے ہوئے سکرین آف کی تھی، جس پر زین نے
لہو رنگ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

"کبھی کبھی میرا شدت سے دل کرتا ہے کہ تیری جان لے لوں۔۔۔"

اسے یوں محضوظ ہوتا دیکھ زین نے جبرے بھنختے ہوئے کہا، آنکھوں میں
ہلکی سی نمی جھلکی تھی جسے اس نے پلکیں جھپکاتے ہوئے اپنے اندر اتارا۔

ہاا۔۔۔ تُو بھی نایار۔۔۔ اب منہ نہیں کھولے گی تو یہیں کیا جائے گا اسکے
"ساتھ۔۔۔ یا شاید اس سے بھی بدتر۔۔۔"

کندھے اچکاتے ہوئے زبرین نے ہنس کر کہا

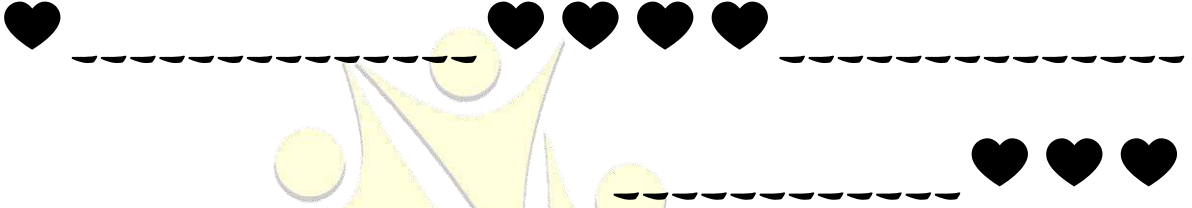
"زبرین۔۔۔ مر جائے گی وہ کمینے۔۔۔"

خود پر کنٹرول نہ ہوا تو اچانک زین چٹیر سے جھٹکے میں اٹھتا ہوا دھاڑا

تو کیا ہوا۔۔۔ یہاں پر اکثر ایسے سسپیکٹ ہوتے ہیں جو منہ نہیں کھولتے تو
"انہیں مار دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ اسے تو پھر بھی بخشا ہوا ہے میں نے۔۔۔"

سفاکی سے بولتے ہوئے وہ بے نیازی سے راکنگ چٹیر ہلانے لگا تو زین نے
چند پل اسے ملائمت سے دیکھا پھر وہاں سے واک آؤٹ کر گیا، ناچاہتے
ہوئے بھی بار بار آنکھیں نم ہو رہی تھیں، کار میں بیٹھنے سے پہلے اس نے
جلدی سے گلاس آنکھوں پر چڑھائے تھے، دوستی کا بھرم رکھنے کے لیے
وہ وہاں تو زیادہ نہیں بولا پر اب وہ فل سپیڈ میں گاڑی چلائے اپنے دل میں

اٹھتی ٹیس کو نظر انداز کرنے کی ناکام کوششیں کر رہا تھا، ورنہ آنکھوں میں
اب تک نتاشہ کا ترپتا وجود گھوم رہا تھا۔



رات کو زبرین کے حکم پر اسکی ڈریسنگ کی گئی تھی ساتھ ہی چند لیڈی افسران
نے اسے ایک روم میں لے جا کر اسکے پھٹے کپڑے ہٹا کر دوسرے کپڑے
پہنائے تھے، چنچ کرنے کے فوراً بعد وہ افسران نتاشہ کو واپس ٹورچر سیل
میں لائیں ساتھ ہی اسکی گردن پر کچھ انجیکٹ کیا، پہلے تو نتاشہ کو کچھ سمجھ نہ
آیا پر پھر اسکا دماغ آہستہ آہستہ غنودگی میں جانے لگا، آنکھوں کے سامنے
اندھیرا چھاتے ہی وہ لہرا کر گری تھی، اور اب،

اسے چئیر سے بندھے بے ہوش ہوئے کافی گھنٹے گزر چکے تھے، پیروں پر
ہوتی شدید جلن پر اسکی آنکھیں پٹ سے کھلیں، دونوں پاؤں ہلانے کی
کوشش کی تو وہ کسی چیز سے بندھے محسوس ہوئے، جلن جب حد سے بڑھی تو
نتاشہ نے چیختے ہوئے نظریں اپنے پیروں پر ڈالی جنہیں رسی سے باندھے
ایک برتن میں کھولتے ہوئے پانی پر ڈالا گیا تھا،

"آااااہ۔۔۔۔۔ پلیر ہٹائیں اسے۔۔۔۔۔"

وہ حد سے زیادہ تکلیف میں چیخ کر بولی تھی، جبکہ ہما دونوں بازوؤں کو فولڈ کیے
مطمئن سی ہو کر اسے بری طرح تڑپ کر روتے دیکھ رہی تھی۔

"تم مجھے پاسور ڈبتا دو تو میں یہ ہٹا دوں گی۔۔۔۔۔"

اسکا مچلنا دیکھ ہمانے مسکراتے ہوئے کہا

میں۔۔۔ قسم کھاتی۔۔۔ ہوں۔۔۔ مجھے کچھ نہیں۔۔۔ پتا۔۔۔ وہ صرف غصے " "میں۔۔۔ کہا۔۔۔ تھا میں نے۔۔۔ پلیز مت کریں یہ۔۔۔

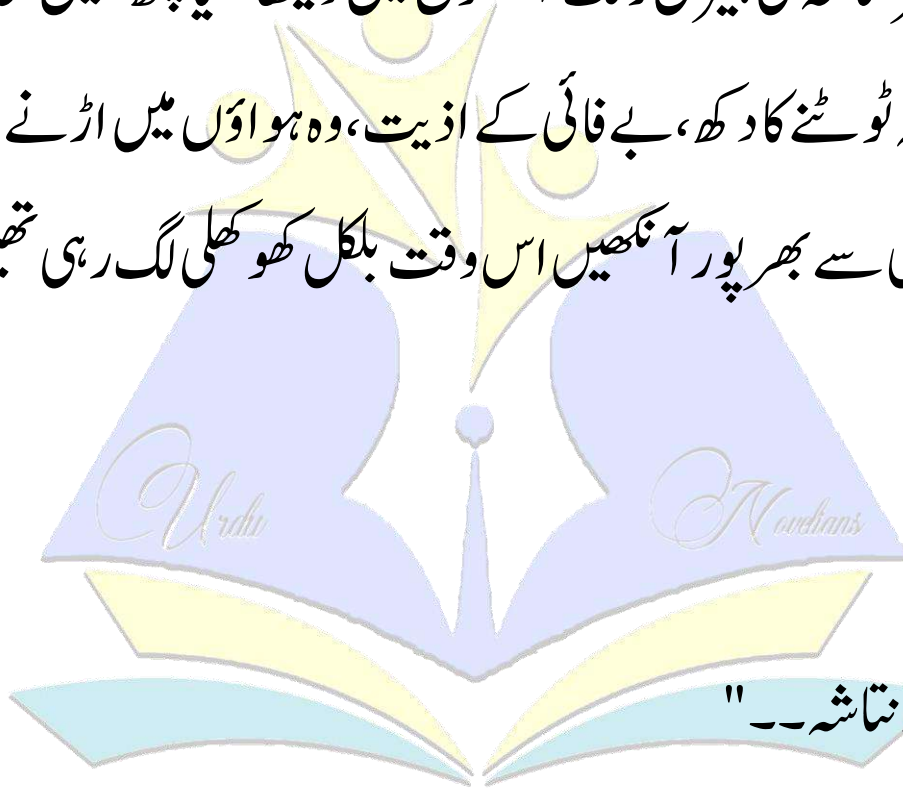
افیت سے آنکھیں میچے وہ التجاء کرنے لگی تھی اس سے پرہما کو جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا اس سے، تبھی زبرین ٹورچر سیل میں داخل ہوا، اسے دیکھ کر ہما جلدی سے سیدھی ہوئی، چند قدم چلتے ہوئے وہ نتاشہ کے پاس آکر چند پل سنجیدگی سے اسکا آنکھیں بند کیے باوا زرونا دیکھتا رہا، پھر جھٹکے اس کھولتے پانی کے برتن کو ٹھوکر ماری تو وہ دور جا کر پھیکا یا، اس شور پر نتاشہ نے آنکھیں کھولیں تھی پر سامنے کھڑے انسان کو دیکھ وہ پھر سر جھکائے رونے لگی، زبرین نے ایک نظر پلٹ کر مس ہما کو دیکھا تو وہ ٹورچر سیل سے نکل

گئیں، انکے جانے کے بعد وہ تھوڑا سا جھکتے ہوئے نتاشہ کی تھوڑی کے نیچے
اپنی ایک انگلی رکھے اسکا جھکا چہرہ اٹھایا، پھر بغور اسکا سرخ چہرہ دیکھنے
لگا، آنکھوں کے گرد ملتے، گال پر لگی پٹیاں، یہ کہیں سے بھی وہ نتاشہ تو نہیں
لگ رہی تھی جو ہر پل اسے مسکرا کر دیکھتی جو اپنی زندگی کے ہر لمحے کو کھل
کر جیتی، یہ تو کوئی اور ہی لڑکی لگ رہی تھی جسے کافی دن کی بیمار ہو، نتاشہ ادھ
کھلی آنکھوں سے اسے خود کو دیکھتا پا کر چہرہ موڑنے لگی پر زبرین نے اور
سختی سے اسکا چہرہ دبوچا اور یونہی خاموشی سے بغور اسکا ایک ایک نقش دیکھنے
لگا، نگاہ بھٹکی تو اسکے سوجے ہوئے ہونٹ پر گئی۔

URDU Novelians

"چھو۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔ ادیا۔۔"

اسکی گرفت جب تھوڑی پر اور سخت ہوئی تو نتاشہ نے بمشکل بولنا چاہا پر
زبرین نے اسکے لبوں پر انگلی رکھ دی جیسے ابھی کوئی مداخلت نہ چاہتا ہو، اس
نے ایک نظر نتاشہ کی ہیزل رنگ آنکھوں میں دیکھا، کیا کچھ نہیں تھا ان
میں، بھروسہ ٹوٹنے کا دکھ، بے فائی کے اذیت، وہ ہواؤں میں اڑنے والی
لڑکی وہ زندگی سے بھرپور آنکھیں اس وقت بالکل کھوکھلی لگ رہی تھیں
زبرین کو۔



پتا نہیں کیوں اسکا لہجہ نرم ہوا یا شاید نتاشہ کی حالت دیکھ اس نے جان بوجھ
کر لہجہ نرم کیا تھا، جبکہ نتاشہ جو پہلے ہی پیر پر ہوتی جلن سے تڑپ رہی تھی
اب اسکے سوال پر بے ساختہ اسکا خود کشی کرنے کا دل کیا۔

مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔ تھک چکی ہوں بتا کر۔۔۔ آخر آپ لوگ یقیناً
کیوں نہیں کرتے۔۔۔ میرے پاپا کو بار بار سب۔۔۔ غلط بول رہے
ہیں۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں۔۔۔ وہ غلط نہیں ہیں۔۔۔ انہوں نے کچھ نہیں
کیا۔۔۔

آخر تنگ آکر اس نے زبرین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پر یقیناً لہجے میں
کہا، اسکی بات پر زبرین ایک بار پھر انیس سال پیچھے چلا گیا تھا، جہاں
بے دردی سے وہ لوگ اسکی ماں اور بہن کی عزت کا جنازہ نکال رہے
تھے، اس وقت وہ وہاں ہوتے ہوئے بھی بے بس تھا، اسکی ماں اور بہن کس
قدر روئیں تھی چیخ چیخ کر، کتنی بھیک مانگی تھی اسکی ماں نے ان لوگوں سے
عزت کی، پر اُس وقت، وہاں پر طاہر علوی کھڑا چند آدمیوں کے ساتھ کیسے
قہقہہ لگا کر ہنس رہا تھا ان لوگوں کی بے بسی پر اور آج نتاشہ جتنے یقیناً سے

اپنے باپ کی حمایت میں دلیل دے رہی تھی، ایک شعلہ سا بھڑکا تھا زبرین
کے اندر، دل میں جو تھوڑا بہت رحم بھی جاگنے لگا تھا اس لڑکی کے لیے وہ پل
میں ہوا ہو چکا تھا،

تمہارا باپ کتنا بچ انسان ہے یہ تم سے بہتر اور کوئی نہیں جانتا"
لڑکی۔۔۔ اسکی اصلیت تو میں سب کے سامنے لا کر رہوں گا۔۔۔ فلحال
تم نے اگر پاسورڈ نہیں بتایا تو یقین کرو اب میں وہ کروں گا تمہارے ساتھ کہ
"روح کا نپے گی تمہاری۔۔۔"

دانتوں کو سختی سے بھنچے وہ خون آلود نظروں سے نتاشہ کو گھورتے ہوئے
غرایا تھا

ادیان میں مرجاؤں گی۔۔۔ مت کریں اس طرح میرے "
"ساتھ۔۔۔۔۔ مجھے کچھ بھی نہیں پتا۔۔۔"

ایک بار پھر وہ بولتے ہوئے چہرہ جھکا گئی ساتھ ہی پھوٹ کر رودی، مقابل کا یہ
رویہ کتنا تکلیف پہنچا رہا تھا اسے وہ بیان نہیں کر سکتی تھی، زبرین نے تپ کر
اس ڈھیٹ لڑکی کو دیکھا، دماغ میں یہ سوال ابھر رہا تھا کہ آخر کیوں اتنی
تکلیف برداشت کرنے کے بعد بھی وہ زبان نہیں کھول رہی تھی،

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ مت بتاؤ پر اب جو میں تمہارے ساتھ کروں تو "

"پلیز۔۔۔۔۔ اسکے بعد مجھ سے نفرت نہیں کرنا۔۔۔"

طنزیہ لہجے میں کہتے ہوئے وہ پلٹ کر وہاں سے جانے لگا

"ادیان نیازی۔۔۔۔۔نتاشہ علوی کبھی آپ سے نفرت نہیں کر سکتی۔۔۔"

نتاشہ کے بھگے لہجے میں کہے گئے ان الفاظوں پر بے ساختہ زبرین کے قدم
تھمے تھے، سینے میں رکھے پتھر پر ہلکی سی دراڑ پڑی تھی، کیا تھی وہ لڑکی جو اس
سے دھوکہ کھانے کے بعد بھی وہی ورد کر رہی تھی، جلد ہی اس لڑکی کی
حمایت میں آنے والی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے وہ وہاں سے نکلا تھا۔



رات کو تیمور کار میں بیٹھا اپنے گھر کی طرف روانہ ہو رہا تھا تبھی اسکی کار کے
سامنے ایک کار تیزی سے آکر رکی تھی، تیمور نے جھٹکے سے بریک لگایا ورنہ
سامنے والی کار سے ٹکرا ہو کر رہتی، وہ جلدی سے کار سے نکلا دوسری طرف
سے بھی کوئی کار سے نکلا تھا، اسے حیرت ہوئی مقابل یمناکو دیکھ کر جو تیزی

سے اسی کے پاس آرہی تھی، ابھی وہ کچھ بولتا کہ یمنانے اسکے قریب آتے ہوئے جھٹکے سے اسکا کالر اپنی مٹھیوں میں لیا، تیمور نے حیرت سے پہلے اسکے ہاتھ میں دبوچے اپنے کالر کو دیکھا بعد میں یمنانے کو جسکی پلکیں نم ہو رہی تھیں، جیسے ابھی کچھ دیر پہلے روئی ہو۔

تم لوگ سمجھتے کیا ہو خود کو۔۔۔ کیا حشر کیا ہے تم لوگوں نے نتاشہ " کا۔۔۔ میں نے تم سے کہا بھی تھا کہ وہ بے قصور ہے۔۔۔ تو پھر کیوں " اسے ٹور چر کیا جا رہا ہے۔۔۔

وہ نم زدہ لہجے میں چیختے ہوئے اس سے استفسار کرنے لگی، آنکھوں میں واضح تڑپ تھی اسکی نتاشہ کے لیے، تیمور ہنسا تھا، ایک مذاق اڑاتی ہنسی ہنسا تھا وہ۔

تم لوگ اس لڑکی کو کتنا معصوم سمجھتے ہو۔۔۔۔ جبکہ وہ لڑکی بہت تیز"
ہے۔۔۔۔ اب تک جتنی معصوم لڑکیوں کے ساتھ اس نے جو کیا ہے اب
"وہی بھگت رہی ہے۔۔۔"

اپنے کالر پر سے اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے تیمور نے کہا

میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہہ رہی ہوں کہ نتاشہ بے گناہ"
ہے۔۔۔۔ اسے کچھ بھی نہیں پتا تو پھر اسے یوں ٹور چر کر کے کیا ملے گا تم
"لوگوں کو۔۔۔"

غصے کی شدت سے یمنا نے اس کے سینے پر مکا مارنا چاہا پر اب تیمور نے اس کے
دونوں ہاتھ تھام لیے

میں بھی یہ بات تمہیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور اب بھی کہتا ہوں کہ اگر "
اپنی دوست کی آزادی چاہتی ہو تو اس کے بے قصور ہونے کا کوئی ثبوت
"لاؤ۔۔۔"

اپنی بات کہتے ہی تیمور نے اسکا ہاتھ جھٹکے سے چھوڑا پھر ایک نظر اسے دیکھنے
کے بعد اپنی کار کا گیٹ کھولا، میمنا جو سوچ میں پڑی تھی کہ آخر کیا ثبوت
دے اسے نتاشہ کی بے گناہی کا، تیمور کے کار سٹارٹ کرنے پر وہ ہوش میں
آتے ہوئے اسکی طرف متوجہ ہوئی، وہ کار میمنا کے برابر سے نکالتا ہوا لے
جانے لگا تبھی میمنا جلدی سے اٹھ کر اسکی کار کی طرف بھاگی۔

URDUNovelians

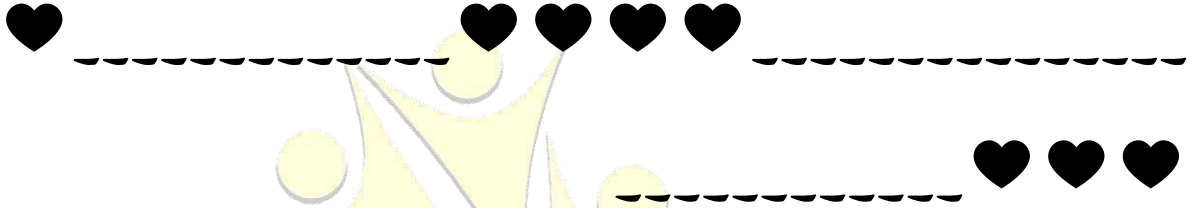
"رکو۔۔۔ تیمور بات سنو۔۔۔ میری۔۔۔ نتاشہ میں بے گناہ ہے۔۔۔"

اسکی بھرائی ہوئی آواز کو ان سنا کرتے ہوئے تیمور نے کار کی سپیڈ تیز کی،

"پچھتاؤ گے۔۔۔ تم لوگ بہت پچھتاؤ گے۔۔۔"

اسکی دور جاتی کار کو دیکھتے ہوئے یمنابے بسی سے چیخ کر بولی ساتھ ہی وہی زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی، اسکے کیے کی سزا وہ لوگ نتاشہ کو دے رہے تھے، یمناکا شدت سے دل کیا کسی کار کے نیچے آ کر اپنی ہی جان دیدے، بے ساختہ اسکے ذہن میں وہ لڑکیاں آئیں تھیں جنہیں ان لوگوں نے اغواء کر کے فیکٹری کے تہ خانے میں رکھا ہوا تھا، آج اگر وہ اپنی دوست کے لیے بے بس تھی تو پھر ان لڑکیوں کے بھی تو کتنے اپنے انکے لیے بے بس ہو کر تڑپتے ہوں گے انکے لیے، یہ سوچ یمناکا سر درد کرنے لگی تھی، کتنے لوگوں کی گناہگار تھی وہ پر اب ان سب کی سزا وہاں اس ایجنسی کے قید میں اسکی دوست بھگت رہی تھی، رورو کر جب وہ تھکی تھی تب وہاں

سے اٹھ کر جانے لگی پر اچانک یمنا کا سر چکر آیا، اس سے پہلے وہ زمین پر گرتی
دو مضبوط بازوؤں نے اسے تھاما تھا۔



تیمور جو اسکی تڑپتی آواز پر خود پر اور قابو نہ رکھ پایا تھا، جھٹکے سے کار کو
ریورس کرتے ہوئے واپس یہاں پر آیا، ابھی وہ یمنا کے قریب ہی آرہا تھا کہ
وہ چکرانے لگی، پر اسکے گرنے سے پہلے ہی تیمور نے یمنا کو بازو سے تھام
لیا، تیمور نے حیرت سے اسکے زرد چہرے کو دیکھا پھر وقت ضائع نہ کرتے
ہوئے اسے گود میں اٹھاتا ہوا اپنی کار تک لایا، فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر اس نے
ایک نظر یمنا کو دیکھا۔

"یمننا۔۔۔"

اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے تیمور نے پکارا لیکن وہ یونہی پڑی رہی تو جلدی سے تیمور اپنی طرف آکر گیٹ کھولتے ہوئے بیٹھا پھر ڈیش بورڈ سے پانی کی بوتل اٹھا کر اس نے چند چھینٹے یمننا کے چہرے پر مارے، جس سے وہ آنکھیں میچتے ہوئے اپنا چہرہ موڑ گئی، اسے ہوش میں آتا دیکھ تیمور کی جان میں جان آئی تھی، خود کو کار میں دیکھ یمننا نے حیرت سے گردن موڑی مگر تیمور پر نظر پڑتے ہی اسکے تاثرات تنے تھے۔

URDU Novelians

"تم ٹھیک ہو؟"

ابھی وہ اسے کچھ بولتی پر تیمور کے لہجے میں اپنے لیے فکر محسوس کر کے
بے ساختہ نگاہ پھیر گئی،

تیمور۔۔۔ پلیر یقین کرو نتاشہ بے قصور ہے۔۔۔۔۔ وہ معصوم ہے تم کچھ
"کرونا۔۔۔ تم چھڑو الو اسے ان لوگوں کی قید سے۔۔"

اسکے سوال کو ان سنا کیے یمنانے وہی بات دہرائی جو وہ پہلے بول رہی
تھی، چندیل تیمور نے خاموشی اختیار کی

تم مجھے صرف ایک ثبوت دے دو اسکی بے گناہی کا۔۔۔۔۔ اسکے بعد میں
"وعدہ کرتا ہوں کہ نتاشہ کو خود بری کروادوں گا۔۔"

تیمور کی اس بات پر یمنانے بے بسی سے اسے دیکھا، آخر کیا ثبوت دیتی اسے کہ وہ خود ہی اصل گنہگار ہے،

"سرا سے تب تک نہیں چھوڑیں گے جب تک وہ پاسورڈ نہیں بتا دیتی۔۔۔"

اسکے خاموشی سے لب کاٹنے پر تیمور نے کہا، یمنانے جھٹکے سے اسکی طرف دیکھا، تو کیا وہ اسی لا کر کے پاسورڈ کی بات کر رہا تھا،

"کیسا پاسورڈ؟"

اپنی گھبراہٹ کو چھپاتے ہوئے وہ پوچھی

"اب کیا سب بتا دوں تمہیں؟"

اسے تجسس میں دیکھ تیمور نے مسکرا کر کہا

چلو تمہیں گھر چھوڑ دوں۔۔۔ تمہاری طبیعت ویسے بھی ٹھیک نہیں لگ
"رہی۔۔۔"

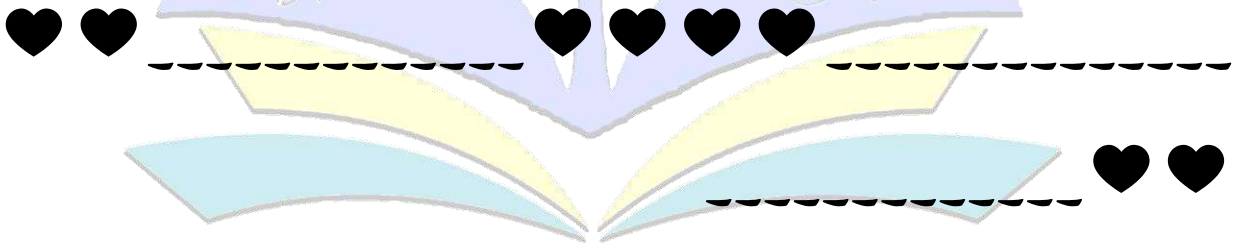
موضوع بدلتے ہوئے اس نے پھر کہا اور کارسٹارٹ کی

کوئی ضرورت نہیں ہے اتنی ہمدردی کی۔۔۔ ایسے انسان کی کار میں جانا
میرے لیے گناہ کے برابر ہے جس انسان کی قید میں میری دوست
"ہے۔۔۔"

بمشکل اپنی آواز میں نمی روکتے ہوئے یمنانے اسے دیکھ کر کہا، آنکھیں پھر
بھگنے لگی تھیں جبکہ تیمور نے اسکی بات پر گہرا سانس بھرا تھا، ابھی وہ کچھ اور

بولتا کہ یمنا جھٹکے سے کار کا گیٹ کھولتے ہوئے نکلی اور وہاں سے سیدھا اپنی
کار کی طرف جانے لگی۔

تیمور نے کار کی سیٹ سے سر ٹکائے اسے کار میں بیٹھا دیکھا، کیسے سمجھاتا یمنا
کو کہ اسکے بس میں ہوتا تو اب تک چھوڑ چکا ہوتا وہ نتاشہ کو، پر سب گیم تو
اصل اسکے سر "زبرین افتخار" کے ہاتھ میں تھا۔



آدھی رات کو ٹور چر سیل کی سبھی لائٹس آف تھیں اور وہ یونہی چئیر سے
بندھی ماضی کی سوچوں کے محور میں گم تھی، کتنی خوش رہنے والی لڑکی تھی
وہ، باپ کے پر سکون سائے اور ایک دوست کی محبت میں جینے والی اس

خوشحال لڑکی کی زندگی میں ادیان نیازی ایک انجان شخص بن کر آیا تھا، شروع میں اس سے اریٹھٹ ہوتے ہوئے اسے نہیں معلوم تھا کہ ایک دن وہی آدمی کس قدر عزیز ہو جائے گا اسکے لیے، اس سے شادی کے بعد تو وہ ہواؤں میں اڑنے لگی تھی، ایسا شوہر جس کے لیے لڑکیاں رشک کرتی ہیں وہ اسکے نصیب میں تھا، یہ سوچ ہی تو اسکے لیے باعثِ فخر تھی پر اب، اب وہی انسان ایسا شوہر ثابت ہوا تھا جس کا سوچ کر ہی لڑکیاں کانپتیں، ادیان کی بے وفائی پر وہ تڑپی تو بہت تھی پر چاہ کر بھی اس سے نفرت نہ کر سکی، پتا نہیں کیوں کوشش کے باوجود وہ اس سے نفرت نہیں کر پار ہی تھی اور وجہ یہی تھی، اس کا صاف شفاف دل جو کہ ایسے شیشے کے مانند تھا جس میں صرف ایک ہی انسان کا عکس دکھتا تھا اور وہ انسان وہی بے وفا اور ظالم سیاد تھا جسے اسکے تڑپنے سے زرا فرق نہیں پڑتا تھا، اپنی

سوچوں کا محور اسے کسی کے قدموں کی چاپ پر ٹوٹا محسوس ہوا تھا، نتاشہ
چونکی تھی نیم اندھیرے میں اپنے سامنے کسی کا سایہ دیکھ،

"کلو۔۔۔"

"شش۔۔۔"

ابھی وہ کچھ پوچھتی کے مقابل نے تھوڑا جھکتے ہوئے اسے خاموش رہنے کا
اشارہ کیا پھر ایک نظر ہر طرف دوڑاتے ہوئے وہ نتاشہ کے پیچھے آیا
تھا، نتاشہ چپ چاپ حیرت سے اس اجنبی کی کاروائی دیکھ رہی تھی جواب
پیچھے تھوڑا جھک کر اسکی رسیاں کاٹ رہا تھا، رسیاں کاٹنے کے بعد وہ آہستہ

قدم اٹھاتا ہوا پھر نتاشہ کے سامنے آیا اور اب گھٹنوں کے بل بیٹھا اسکے ہاتھوں کو مقید کی ہوئی ہتھکڑیوں کو کسی باریک چیز سے کھولنے لگا،

"کون ہیں آپ۔۔ کیا کر رہے ہیں یہ؟"

اب کے اس سے صبر نہ ہوا تو ہلکی آواز میں پوچھ بیٹھی، جس پر مقابل کے ہتھکڑیاں کھولتے ہاتھ کچھ پل کے لیے رکے، سرخ نظریں اٹھی تھیں اور سیدھا ہیزل رنگ آنکھوں سے ٹکرائیں، ان خوبصورت آنکھوں کا یہ حشر دیکھ مقابل کے دل میں درد کی شدت بھری ٹیس اٹھی تھی، ان کے سحر میں ڈوبنے سے پہلے ہی وہ دوسرے ہی لمحے جھکا اور تیزی سے اسکی ہتھکڑیاں کھولنے لگا، اسکے ہاتھ آزاد کرتے ہی وہ کھڑا ہوا تھا۔

"چلو یہاں سے۔۔۔"

نتاشہ کو بول کر اس نے پھر ایک نظر گیٹ کی طرف دیکھا پھر کسی کو نہ پا کر مطمئن ہوتے ہوئے واپس نتاشہ کو دیکھا جو آزاد ہونے کے باوجود چیئر پر بیٹھی اسے نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی۔

"چلو۔۔۔"

اب کے اس نے آواز تھوڑی بلند کی

URDU Novelians

"پہلے آپ بتائیں۔۔۔ کون ہیں آپ؟"

اپنی ضد دکھاتے ہوئے وہ یونہی بیٹھی اس سے وہی سوال کرنے لگی

ابھی یہ بتانے کا وقت نہیں ہے۔۔۔ فلحال چلو یہاں سے۔۔ اس سے پہلے "
"کوئی دیکھ لے۔۔۔"

نتاشہ کی ڈھٹائی پر وہ تپا تھا پھر لہجے کو سنجیدگی میں گھول کر بولا

مجھے نہیں جانا۔۔۔ یہاں پر کم سے کم میں ادیان کو تو دیکھ لیتی "
ہوں۔۔۔ اگر میں گئی تو انہیں لگے گا کہ میں سچ میں جھوٹی اور مکار ہوں
جبکہ میں انہیں ثابت کرونگی کہ میں ویسی نہیں ہوں جیسا وہ مجھے سمجھتے
ہیں۔۔۔"

اپنی بات بولتے ہوئے وہ گالوں پر مسلسل پھسلتے آنسوؤں کو پونچھ رہی
تھی، دوسری طرف مقابل حیرت سے اس دیوانی کو دیکھنے لگا جو اس ظالم کی
بے وفائی اور اذیتوں کے باوجود اسی کی قید میں رہنے کو بضد تھی۔

"کیا تمہیں اپنے باپ سے نہیں ملنا؟"

کچھ سوچتے ہوئے اس نے مہرہ چنا، جس پر نتاشہ چونکی

وہ یاد کرتے ہیں تمہیں۔۔۔ تمہارے اغواء ہونے کے بعد سے کافی بیمار

"رہنے لگے ہیں۔۔۔"

اسکار نیکشن دیکھ مقابل نے اور پتے پھینکے پھر نتاشہ کے تاثرات دیکھنے لگا جو

اب رونے والے ہوئے تھے

URDUNovelians

"کیا۔۔۔ پاپا کی طبیعت خراب ہے؟"

نتاشہ نے بے قراری سے پوچھا تو اس نے ہلکے سے اثبات میں سر ہلایا

"انہوں نے ہی بھیجا ہے تمہیں لانے۔۔۔ اب تو چلو۔۔۔"

اسکے سوچ میں پڑے دیکھ مقابل نے پھر کہا تو نتاشہ اسے دیکھتے ہوئے جلدی سے اثبات میں سر ہلا کر اٹھی، باپ کی طبیعت خرابی کا سن کر اسے ڈھیروں پریشانی نے آلیا، جلدی سے اٹھ کر وہ اسکے ہمقدم چلنے لگی مگر تبھی لڑکھڑا کر نیچے گری، مقابل نے پلٹ کر اسے دیکھا، پیروں پر آبلے بننے کی وجہ سے جلن پھر تازہ ہوئی،

نتاشہ کو تکلیف سے لب بھینچے دیکھ وہ جھکا تھا اسے اٹھانے کے غرض پر تبھی وہ سرک کر پیچھے ہوئی۔

"می۔۔۔ میں۔۔۔ چل سکتی ہوں۔۔۔"

نظریں جھکائے نتاشہ نے کہا ساتھ ہی بمشکل اٹھی اور اسکے ساتھ لڑکھڑا کر چلنے لگی، ٹورچر سیل سے نکل کر اس نے چاروں طرف دیکھا، اندھیرا ہونے کے ساتھ ساتھ ہر طرف خاموشی چھائی تھی، وہاں کسی کو نہ پا کر وہ نتاشہ کو لیے آہستگی سے اس عمارت سے باہر نکلنے لگا پر مین گیٹ پر گارڈز کو دیکھتے ہی ایک قدم پیچھے ہوا، اس نے ایک نظر نتاشہ کو دیکھا جو پیروں پر ہوتی تکلیف کے باعث بمشکل کھڑی تھی، پھر کچھ سوچ کر پیچھے کے راستے پر آیا، یہاں مین گیٹ کے مترادف کم گارڈز تھے، باہر گھپ اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے نتاشہ کو جھکنے کا اشارہ کیا پھر ایک نظر گارڈز کو دیکھ کر اپنے برابر میں رکھی ایک چمیر پر زوردار ٹھوکر ماری، اچانک ایک گارڈ اس سمت متوجہ ہوا جہاں سے آواز آئی، اسے اپنی طرف آتا دیکھ وہ نتاشہ کو لیے پلر کے پیچھے چھپا، پھر چھپ کر ایک نظر اس گارڈ کو دیکھا وہ اب تک چمیر کے آس پاس ٹورچر کی دھیمی روشنی سے دیکھ رہا تھا، اس کا دھیان بٹتے دیکھ وہ نتاشہ

کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے اس گارڈ کے پیچھے سے ہوتے ہوئے بنا چا پ کے
بھاگا تھا، وہ گارڈ تو انہیں جاتا ہوا نہ دیکھ پایا پر دو ایک سرے کرتی تیز آنکھوں
نے خون آلود نظروں سے نتاشہ کا ہاتھ اسکے ہاتھوں میں دیکھا تھا۔

نتاشہ کو کار میں بٹھاتے ہی وہ دوسری طرف آکر خود بیٹھا، اب اسکا چہرہ دیکھ
کر نتاشہ ٹھٹھکی تھی، وہ حیرت کی موت بنے اس شخص کو دیکھنے لگی جسے
ادیان نے کچھ مہینے پہلے ریسٹورنٹ میں نتاشہ کو دکھا کر بتایا تھا کہ وہ اسکا
دوست ہے۔

URDUNovelians

زین جو بیٹھتے ہی کار سٹارٹ کر کے وہاں سے تھوڑا دور آچکا تھا اب نتاشہ کو
مسلسل خود کو دیکھتا پا کر آہستہ آہستہ

"آپ تو۔۔"

"زبرین کا دوست۔۔۔"

اسکی بات کاٹتے ہوئے زین نے کہا تو نتاشہ ابھی

"آپ میری مدد کیوں کر رہے ہیں؟"

نتاشہ کا الجھا ہوا لہجہ محسوس کر کے زین نے کاررو کی پھر چند پل اسے دیکھتا رہا

"میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔۔"

اسے بناپلک جھپکائے خود کو دیکھتا پا کر نتاشہ کنفیوز ہوتے ہوئے بولی، پر زین
اب سوچنے لگا کہ کیا بتائے اس بے خبر لڑکی کو کہ وہ کس قدر چاہتا ہے
اسے، اسکو تکلیف میں دیکھ کر ہی تو وہ اپنے دوست سے بغاوت کر رہا تھا۔

"میں نے یہ کیوں کیا یہ اگر تمہیں۔۔۔۔۔"

زین کی بات ادھوری رہ گئی جب اسکی کار کا سائیڈ مرر چھناکے سے ٹوٹا
تھا، اسکے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی کوئی چھوٹی سی لوہے کی چیز ہوا کی تیزی سے
آکر اسکے کندھے میں پیوست ہوئی، تکلیف کے باعث بے ساختہ وہ سختی سے
لب بھینچ گیا، جبکہ نتاشہ آنکھیں پھاڑے اسے ایک ہاتھ کندھے پر رکھے
سٹیرنگ پر فوراً سرٹکائے دیکھنے لگی، زین کے بازو پر گولی لگنے سے وہ بری
طرح ڈری تھی، پر اچانک کسی نے اسکی طرف کا گیٹ کھول کر نتاشہ کو بازو

سے دبوچتے ہوئے جھٹکے سے باہر نکالا، خوف سے اسکے منہ سے چیخ نکلتی کہ
مقابل اسکے لبوں پر اپنا بھاری ہاتھ مضبوطی سے رکھے نتاشہ کی چیخ دبا گیا۔

"مجھ سے دھوکہ دہی نہیں کرنی چاہیے تھی ڈارلنگ۔۔۔"

زبرین کی برف کے مانند سرد سرگوشی نتاشہ کا خون جما گئی، وہ کانپ کے رہ
گئی اسکی سخت گرفت میں، تبھی وہ نتاشہ کو جھٹکے سے چھوڑ کر دور کرتا ہوا، کار
کے نیچے ہوئے شیشے سے اندر جھانکا، جہاں زین اب تک کندھے پر ہاتھ
جمائے سختی سے آنکھیں میچے خود پر قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

URDU Novelians

"تھینک یو سوچ۔۔۔ اپنی اصلیت دکھانے کے لیے (گالی)۔۔۔"

اسکو دیکھتے ہوئے زبرین دانت کچکچا کر غرایا پھر زین کو یونہی سٹیرنگ سے سرٹکائے چھوڑ کر وہ نتاشہ کی طرف آیا جو اسے دیکھ کر اب تک تھر تھراہٹ کا شکار تھی، اسکا بازو سختی سے دبوچ کر وہ تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنی کار تک آیا، اسکے گھسیٹنے پر نتاشہ کے پیر پر پڑے آبلے چھلے تھے پر زبرین کا ڈردماغ میں اس قدر حاوی تھا کہ وہ کراہ بھی نہ سکی، اس نے پٹخنے کے انداز میں نتاشہ کو کار میں بٹھا کر گیٹ دھاڑ سے بند کیا کہ نتاشہ کا دل اچھل کر حلق پر آیا، اپنی پسٹل پینٹ کی پچھلی جیب میں رکھتے ہوئے وہ کار میں بیٹھا تھا اور زن سے کار وہاں سے بھگالے گیا۔

URDUNovelians

اسکے جانے کے بعد زین نے سر سٹیرنگ سے اٹھایا تھا، پھر تکلیف دہ نظروں سے زبرین کی دور جاتی کار کو دیکھنے لگا، کندھے پر گولی لگتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ مقابل اسی کا دوست تھا جس نے زین کی بغاوت پر اس سے ناراضگی کا

یوں اظہار کیا تھا، شرمندگی کے باعث اس سے نظر نہ ملانے کے چکر میں وہ سر سٹیرنگ سے ٹکا گیا تھا، پر اب وہ زبرین کے کہے گئے الفاظوں پر ندامت سے آنکھیں میچ گیا، تبھی اسکا فون رنگ کرنے لگا، کندھے پر ہلٹ اب تک پیوست تھی، اپنی تکلیف کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے کال ریسیو کی۔

"کیا ہے۔۔۔"

نمبر دیکھ کر اس نے جھنجھلا کر لٹھ مار لہجے میں کہا،

"آج رات کی ڈیوٹی تھی تمہاری۔۔۔ بھول گئے۔۔۔"

دوسری جانب طاہر علوی کی فیکٹری سے اسی آدمی نے سنجیدگی سے کہا

"آج کی ڈیوٹی کسی اور کو دے دو۔۔۔"

کندھے سے تیزی سے نکلتا خون اسکی سفید شرٹ رنگین کر گیا، تبھی وہ

آہر و بھنچے بولا

"یہاں پر کوئی کسی کی ڈیوٹی نہیں کرتا۔۔۔ پندرہ منٹ میں پہنچو فوراً۔۔۔"

اب اس آدمی کا لہجہ بدلا تھا

"آ رہا ہوں۔۔۔"

غصے میں کہتے ساتھ اس نے کال کاٹتے ہوئے فون ڈیش بورڈ پر پٹخا پھر بایاں
ہاتھ سختی سے دائیں ہاتھ کے کندھے پر جمائے زخمی ہاتھ سے کارسٹارٹ کی۔



اس عمارت پر پہنچتے ہی وہ کھینچتے ہوئے نتاشہ کو کار سے نکالے اندر کی طرف پیچھے کے راستے سے ہی لے جانے لگا، مقصد نتاشہ کو کچھ دکھانے کا تھا، اور جو منظر نتاشہ نے اندر جاتے ہوئے دیکھا وہ لرز کے رہ گئی، پیچھلے حصے پر متعین گارڈز کے بے جان وجود نیچے پڑے تھے اور انکی جگہ دوسرے گارڈز وہاں کھڑے تھے، تو کیا وہ انہیں مار چکا تھا، یہ سوچ نتاشہ کو جھرجھری لینے پر مجبور کر گئی، اسے ایک خفیہ کمرے میں لا کر زبرین نے جھٹکے سے چھوڑا کہ نتاشہ لڑکھڑا کر نیچے گری، پیروں پر ہوتی جلن بڑھی تھی ساتھ ہی ٹھنڈے ماربل پر گرنے سے بازو میں چوٹ لگی، وہ کراہ کے رہ گئی۔

دوسری طرف زبرین روم کا دروازہ لاک کرتے ہوئے پلٹا تھا، پھر اپنا کوٹ اتار کر زور سے زمین پر پھینکا، ساتھ ہی اندر پہنی شرٹ کے اوپری بٹنز کھولتے ہوئے اسکے قریب آ کر گھٹنوں کے بل جھکا پھر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا جو زرد رنگت لیے زبرین کے وجیہہ چہرے پر چٹانوں جیسے سخت تاثرات دیکھ لڑتے ہوئے پیچھے سرک رہی تھی۔

"تو۔۔۔ بھاگنے کا ارادہ تھا میری جان کا۔۔۔"

اسکے چہرے کے بالکل نزدیک اپنا چہرہ کرتے ہوئے زبرین نے پوچھا، تاثرات کے برعکس اسکا لہجہ نہایت نرم تھا، نتاشہ نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا

"اد۔۔۔ ادیان نہیں۔۔۔ وہ پاپا کی۔۔۔"

اسکے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب زبرین اس پر اور جھکتے ہوئے نتاشہ کی سانس روک گیا، شدتِ ضبط سے وہ آنکھیں میچ گئی، اسکا یہ لمس کہیں سے بھی محبت لٹاتا نہیں تھا، بلکہ اپنے سخت اور جھلسا دینے والے لمس سے وہ نتاشہ کو تکلیف دے رہا تھا، جب دردِ حد سے بڑھا تو نتاشہ اپنا زمین پر ٹکایا ایک ہاتھ ہٹا گئی جس سے وہ زبرین سمیت پیٹ کے بل زمین پر گری تھی، کچھ دیر بعد اسکے لبوں کو چھوڑ کر زبرین نے دونوں ہاتھ زمین پر ٹکاتے ہوئے ایک نظر نتاشہ کو دیکھا جو آنکھیں موندے اپنی سانسیں ہموار کرنے کی کوشش کر رہی تھی، منہ میں خون کا ذائقہ محسوس کر کے ابھی وہ آنکھیں کھولتی کہ اپنی گردن پر پھر وہی جھلسا ہوا لمس محسوس ہوا اسے، صراحی دار گردن پر ہوتی چھن جب بڑھی تو وہ مچلنے لگی اس سیاد کی مضبوط گرفت میں، جبکہ وہ نتاشہ کی لگاتار مزاحمت کو نظر انداز کرتا ہوا اسکا رخ برابر کی

جانب کر گیا، اپنی پشت پر قمیض پر لگی زپ کو اسکے ہاتھ سے کھلتا محسوس کر کے نتاشہ نے زبرین کے مضبوط بازوؤں پر ہاتھ رکھے اسے دور کرنا چاہا، اس پر مقابل کی گرفت اور سخت ہوئی تھی،

"کہا تھا نا۔۔۔ دھوکہ نہیں دینا چاہیے تھا۔۔۔"

نتاشہ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے وہ اسکی کان کی لُو کو اپنے دانتوں میں لے گیا

URDUNovelians

"میں۔۔۔ نے۔۔۔ کوئی دھوکہ۔۔۔"

وہ بھگے کپکپاتے لہجے میں وضاحت دینے لگی پر کان کی لُو پر اسکے دانت کا دباؤ پڑتے ہی نتاشہ اپنا جملہ چھوڑ کر کراہی

اسے تکلیف میں کراہتا دیکھ زبرین طنزیہ مسکراہٹ سمیت اپنا بھاری ہاتھ
اسکے سرخ لبوں پر سختی سے جما گیا، وہ تڑپنے لگی تھی اسکے تکلیف دہ لمس
پر، لیکن مقابل بھی ظالم سیاد تھا جسے اسکی تکلیف سے کوئی لینا دینا نہیں
تھا، رات بھر اپنے ہر لمس سے اسنے نتاشہ کو تڑپایا، اس پر یہ ظاہر کیا کہ
زبرین افتخار کو پھر کبھی دھوکہ دینے کی سزا "اُسے" کتنی دردناک دے سکتا
تھا وہ۔



فیکٹری کے تہ خانے میں آنے سے پہلے ہی وہ ایک موٹا کپڑا اپنے کندھے
سے لے کر شانوں تک سختی سے باندھ چکا تھا، تاکہ خون زیادہ نہ بہے، اب وہ

تہ خانے میں سیڑھیاں طے کرتے ہوئے آیا تھا، کندھے میں درد کی ٹیسس
ہر لمحے بڑھ رہی تھی پر وہ لب ایک دوسرے میں پیوست کیے ضبط کر رہا
تھا، جس کمرے میں لڑکیاں قید تھیں اسی کے باہر بند گیٹ پر آکر وہ
رکا، جہاں وہ آدمی پہلے سے ہی کھڑا تھا۔

"یہ کیا ہوا؟"

اس آدمی نے زین کے کندھے پر بندھے کپڑے کو دیکھ کر کہا جو کہ خون
سے رنگین ہو چکا تھا،

URDU Novelians

"کام کیا ہے۔۔۔ وہ بتاؤ۔۔۔"

اسکا سوال انور کیے زین نے ناگوار لہجے میں پوچھا تو وہ ہنکارہ بھر کے رہ گیا
پھر ایک چابی اسکی طرف بڑھائی

کرنا کیا ہے۔۔۔۔۔ بس یہاں کی پہرہ داری کرو۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ اگر چاہو تو"
"کسی لڑکی کو۔۔۔۔۔"

"میں نے سن لیا اب جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔"

اسکے خباثت بھرے لہجے میں کہے جانے والا جملہ کاٹتے ہی زین نے لب
بھینچے کہا ساتھ ہی اسکے ہاتھ سے چابی لی، جس پر وہ ہنسنے لگا پھر اسکے برابر سے
ہوتا ہوا سیڑھیوں کی طرف گیا، اوپر جاتے ہی اس آدمی نے تختہ جگہ پر
رکھا،

زین نے ایک نظر سیڑھیوں کو دیکھا پھر گیٹ کے باہر رکھی چنیر پر بیٹھ گیا، درد کی وجہ سے وہ آنکھیں بار بار سختی سے بند کر کے کھول رہا تھا، ادھ کھلی آنکھوں سے اس نے نظر دوڑائی، وہاں اسکے علاوہ دو اور گارڈز تھے جنکے ہاتھوں میں اصلحہ تھا، اندر سے کچھ لڑکیوں کی رونے کی آوازیں اب تک آرہی تھیں، جب اسکی حالت حد سے زیادہ خراب ہونے لگی تب وہ اٹھا تھا، پھر چابی لاک میں لگاتے ہوئے لاک کھولنے لگا، اور جھٹکے سے دروازہ کھولتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا، اسکے گیٹ کھولنے پر کئی لڑکیوں کی چیخیں یک بیک بلند ہوئی تھیں، زین نے ایک نظر سب کو دیکھا، وہ سب خوف سے اسی کی طرف دیکھ رہی تھیں، تبھی زین کی نظر اسی لڑکی پر پڑی جو اس دن کی طرح ابھی بھی اسے لگاتار دیکھ رہی تھی۔

"تم۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔"

اس پر اپنی تیز نظریں جمائے زین نے کہا تو ازہا کانپ کے رہ گئی، وہ اسے ہی بلارہا تھا، اس کو تو وہ شخص سب سے الگ لگا تھا پر ابھی اسکا بلانا، وہ بے ساختہ دوسری لڑکیوں کے پیچھے چھپنے لگی، جبکہ زین نے جبرے بھنچے تھے اس کی حرکت پر، کندھے پر ہوتا درد زور پکڑنے لگا تھا،

"ادھر آؤ۔۔۔"

اب کے وہ زور سے دھاڑا تھا جس پر سبھی لڑکیاں خود کو بچانے کے چکر میں سائیڈ ہوئیں، ازہا خوف سے رونے لگی تھی اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ، قدم با قدم اسکے قریب آکر زین نے سختی سے اسکی کلائی پکڑی تھی، پھر کھینچتے ہوئے اسے وہاں سے لے جانے لگا، دور بیٹھی روش نے بے بسی سے ازہا کو

دیکھا جو روتے ہوئے اپنی کلائی زین کی مضبوط گرفت سے چھڑوانے کی ناکام
کوششیں کر رہی تھی،

وہاں سے نکل کر زین نے چابی ایک گارڈ کی طرف اچھالی ساتھ ہی اسے
گیٹ لاک کرنے کا اشارہ کیا، اس گارڈ کے دروازہ لاک کرتے ہی وہ اس
سے چابی لے کر ازہا کی کلائی یونہی پکڑے تہ خانے میں بنے دوسرے کمرے
کی طرف جانے لگا، ان گارڈز نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھ ایک دوسرے
کو خباثت سے ہنس کر دیکھا

URDU Novelians

کمرے میں لاتے ہی اس نے ازہا کو جھٹکے سے چھوڑا اور گیٹ بند کیا، یہ ایک
سادہ سا کمرہ تھا جس میں ایک لکڑی کی چوکی کے علاوہ اور کچھ نہ تھا، ازہا کا نپتی

ہوئی پیچھے قدم کرنے لگی تھی، اسے ایک نظر دیکھ کر زین چوکی پر بیٹھا پھر
کندھے سے کپڑا ہٹا کر شرٹ اتارنے لگا۔

مجھ۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔ پلیز۔۔۔ میرے ساتھ کچھ مت
"کرنا۔۔۔"

اسے شرٹ اتارتے دیکھ وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے کپکپاتے لہجے میں بولی تو
زین نے گردن موڑ کر ناگواری سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جو بمشکل
اسے سترہ اٹھارہ کی لگی۔

URDU Novelians

"یہاں پر آؤ۔۔۔"

اسکی بات اگنور کیے زین نے سنجیدگی سے کہا پر وہ دیوار سے چپکے کھڑی رہی

اب اگر تم یہاں نہیں آئی تو میں وہاں آؤں گا۔۔۔ پھر جو میں کروں گا اس "پرو تے بھی رہو گی تو یہاں کوئی تمہاری سننے والا نہیں۔۔۔"

اسکے ایک ہی جگہ ٹکے رہنے پر اب زین نے دانت پیس کر سخت لہجے میں کہا، اسکی بات پر ازہا بے بسی سے کمرے کے بند گیٹ کو دیکھنے لگی پھر لرز تے ہوئے چھوٹے قدم اٹھا کر اسکے پاس آئی، اسے بنا شرٹ کے دیکھ وہ زین سے چند قدم کے فاصلے پر رک کر نظریں جھکائے اپنی انگلیاں چٹھانے لگی تھی، نازک وجود ہچکیوں کے زد میں تھا، اسکی حرکت پر اب زین کا ضبط ٹوٹا تھا، تھوڑا سا آگے ہو کر اس نے ازہا کی نازک کلائی کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا پھر جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا، بے ساختہ ازہا کے منہ سے نکلتی چیخ فضا میں بلند ہوئی۔



وہ سیدھا اسکے کشادہ سینے پر گری تھی پر زین نے اگلے ہی پل اسے تھوڑا
فاصلے پر کر کے اپنے برابر میں بٹھایا، ازہا کی جان پر بن آئی اسکے اتنے
نزدیک بیٹھنے پر، اسکی کلائی اب تک زین کی مضبوط گرفت میں تھی، بمشکل
اس نے نظر اٹھا کر ترچھی نظروں سے زین کو دیکھنا چاہا پر زین کو اپنی ہی
طرف دیکھتا پا کر فوراً نظریں جھکائیں،

URDUNovelians

زین نے اسے سخت گھوری سے نواز کر اپنی پینٹ کی جیب سے چھوٹا چاقو
نکالا، پھر اسے ازہا کی طرف بڑھایا

پکڑو۔۔

اسکے چاقو کو نا سمجھی سے دیکھنے پر زین نے ناگواری سے کہا

پر کیوں۔۔۔

وہ اب بھی یو نہی بیٹھے چاقو کو دیکھتے ہوئے پوچھی پر زین کی ناگوار نظروں کو
دیکھ جلدی سے چاقو پکڑی

URDUNovelians

اسکے چاقو پکڑتے ہی زین پلٹا تھا پھر ازہا کی طرف پشت کر کے بیٹھ گیا، اسکے

کندھے پر سے خون نکلتا دیکھ ازہا نے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

یہ۔۔۔

کندھے پر بلٹ پیوست ہے۔۔۔ اس چاقو سے نکالو اسے۔۔۔
تکلیف سے لب بھینچے زین نے کہا جس پر ازہا الجھی، وہ کونسی ڈاکٹر تھی جو
اسے یہ کرنے کا کہہ رہا تھا زین، وہ تو ایسا عجیب چھوٹا سا چاقو بھی پہلی مرتبہ
پکڑ رہی تھی۔

میں۔۔۔ کک۔۔۔ کیسے۔۔۔ نکالوں۔۔۔

URDUNovelians

اس نے چاقو تھامے پریشانی سے پوچھا

جیسے بھی کر کے نکالو اسے فوراً۔۔۔

زین نے دانت پر دانت جمائے کہا، ضبط کی شدت سے اسکا وجیہہ چہرہ بالکل سرخ ہو چکا تھا، ازہا نے ایک نظر زین کو دیکھا پھر گہری سانس لیتے ہوئے کپکپاتے ہاتھوں سے چاقو کو اسکے کندھے پر بنے سوراخ پر رکھا، زین سختی سے جبرے بھینچے تکلیف برداشت کرنے کی کوشش میں لگا تھا، ازہا اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے اس سے تھوڑا اور قریب ہوئی پھر کندھے پر جھک کر بغور سوراخ میں دیکھنے لگی، گولی زیادہ اندر نہیں گئی، بری طرح دھڑکتے دل پر قابو پاتے ہوئے اس نے دانتوں میں لب دبا کر چاقو کو زین کی پشت پر گھسا دیا پھر تیزی سے بلٹ کے برابر لا کر پھرتی میں وہ چاقو باہر کو کھینچا، ساتھ ہی بلٹ نکل کر چوکی پر گری، شدت ضبط میں زین نے جھٹکے سے اپنے کندھے پر ہاتھ رکھا پر بے ساختہ وہ ازہا کی کلائی تھام گیا جو کہ اسی کی پشت پر تھی، کندھے سے دھار کی صورت میں تیزی سے نکلتا خون ازہا کے کپڑے بھی داغدار کر گیا، چند چھینٹے اسکے چہرے پر پڑے تھے لیکن

اسے اسکی پرواہ نہیں تھی، ڈری تو وہ زین کے ہاتھوں میں اپنی کلائی دیکھ کر تھی، تکلیف حد درجہ بڑھنے پر اس نے ازہا کی کلائی پر گرفت سخت کی جس سے وہ سسک کر رہ گئی۔

کپڑا باندھو جلدی۔۔۔

اسکی سسکی سن کر زین نے اسکا ہاتھ چھوڑ کر آنکھیں میچے کہا، تو ازہا بوکھلا کر جلدی سے چوکی سے اتری پھر نیچے پڑا کپڑا اٹھا کر واپس زین کی پشت کی طرف آئی اور اسکے کسرتی کندھے پر کپڑا باندھنے لگی، کپڑا باندھتے ہی وہ پیچھے ہٹی تھی پھر تیزی سے گیٹ کی طرف جانے لگی، اسے گیٹ کے پاس جاتا دیکھ زین اٹھا تھا، ابھی وہ ناب گھماتی کہ زین نے اسے بازو سے جکڑ کر اپنی طرف کھینچا پھر سیدھا دیوار سے لگا کر اسکے حد درجہ نزدیک کھڑا

ہو گیا، ازہا کی جان ہوا ہونے لگی اپنے چہرے سے انتہائی نزدیک اسکا وجہہ
چہرے دیکھ کر،

مجھ۔۔۔ مجھے ج۔۔۔ جانے دو۔۔۔ چھوڑو۔۔۔

اپنے بازوؤں پر زین کی انگلیاں گڑتے محسوس کر کے ازہا مچل کر بولی، گال
مکمل ٹماٹر ہو رہے تھے مقابل کا کشادہ سینا دیکھ کر تبھی وہ نگاہ دوسری طرف
پھیر گئی۔

زین نے اسکا نورانی خوبصورت چہرہ ناگواری سے دیکھتے ہوئے اسکا ایک ہاتھ
جو وہ اپنی پشت پر چھپائی ہوئی تھی، وہ پکڑ کر اسکی آنکھوں کے سامنے
لایا، ازہا نے شرمندہ نظریں اٹھا کر اسکی گرفت میں جکڑے اپنے ہاتھ کو

دیکھا، جس میں زین کا موبائل تھا، پھر سبکی سے گردن جھکالی، زین نے سرخ آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے اسکے دوسرے بازو سے اپنا ہاتھ نیچے پھیرتے ہوئے ازہا کی کلائی پکڑی پھر کمر پر لے جا کر اسکی کلائی مروڑ دی، ازہا جھٹکے سے سراٹھا کر دانتوں میں لب دبائے سسکی، نازک لب کپکپا کر رہ گئے، تبھی زین اپنا وجیہہ چہرہ اسکے کان کے قریب لے گیا۔

آئینہ اگر ایسی حرکت کی۔۔۔۔ تو جس چاقو سے تم نے وہ بلیٹ نکالی ہے۔۔۔ اسی چاقو سے تمہارا یہ چہرہ بگاڑ کر رکھ دوں گا۔۔۔۔

دانت پیستے ہوئے اس نے ازہا کے کان میں دھیمے لہجے میں سرگوشی کی جبکہ وہ اسکی گرم سانسوں سے اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس کر رہی تھی، زین نے اسکی کلائی تھوڑی اور مروڑی تو ازہا سے اب برداشت نہیں ہو پایا۔

میں۔۔۔ نہیں کرونگی اب ایسا۔۔۔ پلیز چھوڑ دو۔۔۔

وہ تکلیف سے مچلنے لگی تھی تبھی زین نے اس کے ہاتھ سے اپنا موبائل چھین کر جھٹکے سے اسے سائیڈ پر کیا، ازہا نے بمشکل خود کو گرنے سے بچایا، پھر جب تک زین نے شرٹ پہنی تب تک وہ یو نہی شرمندگی سے آنسو روکے وہیں سر جھکا کر کھڑی رہی، شرٹ پہننے کے بعد چاقو اور موبائل جیب میں رکھ کر زین نے ایک نظر ناگواریت سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جو پہلے تو اسے تکلیف میں دیکھ کر فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کا موبائل چرائے وہاں سے بھاگ رہی تھی، پر اب یوں سر جھکائے کھڑی تھی جیسے اس سے زیادہ مظلوم اور کوئی نہ ہو۔

اسے ایک نظر دیکھ کر وہ گیٹ کھول کر باہر نکلا تو ازہا بھی سر جھکائے اسی کے پیچھے نکلی، اچھا خاصا وہ اس کا موبائل چراچکی تھی تاکہ کال کر کے کسی سے کچھ مدد لے سکے پر پتا نہیں اس انسان نے کیسے دیکھ لیا، اب وہ ہاتھ مسل کہ رہ گئی تھی، زین کو کچھ ہی دیر بعد ازہا کے ساتھ واپس آتے ان گارڈز نے حیرت سے دیکھا

ان دونوں گارڈز کو انگور کرتے ہوئے زین نے لاک کھول کر گیٹ وا کیا پھر مڑ کر ازہا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی پر زین کے دیکھتے ہی فوراً نگاہ جھکا گئی اور اسکے برابر سے ہوتے ہوئے اندر چلی گئی، اندر داخل ہوتے ہی وہ پلٹ کر بھیگی نظروں سے زین کو دیکھنے لگی، جیسے التجاء کر رہی ہو مدد کی پر زین نے اسے دیکھتے ہوئے گیٹ اسکے منہ پر بند کیا جس سے وہ دو قدم پیچھے ہٹی، سبھی لڑکیاں ازہا کو دیکھ حیران تھیں کیونکہ اب تک جو بھی لڑکی وہاں

سے گئی تھی وہ دوسرے دن ہی آئی تھی اس میں بھی ہوش میں نہ ہوتی پر
ازہا کو دیکھ کر سبھی حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھیں، روش بھاگتے
ہوئے ازہا کے پاس آئی، جواب تک بند گیٹ کو تک رہی تھی۔

ازہا۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟
اسے کندھوں سے تھام کر روش نے بے چینی سے پوچھا مگر اگلے ہی پل ازہا
نے اسے دھکا دیا

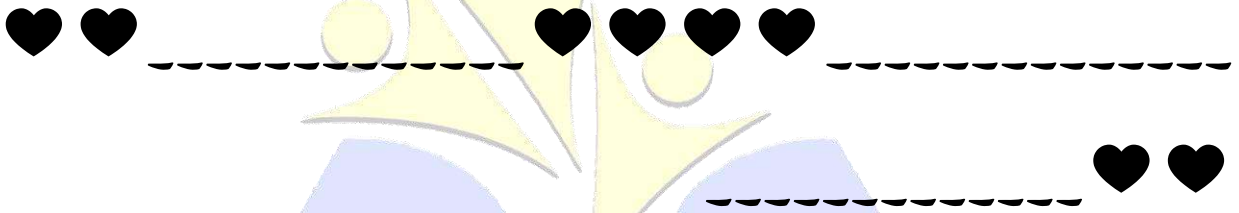
کوئی نہیں نکل سکتا یہاں سے۔۔۔ کوئی مدد نہیں کرے گا ہماری۔۔۔ ہم
سب مرجائیں گے گھٹ گھٹ کر اس جگہ پر۔۔۔

دم گھٹتا ہے اس جگہ پر میرا۔۔۔ مر جاؤں گی میں یہاں۔۔۔ میرے رب
تھک چکی ہوں۔۔۔ معاف کر دیں۔۔۔

زمین پر ہی سجدہ ریز ہو کر وہ کلیتے ہوئے فریاد کرنے لگی، نازک وجود
لرز رہا ہٹ کا شکار تھا، روش اسے یوں تڑپتا دیکھ منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی پر
کچھ دیر بعد ازاں ہاں کا لرزتا وجود جب ساکت ہوا تب روش اسے تحیر سے دیکھتے
ہوئے نیچے جھکی

از با -- از با --

اسکا کندھا ہلاتے ہوئے روش نے اسے پکارا پر لمحے کے ہزار ویں حصے میں
ازہا کا سجدہ ریز ہوا وجود زمین پر گرا تھا، روش بوکھلائی جبکہ کمرے میں ایک
مرتبہ پھر شور برپا ہوا تھا،



صبح طاہر علوی اپنے مینشن کے ہال نمالاؤنج میں بیٹھے کسی سے بات کر رہے
تھے، تبھی کوئی دھڑلے سے اندر داخل ہوتا ہوا آیا اور سیدھا ان کے سامنے
والے صوفے پر بیٹھ کر ٹیبل پر ٹانگ پہ ٹانگ یوں جمائی کہ اسکے جوتوں کا رخ
طاہر علوی کی طرف ہوا، طاہر علوی نے ایک ناگواریت بھری نظر مقابل کی
اس حرکت پر ڈالی جو کہ اب مطمئن سادونوں بازوؤں کو صوفے کی پشت
سے ٹکائے دل جلانے والی مسکراہٹ لیے انکے ایکسپریشن انجوائے کر رہا

تھا، انہوں نے کال پر ایکسیوز کر کے فون رکھا، پھر خاموشی سے چند پل بغور
مقابل کو دیکھتے رہے۔

یہ کیا حرکت ہے ادیان؟
انکے لہجے میں واضح ناگواری محسوس کر کے زبرین محضوظ ہو کر ہنسا تھا
کیا حرکت سرسرجی۔۔۔ داماد ہوں آپکا اب اتنا تو حق بتا ہے میرا۔۔۔
وہ محضوظ ہوتے لہجے میں بول کر انکے چہرے کی طرف کیے جوتے ہلانے لگا،

داماد کس حق سے بول رہے ہو۔۔۔ اب تک میری بیٹی کو تو ڈھونڈ نہیں
پائے اور آئے ہو اپنا حق بتانے مجھے۔۔۔

اب کے وہ سخت لہجے میں کہنے لگے جس پر زبرین نے پہلے تو کچھ پل صوفے
کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندی، پھر آنکھ کھول کر واپس انہیں
دیکھنے لگا

میں "آپکی بیٹی" کو کیوں ڈھونڈوں؟
وہ جانتے بوجھتے انجان بنا جبکہ طاہر علوی کی پیشانی پر بل پڑے تھے، انہیں
ادیان کا لہجہ آج سبھی دنوں سے مختلف اور کچھ عجیب لگا۔

کیا مطلب کیوں ڈھونڈو گے۔۔۔ بیوی ہے وہ تمہاری۔۔۔

اس بار انہوں نے کہا تو پر لہجہ انکا بالکل الجھا تھا، جیسے اسکے رویے کو سمجھنے کی
کوشش کر رہے ہوں

سسر جی۔۔۔ پہلے میری پوری بات تو سن لیں۔۔۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ
میں "آپکی بیٹی" کو کیوں ڈھونڈوں جب وہ ہے ہی میری تحویل میں۔۔۔
وہ رسائیت سے پوری بات کہہ گیا جبکہ طاہر علوی جھٹکے سے کھڑے ہوئے
تھے اسکی آخری بات پر

کیا مطلب ہے تمہارا؟
انہوں نے تنے ہوئے جبروں سمیت پوچھا تو زبرین دل کھول کر ہنسا،

اومائے گاڈ۔۔۔ سسر جی۔۔۔ کتنے بھولے ہیں آپ۔۔۔

اپنی ہنسی روک کر وہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولا

بکو اس بند رکھو۔۔۔ کہاں ہے میری بیٹی یہ بتاؤ۔۔۔

اسکے ہنسنے پر وہ غصے سے دھاڑے، زبرین نے ایک نظر انکے غصے سے لال
چہرے کو دیکھا پھر کہا

اگر میں نہ بتاؤں۔۔۔ تو کیا کریں گے آپ۔۔۔

اس نے جیسے چیلنج کیا تھا انہیں، جس پر طاہر علوی نے مٹھیاں بھینچی، انکے
شیطانی دماغ نے انہیں الرٹ کر دیا تھا کہ مقابل بیٹھا انکے داماد کے درجے
پر فائز انسان وہ نہیں ہے جو اسے انہوں نے سمجھا تھا۔

کون ہو تم؟

دھیمے لہجے میں انہوں نے استفسار کیا جس پر زبرین نے مسکراتے ہوئے
آبرو اٹھائی

آپ نے مجھے نہیں پہچانا۔۔۔ حیرت ہے۔۔۔ مرزا انکل۔۔۔
چہرے پر ٹھہری ہلکی مسکراہٹ غائب کر کے اس نے اچانک سنجیدگی سے
کہا، دوسری طرف طاہر علوی کو اسکے آخری الفاظ نے جیسے ساکت کر دیا
تھا، وہ جیسے زلزلے کے زد میں آئے تھے، پتھر ائی آنکھیں اب تک مقابل
کے وجیہہ چہرے پر تھیں۔

URDUNovelians

!!! زبیری

انکے لب بلکل آہستگی سے ہلے، آنکھوں میں انیس سال پہلے والا وہ بھولا بھٹکا واقعہ بلکل تازہ ہوا جب وہ تیرہ سالہ بچہ انہیں یہ بات کہہ رہا تھا۔

مجھے آپ صحیح نہیں لگتے۔۔۔
اس بچے نے سمندر کی لہروں کو دیکھتے ہوئے کھرا لہجے میں کہا

جن کی نظروں میں ہم نہیں اچھے،
"کچھ تو وہ لوگ بھی برے ہونگے۔"

میں تمہیں صحیح کیوں نہیں لگتا۔۔۔

انہوں نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے ایک شعر پڑھا ساتھ ہی مسکراتے
ہوئے پوچھنے لگے، انکے شعر پر وہ تیرہ سالہ بچہ انہیں ایک نظر دیکھ کر واپس
لہروں کو دیکھنے لگا،

آپا کہتی ہیں آپ اچھے ہیں۔۔۔۔۔ پر پھر بھی مجھے لگتا ہے جیسے آپ کسی
مطلب سے ہمارے پاس آئے ہو یا کوئی ایسی وجہ۔۔۔ جسکے بارے میں ہمیں
بتا نہیں رہے۔۔۔۔۔ اور میں نے امی کو بھی کہہ دیا ہے کہ آپ کی باتیں نہ مانا
کریں۔۔۔۔۔

وہ بچہ بالکل سنجیدگی سے انہیں اپنے دل کی بات بتا رہا تھا، اور جس قدر وہ
بے خوف اور نڈر تھا ایک پل کے لیے طاہر ستاشی نظروں سے اسے دیکھنے

لگا، واقعی وہ بچہ کچھ الگ صلاحیت رکھتا تھا، جو اتنی سی عمر میں بھی اس پر
ٹھوس شک ہونے کا مطالبہ کر رہا تھا۔

تلاش جاری ہے ان الفاظ کی۔۔۔"

"جو ترے دل تک جانے کا راستہ جانتے ہو

آخر ایسا کیا کروں میں لڑکے کہ تمہیں صحیح لگوں۔۔۔

ایک اور شعر پڑھتے ہوئے انہوں نے لہجے میں بمشکل عاجزی گھولی، اس بار
اس بچے نے انہیں گھور کر دیکھا

ایک تو آپ شعر بہت بولتے ہو بات بات پر مرزا غالب کی طرح۔۔۔ آپ مجھے کبھی صحیح لگونہ لگو پر میری نظر میں اب سے آپ مرزا ضرور ہیں۔۔۔ اس بچے نے منہ بناتے ہوئے ناگواری سے انکایہ نام رکھا جس پر طاہر علوی کا ہلکا سا قہقہہ لگا

چلو ٹھیک۔۔۔ جیسے چاہو ویسے پکار لو مجھے۔۔۔ پر ابھی چلو گھر۔۔۔ تمہاری ماں پریشان ہو گی رات ہونے لگی ہے۔۔۔

انہوں نے ایک نظر آسمان دیکھ کر مسکاتے لہجے میں کہا

URDUNovelians

چلیں مرزا انکل۔۔۔

وہ بچہ بولتے ہوئے وہاں سے نکلا تھا،

آنکھوں کے سامنے سے اب انیس سال پرانہ منظر ہٹا تھا اور اب انہوں نے
پھر اپنے مقابل بیٹھے اس شخص کو دیکھا، وہ چھوٹا سا تیرہ سال کا ناتواں بچہ اب
ایک مضبوط طاقتور مرد میں تبدیل ہو چکا تھا۔

تم۔۔۔

انہوں نے بے یقینی سے ایک بار پھر بغور زبرین کو دیکھا

ہاں میں۔۔۔ کیسا لگا سر پر انز مرزا انکل۔۔۔ آہ سوری۔۔۔ سسر جی۔۔۔

اپنے الفاظ کی تصحیح کرتے ہوئے وہ طنزیہ انداز میں گویا ہوا

تم فریبی انسان۔۔۔ اتنا بڑا دھوکہ دیا۔۔۔ مجھے۔۔۔ طاہر علوی
کو۔۔۔ میں چھوڑو نگا نہیں تمہیں۔۔۔

یہ ایک اشتعال کی لہر انکے وجود میں دوڑی، اپنا بے وقوف بننا جیسے ہضم نہ ہو
پارہا ہوا ان سے، تبھی بلند آواز میں بولے تو زبرین ٹیبل پر پیر سے ٹھوکر
مارتے ہوئے ٹھیک انکے مقابل کھڑا ہوا۔

اے۔۔۔ آواز نیچے۔۔۔ کسی نے سکھایا نہیں کہ جس کے پاس آپ کی قیمتی چیز
ہو اس سے تمیز سے بات کرنی چاہیے۔۔۔ ورنہ۔۔۔

جملہ چھوڑ کر وہ پھر قہقہہ لگا کر ہنسا، طاہر علوی اسے یوں بے بسی سے دیکھنے
لگے جیسے چاہ کر کے بھی کچھ نہ کر سکتے ہوں۔۔۔

تم۔۔۔ میری بیٹی کو چھوڑ دو۔۔۔ اسکے بدلے جو چاہو وہ لے لو۔۔۔۔۔ جتنے
پیسے مانگو گے دوں گا تمہیں۔۔۔۔۔

وہ اب تک کافی سنبھل چکے تھے تبھی تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کافی دھیمے
لہجے میں کہنے لگے جبکہ انکی آفر پر زبرین کی ہنسی تھمی تھی، وہ آئبرو بھینچے
طاہر علوی کو سرخ آنکھوں سے گھورنے لگا،

اپنی حرام کی کمائی اپنے پاس رکھ۔۔۔۔۔ ابھی جو میں کہوں وہ کر۔۔۔۔۔ تو شاید
میں تیری بیٹی کو بخش سکتا ہوں۔۔۔۔۔

صوفے سے اٹھتے ہوئے اسنے انکے مقابل کھڑے ہو کر کہا جس پر طاہر
علوی صبر کے گھونٹ بھر کے رہ گئے،

کیا کرنا ہے؟

اسے ملامت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے انہوں نے پوچھا

زیادہ کچھ نہیں۔۔۔۔۔ بس جن لڑکیوں کو تُو نے اسمگلنگ کے لیے قید کر رکھا
ہے انہیں چھوڑ دے۔۔۔ تو تیری بیٹی کی آزادی کے امکان بڑھ سکتے
ہیں۔۔۔۔۔

بد لحاظی سے کہتے ہوئے زبرین نے طاہر علوی کارنیکشن دیکھا جو کہ اسکی
توقع کے مطابق ناگوار ہی تھا۔

URDUNovelians

میں ایسا نہیں کرونگا۔۔۔ وہ لڑکیاں میرے لیے بونس ہیں۔۔۔ بالکل ویسے
ہی جیسے تیری ماں کے ساتھ بہن بونس تھی۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے طاہر علوی نے فطرتاً اسکی دکھتی رگ دبائی
جس پر زبرین کا ہاتھ بے ساختہ اپنی جیب پر رکھی پسٹل پر گیا، اسکی آنکھوں
میں سرخ ڈورے صاف واضح ہو رہے تھے، وجیہ چہرہ پر واضح اذیت رقم
ہوئی تھی،

اب تُو دیکھ علوی۔۔۔ میں تیری بیٹی کا کیا حشر کرتا ہوں۔۔۔
دانت پیس کر کہتے ہوئے زبرین طاہر علوی کے برابر میں سے ہوتا ہوا وہاں
سے تیز قدم اٹھاتا ہوا نکلا، گردن اور پیشانی کی پھولی ہوئی رگیں اسکے بے پناہ
ضبط کی گواہی تھیں، ناچاہتے ہوئے بھی ایک بار پھر ماں کا نورانی چہرہ
آنکھوں میں گھوما، ساتھ ہی جان سے عزیز بہن کی دلخراش چیخ کانوں میں
گو نجی۔

ایک منٹ۔۔۔ رکو۔۔۔ زبئی۔۔۔ زبرین سنو۔۔۔ تم ایسا کچھ نہیں
کرو گے۔۔۔

طاہر علوی بوکھلا کر اسے روکنے لگے مگر وہ ان سنا کیے باہر نکلتا چلا گیا، اسکے
جانے کے بعد وہ صوفے پر ڈھسے ہو کر گر گئے، اپنی فطرت سے مجبور
ہو کر بولی گئی بات پر اب وہ پچھتانے لگے، زندگی میں پہلی بار اس طرح
چکر اگئے تھے، کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ایک دن ماضی یوں انکے سامنے
آکر کھڑا ہو گا۔

♥ ♥ _____ ♥ ♥ ♥ ♥ _____

_____ ♥ ♥

سنو ہر روز رلا دیتے ہو،

کسی کے درد سے درد نہیں ہوتا تمہیں؟

صبح آنکھ کھلنے پر سر بری طرح دکھ رہا تھا اسکا، تھوڑی دیر تک بے خیالی میں وہ
یو نہی زمین کو گھورتی رہی پھر جب حواس آہستہ آہستہ بحال ہونے لگے تو
اسے شدید پیاس محسوس ہوئی، اس نے اٹھنا چاہا پر اچانک وہ چونکی، کل رات
والے کمرے میں نہیں تھی وہ ابھی بلکہ پہلے کی طرح چنیر سے باندھ دیا گیا
تھا اسے، نتاشہ بے بسی سے ہر طرف نظر دوڑانے لگی،

تبھی اسکے چہرے کے سامنے پانی سے بھرا گلاس آیا، نتاشہ نے نظر اٹھا کر
دیکھا سامنے کھڑا تیمور دھیمی مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہا تھا، نتاشہ کے

دیکھنے پر اس نے گلاس کی طرف اشارہ کیا جس پر نتاشہ نے بے بسی سے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو اس بار ہتھکڑیوں کی جگہ صرف رسیوں میں مقید تھے۔

اولپس۔۔۔ سوری۔۔۔ ویٹ آمنٹ۔۔۔

اسے اپنے ہاتھوں کو دیکھتا پا کر تیمور نے جلدی سے کہا پھر نتاشہ کی ہاتھوں پر بندھی رسیوں کو کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا، ابھی وہ رسیاں چھو تا کہ کسی نے کندھے سے پکڑ کر اسے جھٹکے سے موڑا پھر زوردار تھپڑ اسکے منہ پر مارا، نتاشہ نے بوکھلا کر سامنے دیکھا جبکہ تیمور گال پر ہاتھ رکھے حیرت سے اپنے مقابل زبرین کو دیکھنے لگا جسکے تاثرات بالکل پتھر یلے تھے، آنکھیں لہو رنگ جبکہ چہرہ ضبط سے مکمل سرخ ہو رہا تھا۔

بہت بار اگنور کیا ہے تمہاری فضول حرکتوں کو۔۔۔ اب نہیں کرونگا۔۔

اسے انگلی دکھاتے ہوئے زبرین نے سخت لہجے میں کہا

سر میں صرف اسے پانی۔۔۔

ہزار بار کہا ہے تم سے کہ جتنا کہا جائے اتنا کیا کرو۔۔۔ آئندہ اسکی ہمدردی کے غرض آس پاس بھی بھٹکے تو یقین کرو مجھ سے برا یہاں پر کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔ اور پھر یہ برا تمہارا بہت برا حشر کر دے گا۔۔۔

وہ غراتے ہوئے اسے وارنگ دے رہا تھا جبکہ خون آلود نظریں نتاشہ کو گھور رہی تھیں جو اسکی گھوری سے ڈرتے ہوئے نظریں جھکا گئی تھی۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔

اسے پر نظر گاڑے ہی زبرین نے کہا تو تیمور نے نظر اٹھا کر ملامت سے ایک نظر اپنے سر پر ڈالی جو پتا نہیں اس لڑکی سے انوسٹیکیشن کے نام پر کس چیز کا بدلہ لے رہا تھا، پھر خاموشی سے باہر نکل گیا، اتنا تو تیمور کو یقین ہو چکا تھا کہ زبرین نتاشہ کو ٹور چر کسی انفورمیشن یا ایویڈینس کے لیے نہیں کرتا پروہ کیوں پھر اس لڑکی کے اس قدر پیچھے پڑا ہے، یہاں آکر وہ الجھنے لگا تھا،

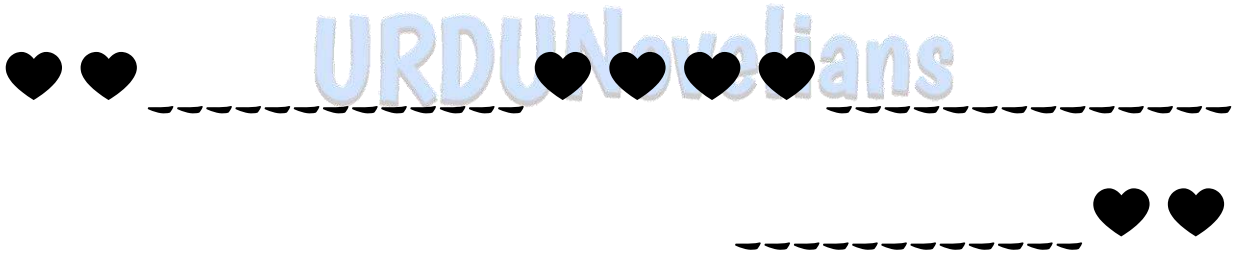
تیمور کے جانے کے بعد زبرین گیٹ بند کرتا ہوا ٹور چر سیل میں بنے ایک سلیپ کے پاس گیا پھر اسکی دراز سے کچھ نکالا، نتاشہ جواب تک نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی، زبرین کے ہاتھ میں کٹر دیکھ اسکی روح کانپ کہ رہ گئی، وہ منہ کھولے اپنے ہاتھوں کو ایک نظر دیکھنے کے بعد پھر زبرین کے ہاتھ میں

اس کٹر کو دیکھنے لگی، ایک بار پھر اسکی آنکھیں بھیگیں آنسو ٹوٹ کر گالوں پر پھسلے، وہ بری طرح لرزنے لگی تھی زبرین کے قدم دیکھ کر جو کہ اسی کی طرف بڑھ رہے تھے، ناشہ نے چیئر کی ہینڈل سے بندھے اپنے دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو بند کر کے مٹھی بنالیا، دل بری طرح خوفزدہ تھا اسکے اگلے عمل کا سوچ کر، اسکے وجود کو کپکپاتا دیکھ زبرین تمسخر ہنسی ہنسا، پھر ایک چیئر گھسیٹ کر اسکی چیئر کے سامنے رکھی اور اس پر بیٹھ کر چند پل ناشہ کے خوف سے سفید پڑتے چہرے کو دیکھنے لگا۔

ناشہ کے مٹھی بنے ہاتھ کی پشت کو وہ نرمی سے سہلاتے ہوئے اسکی بند مٹھی اچانک جھٹکے سے کھول گیا، پھر کٹر والا ہاتھ آگے کر کے ناشہ کے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کو کٹر میں پھنسا یا، ناشہ گہرے سانس لیتے ہوئے مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی، آواز اندر ہی جیسے دم گھوٹ گئی تھی، اسکی

سانس رکنے لگی تھی، جبکہ زبرین مطمئن سا کٹر میں اسکی انگلی پھنسائے مسکاتی
نظروں سے اسکا زرد چہرہ دیکھ رہا تھا۔

اد۔۔ ادیا۔۔ ادیان کلکچہ بھی۔۔۔ پر۔۔۔ یہ
نہی۔۔ نہیں۔۔ ادی۔۔ ادیان۔۔۔ نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔
اسکے الفاظ بمشکل منہ سے ادا ہو رہے تھے، پیشانی عرق آلود ہونے
لگی۔۔ اپنی لرزراہٹ پر قابو پانے کی کمزور سی کوشش کیے وہ آنکھیں
پھیلائے ساکت سی بیٹھی رہی،



زبرین کے کٹر پردہ بڑھانے سے نتاشہ سانس روک گئی، تبھی کھاٹ کی آواز کے ساتھ نتاشہ کی دلخراش چیخ فضا میں بلند ہوئی، ہاتھ سمیت پورا جسم سن ہو کر رہ گیا، کچھ دیر بعد اس نے بھیگی نظریں جھکائیں پھر ٹھٹھک کر تھیر سے زبرین کو دیکھنے لگی جو ناجانے کب وہ کٹر اسکی انگلی سے نکال کر دور پھینک چکا تھا اور اب اسکی سرد نظریں خاموشی سے نتاشہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں، اسکی آنچ دیتی نظریں مسلسل خود پر پا کر وہ نگاہ جھکا گئی، کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اپنے محبوب شوہر سے اس قدر بھی ڈرے گی وہ، جسم پر اب تک کپکپاہٹ طاری تھی اسکے ہاتھ میں رکھا اپنا ہاتھ تک ہٹانے کی نتاشہ میں ہمت نہیں تھی کہ اگر برا لگا تو کہیں سچ میں ہی انگلی نہ کاٹ دے، زبرین بغور اسکا ایک ایک نقش نظروں میں اتار رہا تھا، کیا سچ میں وہ لڑکی اتنی اذیتوں کے بعد بھی اس سے محبت کی دعویٰ دے تھی یا پھر یہ صرف یہاں سے بچ نکلنے کا ایک ڈرامہ تھا، اسکی سوچ کا محور فون پر ہوتی

رنگ سے ٹوٹا، نمبر دیکھ کر زبرین کے لبوں کو طنزیہ مسکراہٹ نے
چھو، نتاشہ کا ہاتھ چھوڑتے وہ اٹھا پھر سائیڈ میں جاتے ہوئے کال ریسیو کی،

دیکھو زبی۔۔۔۔ تم نتاشہ کو کچھ مت کرنا بدلے میں۔۔۔ میں تمہاری پوری
تو نہیں پر آدمی مانگ پوری کر سکتا ہوں۔۔۔۔ اسمگل ہونے والی لڑکیوں
میں سے اگر تم کہو تو آدمی آزاد کر دوں گا پر تم نتاشہ کے ساتھ اب کچھ نہیں
کرنا۔۔۔

اسکے ریسیو کرتے ہی دوسری طرف سے طاہر علوی نے جلدی جلدی
کہا، انکے بات ختم کرنے تک وہ کچھ سوچتا رہا،

زبی؟

انہیں شک گزرا کہ وہ انکی بات سن بھی رہا ہے یا نہیں،

آج شام تک آزاد کرو۔۔۔۔

لٹھ مار لہجے میں کہا گیا جس پر طاہر علوی خون کے گھونٹ بھر کے رہ گئے

ٹھیک ہے تو پھر نتاشہ کو بھی تم شام کو۔۔۔۔

وہ میں خود ڈیسا ایڈ کرونگا۔۔۔

انکی بات کاٹتے ہوئے وہ سرد لہجے میں گویا ہوا، طاہر علوی نے لب بھینچے تھے

لیکن بعد میں اگر تم مکر گئے۔۔۔ مطلب نتاشہ کو چھوڑنے سے انکار کر دیا
تو۔۔۔

انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا تو زبرین نے فون کان سے لگائے ہی پلٹ کر
نتاشہ کو دیکھا جسکی خوفزدہ نظریں اب تک دور پھینکے کٹر پر تھیں،

زبرین افتخار نے شیر جیسی نفرت تو سیکھی ہے پر گیدڑوں جیسا مکرنا نہیں۔۔۔
ان پر طنز کرتا وہ بولا پر لہجہ خود اسکا ہلکا ہوا تھا، سینے پر رکھے پتھر پر پڑی دراڑ
بڑھی تھی، نظریں اب تک اس پر پیکر پر تھیں، جس کا اس نے کچھ عجیب
ہی حشر کر کے رکھ دیا تھا اپنی نفرت میں،

شام کو میں لڑکیوں کو (.....) پل پر بھیجوں گا۔۔۔۔۔ وہاں سے انہیں ریسیو کر لینا۔۔۔ اور تم۔۔۔

طاہر علوی کہہ ہی رہے تھے کہ اپنے مطلب کی بات سنتے ہی اس نے کال کاٹی، جیسے انکی آواز صرف مجبوری میں سن رہا ہو، دوسری جانب طاہر علوی اسکے کال کاٹنے پر فون کو گھورتے رہ گئے۔

♥ ♥ ----- ♥ ♥ ♥ ♥ ----- ♥ ♥

وہ ایک دھوکے باز انسان ہے؟

URDU Novelians
یمنا نفرت سے گویا ہوئی،

اس نے تیمور کو ایک ریسٹورنٹ میں بلایا تھا، صبح طاہر علوی نے جب اسے ادیان کی اصلیت بتائی تب وہ جھنجھنا کر رہ گئی تھی، اور اب بیٹھی اپنی بھڑاس نکال رہی تھی۔

ویسے دیکھا جائے تو اصل دھوکے باز تمہارے وہ پاک پارسا دکھنے والے علوی انگل ہیں۔۔۔۔۔ ملک کے غدار اور فریبی۔۔۔۔۔

تیمور تمسخر سے اسے دیکھتے ہوئے بولا، یمنانے اسکے لہجے پر ناگواری ظاہر کرتے ہوئے ترچھی نظروں سے اسے گھورا پھر واپس گردن موڑ کر شیشے سے باہر نیچے اپنی منزل پر روادواں گاڑیوں کو دیکھنے لگی، ان گاڑیوں میں کتنی ہی معصوم لڑکیاں ہونگی بالکل ویسی جیسی اس نے دوستی کے جھانسنے میں پھنسا کر اغواء کروائیں تھیں، اس وقت تو وہ ان لڑکیوں کی بے وقوفی پر ہنستی

تھی پر جب سے نتاشہ ان ایجنٹس کے قید میں گئی تھی، تب سے اسے پچھتاوا
ہوتا اپنے کیے پر،

میں نے کچھ کہا تھا تم سے؟
اچانک تیمور کے پوچھنے پر وہ چونکی تھی، پھر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی،

کیا؟

اسکے سوال پر تیمور نے گہرا سانس بھرا

نتاشہ کی بے گناہی کو کوئی تو پرُوف ہو گا۔۔۔ جسے یُوز کر کے ہم نتاشہ کو اس
قید سے نکال سکیں۔۔۔

سینے میں بازو باندھتے ہوئے اس نے وہی بات پوچھی تو یمنانے آہستگی سے
نفی میں سر ہلایا

جہاں تک میری انکوائری تھی۔۔۔ اس میں طاہر علوی کی بیٹی اسکے ہر پلین
کا علم رکھتی تھی پر اب تو مجھے بھی نتاشہ انوسینٹ لگتی ہے۔۔۔ آخر کون ہی
لڑکی ہوگی جو اتنی اذیتوں کے بعد بھی کچھ نہ بتائے۔۔۔۔
وہ اب تک کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے اسے بتا رہا تھا پر یمنانے اسکی بات
پر نظریں چرائیں تھیں، اس انسان کے سامنے بیٹھے اسے اپنا آپ نہایت
چھوٹا محسوس ہوا، کتنے لوگوں کی گناہگار وہ کتنی سکون سے اسکے ساتھ بیٹھی
تھی جبکہ دوسری طرف اسکی عزیز دوست اسکا کیا بھگت رہی تھی، شرمندگی
سے وہ سر جھکا گئی، نتاشہ کو دیے گئے ریمانڈ کو دیکھ کر ہی وہ کانپی تھی، بجا کہ

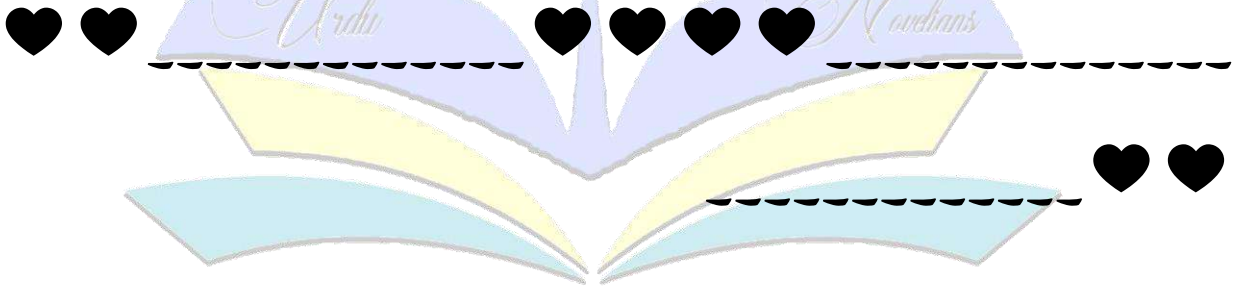
وہ لڑکی ان لوگوں کے کتنے ٹورچر سہتی ہوگی بنا کسی گناہ کے، اس نے
بے ساختہ جھر جھری لی، تیمور اور بھی کچھ کہہ رہا تھا پر جھٹکے سے وہ اٹھی،

کیا ہوا؟

تیمور نے اچھنبے سے اسکے چہرے پر بارہ بجے دیکھ کر پوچھا پر وہ اسے حیران
چھوڑے اپنا کلچ اٹھا کر تیزی میں وہاں سے نکلی، اگر تھوڑی دیر بھی وہ اور
اسکے ساتھ بیٹھتی تو ضرور اپنی اصلیت اسے بتا بیٹھتی،

باہر نکل کر وہ اپنی کار چھوڑے پیدل ہی چلنے لگی تھی، یہ پچھتاوا اسے اندر ہی
اندر مارنے لگا تھا، اگر وہ سرینڈر کرتی تو طاہر علوی کا بھروسہ ٹوٹا اور اگر یہ
سب کرتی تو ضمیر کا بوجھ اور بڑھتا، اپنے گناہوں کی بدولت وہ آج زندگی

میں ایسے دورا ہے پر آکھڑی ہوئی تھی جہاں سے نہ وہ پیچھے ہٹ سکتی تھی اور نہ ہی مُو و آن، اندر کی گھٹن بڑھنے پر اسکی آنکھیں بھیگی تھیں، دل میں شدت سے خواہش ابھری تھی مرنے کی تاکہ ان سب سے جان چھوٹے اور سکون حاصل ہو اسے، پر اس ایک لڑکی پر کتنے ہی معصوم اور بے گناہوں کی بددعاؤں کا بوجھ تھا جسکی وجہ سے سکون تو شاید اسے کبھی نہ ملتا پر قسمت بھی اسے یوں بخشنے والی نہیں تھی۔



دوپہر کو اسکی ڈیوٹی ختم ہوئی تو وہ تہ خانے سے نکلنے لگا پر اس آدمی سمیت چند آدمی تہ خانے میں داخل ہوئے، ایک نظر انہیں دیکھ کر وہ تہ خانے کی سیڑھیوں کی جانب گیا، پر اس آدمی کی پکار پر رکا،

باس کا آرڈر ہے کہ قید ہوئی لڑکیوں میں سے آدھی لڑکیوں کو کہیں لے جانا ہے۔۔۔ ابھی مت جاؤ تم۔۔۔

اس آدمی کی بات پر زین نے اچھنبے سے اسے دیکھا، پر کندھے پہ ہوتے درد کو دیکھ اس نے انکار کرنا چاہا تبھی اس کا فون رنگ کرنے لگا، زبرین کا نمبر دیکھ رات کا منظر آنکھوں میں تازہ ہوا، گلے میں ابھرتی گلٹ کو چھپائے اس نے کال ریسیو کی،

آدھی لڑکیوں کی آزادی کا مطالبہ ہوا ہے۔۔۔ نظر رکھنا کوئی گڑبڑ نہ

ہو۔۔۔

مختصر بات کہہ کر اس نے کال کاٹ دی، جبکہ زین کو شدید حیرت ہوئی کہ آخر مطالبہ کس پر اور کیسے ہوا، وہ پوچھنا چاہتا تھا زبرین سے پر ساتھ یہ بھی جانتا تھا کہ ابھی اس نے مجبوراً صرف کام کے لیے کال کی تھی، وگرنہ اپنے مجرموں کو وہ یونہی معاف نہیں کرتا اور یقیناً اسے بھی وہ بنا سزا کہ معاف کرنے والا نہیں تھا،

کس کی کال تھی؟
اس آدمی کی آواز پر وہ سوچوں سے نکلتا ہوا ان سب کی طرف متوجہ ہوا جو
شکی نظروں سے اسے گھور رہے تھے۔

رانگ نمبر تھا۔۔۔

لہجے کو لا پرواہ بناتے ہوئے اس نے کہا ساتھ ہی ان لوگوں کے ساتھ اندر گیا، لڑکیوں کو نکالتے ہوئے ایک بار پھر سبھی لڑکیوں کی یکے دیگرے چیخوں پکار اور روے کی آواز گونجنے لگی،

آدھی لڑکیاں نکالنے کے بعد جب وہ آدمی انہیں لیے باہر چلے گئے، تب زین نے ایک آخری نگاہ غلط باقی خوفزدہ بیٹھی لڑکیوں پر ڈالی پر تبھی اسے وہ دکھی، کمرے کے دوسرے طرف بالکل کونے میں گھٹنوں کے گرد دونوں بازو حائل کیے بیٹھی تھی، آج اسکی نظروں کا ارتکاز زین نہیں تھا بلکہ چپ چاپ بیٹھی وہ زمین کو گھور رہی تھی، زین کے قدم خود بخود اسکی طرف اٹھے تھے، اس کے سر پر پہنچ کر وہ چند لمحے یوں ہی اسے خاموشی سے دیکھتے رہنے کے بعد کہا

اٹھو۔۔۔

اسکی بھاری آواز پر ازہا چونکی، سر اٹھا کر اس نے ایک نظر مقابل کو دیکھا، نظروں میں واضح شکوہ تھا، پھر واپس سر جھکا گئی

میں۔۔۔ تمہی۔۔۔ سے مخاطب۔۔۔ ہوں۔۔۔

ٹھر ٹھر کر بولتا وہ اسے پریشان کر گیا تھا پر اس بار، ہانے سر ہی نہیں اٹھایا، اسکی ہڈ دھرمی دیکھ زین کا خون جلاتھا، تبھی تھوڑا جھک کر اس نے ازہا کا بازو مٹھیوں میں دبوچا پھر جھٹکے سے اسے کھڑا کرتے ہوئے کمرے سے نکلا، اس اچانک آفتادہ پر ازہا بوکھلائی تھی،

چھو۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ مجھے۔۔۔

تہ خانے کی سیڑھیوں کے قریب پہنچ کر بولتے ساتھ ازہانے اسکی گرفت سے اپنا ہاتھ جھٹک کر چھڑوایا، زین نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی۔

نہیں جانا مجھے کہیں۔۔۔ آخر تم حیوانوں کو رحم کیوں نہیں آتا ہم لوگوں پر۔۔۔ اب بخش دو۔۔۔

بھگے لہجے میں کہتے ساتھ وہ دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے رو دی، زین نے اسکے باواز رونے پر ایک نظر گیٹ کی طرف دیکھا جہاں دونوں گارڈز کھڑے تھے پر انکی جانب متوجہ نہ تھے،

کیا تم یہاں سے آزادی نہیں چاہتی۔۔۔

دھیمے لہجے میں کہی گئی اسکی بات پر ازہا نے جھٹکے سے زین کو دیکھا، اسے رونا ہی بھول گیا، وہ یوں تحیر نظروں سے زین کو دیکھنے لگی جیسے اسکی بات پر یقین ہی نہ ہو،

کیا مطلب؟

اسکے بے یقین لہجے پر زین نے زخمی کندھے پر ہاتھ رکھے نگاہ پھیری

اسے کل رات کے احسان کا بدلہ سمجھ لینا۔۔۔۔۔

یہ بات کہتے ہوئے اسنے ازہا کی طرف دیکھنے سے مکمل پرہیز کیا

آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔۔۔

URDU NOVELIANS

وہ جیسے اب تک بے یقین تھی تبھی ساکت کھڑے رہتے ہلکی آواز میں
بولی، کندھے پر درد سے مسلسل اٹھتی ٹیسوں پر زین کا ضبط جواب دے رہا
تھا، اسے ٹریمنٹ کی ضرورت تھی پر یہاں اس لڑکی کی دیری کرنے پر اس
نے لب بھینچے،

تمہیں یقین کرو یا نہ کرو میری بلا سے کچھ بھی کرو۔۔۔۔۔ پر اگر جان کی امان
چاہتی ہو تو چلو۔۔۔۔۔ ورنہ جیسی تمہاری مرضی۔۔۔۔۔

اسے گھور کر بولتا ہوا وہ مڑ کر سیڑھی چڑھنے لگا

رکھیں۔۔۔

ازہا کی پکار پر اسکے سیڑھیاں طے کرتے قدم رکے، ازہا نے ایک نظر بھرائی
نظروں سے اس گیٹ کی طرف دیکھا، کمرے میں اندر روش بھی تھی،

باقی لڑکیاں۔۔۔؟

وہ جزبز کا شکار اس سے پریشان کن لہجے میں پوچھی

تمہیں انکی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

وہ بولتے ہوئے اوپر چڑھ کرتے خانے سے نکلا، کچھ دیر بعد ازہا گوگو کی کیفیت
میں رہنے کے بعد دعا پڑھتی اسی کے پیچھے اوپر آگئی،

♥ ♥ _____ ♥ ♥ ♥ ♥ _____
_____ ♥ ♥

تم بہت خوش لگ رہی ہو۔۔۔

یمناباہر سے آئی تو طاہر علوی نے اسے زبرین سے ہوئے گئے مطالبے کے بارے آگاہ کیا، انکی اور باتوں پر اس نے اتنا دھیان نہیں دیا البتہ نتاشہ کی واپسی کا سن کر وہ بے حد خوش تھی، اسکا دمکتا چہرہ دیکھ طاہر علوی نے پوچھا

بات ہی خوشی کی ہے۔۔۔ آفر آل میری دوست جو آزاد ہونے والی ہے انکی قید سے۔۔۔

بولتے ہوئے اسکا لہجہ کافی خوشگوار ہوا تھا، طاہر علوی چپ چاپ اسکے دمکتے چہرے کو دیکھنے کے بعد گویا ہوئے،

دوست کے آنے کی خوشی بہت ہے۔۔۔۔۔ میرے نقصان کی نہیں۔۔۔

انکے ناگوار لہجے پر یمنہ کی مسکراہٹ سمٹی تھی، جانتی تھی وہ آدھی لڑکیوں
کے بازیاب ہونے پر اسے چوٹ کر رہے تھے،

آپ نے کچھ سوچ کر ہی یہ فیصلہ کیا ہو گا۔۔۔
ان سے نگاہ چراتے ہوئے ہمنانے کہا تا طاہر علوی ہنکارہ بھر کے رہ گئے

ہممم۔۔۔ سوچ کر ہی کیا ہے پر تم اچھے سے جانتی ہو کہ بھلے زر اسہا ہی کیوں
نہ پر نقصان برداشت نہیں کرتا میں۔۔۔

گہری سوچ میں غوطہ زن وہ اپنی بات کہہ کر اٹھے گئے، یمنہ نے افسوس سے
انکی پشت کو دیکھا،



زین کی مسڈ کال پر اس نے پل میں اپنی گاڑیاں بھجوائیں تھیں بازیاب
لڑکیوں کے لیے، فلحال اس نے لڑکیوں کو سیف ہاؤس بھجوا دیا تھا تاکہ ہر
ایک سے اسکے گھر کا پتا معلوم کر کے انکے اہل خانہ تک پہنچایا جائے،
ابھی وہ سیف ہاؤس کا چکر لگانے آیا تھا، مس ہما سمیت کافی لیڈی افسران ان
لڑکیوں کی رہنمائی کر رہی تھیں، کچھ جو بیمار تھی تو ان کا ٹریٹمنٹ الگ رومز میں
ہو رہا تھا، مس ہما اور ازہا کی ایک دوسرے پر نظر پڑتے ہی خوشگوار حیرت
ہوئی، دونوں کافی دیر تک گلے لگے روتی رہی تھیں، زبرین نے ایک اچھلتی
نظر سب پر ڈالی، تبھی زین اسے سیکنڈ فلور سے سیڑھیاں طے کرتے نیچے
آتا ہوا نظر آیا، وہ کپڑے چینج کر چکا تھا البتہ شرٹ کے اوپری بٹنز کھلے
رہنے کی وجہ سے اسکے رائٹ سائیڈ گردن کے نیچے برابر میں سفید پٹی بندھی

نظر آرہی تھی، شاید وہ ابھی کندھے پر ڈریسنگ کر کے آیا تھا، زبرین اسے ایک نظر دیکھ کر ناگواریت سے نگاہ پھیر کر سیف ہاؤس میں گراؤنڈ فلور پر بنے اپنے آفس میں چلا گیا، زین اسی کے پیچھے نیچے اسکے آفس میں آیا تھا،

بھلے ہی سزا دیدے پر بات تو کر لے۔۔۔

آفس کے گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہوئے زین نے اس سے کہا جواب اپنی راکنگ چیئر پر بیٹھا پیپر ویٹ ٹیبل پر گھما رہا تھا،

URDU Novelians

سزا۔۔؟

اسکے لب ہلے تھے جبکہ آنکھوں میں وہ منظر گھومنے لگا جب وہ سیف ہاؤس میں انٹر ہوا تھا، تب سے اس کی زیرک نظروں نے ایک چیز نوٹ کی

تھی، اور وہ تھی مس ہما کی بہن کا خاموش نظروں سے بار بار زین کو دیکھنا، زین بھلے اسکی نظروں سے انجان تھا پر زبرین نے بخوبی اس منظر کو اپنے تیز دماغ میں محفوظ کیا تھا، جب تک زین فرسٹ فلور سے سیکنڈ فلور میں نہ چلا گیا تب تک ہر تھوڑی دیر میں ازہا کا ایک نظر لازمی اسے دیکھنا زبرین کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ لا گیا،

سزا جو دوں گا۔۔۔ وہ قبول ہوگی؟

سرد لہجے میں اسکا پوچھنا تھا کہ زین کو کچھ کھٹکا ہوا،

URDUNovelians

ہاں۔۔۔

اس نے سنجیدگی سے کہہ تو دیا پر ابھی نظروں سے زبرین کے چہرے پر
پھیلی کمینگی دیکھنے لگا، آخر ایسی کیا سزا دینے والا تھا وہ کہ اس قدر خوش ہو رہا
تھا،

ہماری ٹیم کی لیڈی آفسر ہما۔۔۔۔۔ اسکی بہن۔۔۔ کیسی ہے وہ۔۔۔۔۔
زین جو کنفیوز سا اس کے چہرے کو تک رہا تھا زبرین کی بات پر اچانک اس کے
تاثرات بدلے، یہ تو اس نے بھی دیکھ لیا تھا کہ کل جس لڑکی نے اسکی مدد کی
تھی وہ مس ہما کی بہن تھی، پر زبرین کا معنی خیز لہجہ اسکا خون کھولا گیا، زبرین
کے لہجے کی باریکی کو زین خوب سمجھ رہا تھا، اسکی پیشانی پر ابھرتی رگیں دیکھ
زبرین کی مسکراہٹ گہرے ہوئی تھی،

وہ لڑکی بہت چھوٹی ہے۔۔۔

زین کے لہجے میں بلا کا ضبط محسوس ہو رہا تھا، آنکھیں پل میں سرخ ہوئی
تھیں

زیادہ چھوٹی نہیں ہے۔۔۔ تمہارے لیے پرفیکٹ ہے۔۔۔ میں ہمارے بات
کرونگا۔۔۔

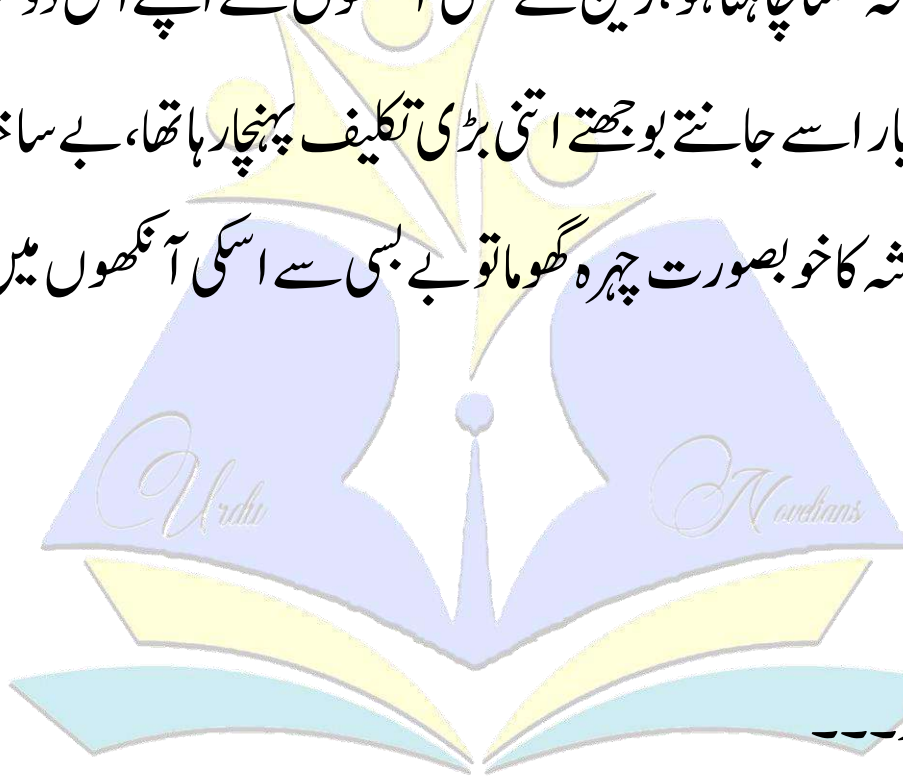
اسکے تنے ہوئے ایکسپریشن انجوائے کرتے ہوئے زبرین نے محضوظ ہوتے
ہوئے کہا،

URDUNovelians

دیکھ زبرین۔۔۔ جو سزا دینی ہے دے۔۔۔ پر۔۔۔

تمہاری طرف سے ہاں ہے یا نہ۔۔۔۔

زین کی بات کاٹتے ہوئے اس نے اچانک سپاٹ تاثرات سمیت پوچھا جیسے
آگے اور کچھ نہ سننا چاہتا ہو، زین نے جلتی آنکھوں سے اپنے اس دوست کو
دیکھا جو پہلی بار اسے جانتے بوجھتے اتنی بڑی تکلیف پہنچا رہا تھا، بے ساختہ
ذہن میں نتاشہ کا خوبصورت چہرہ گھومتا تو بے بسی سے اسکی آنکھوں میں ہلکی
سی نمی آئی،

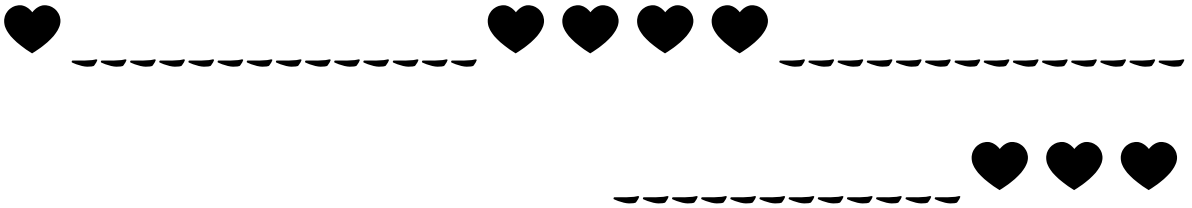


جو کرنا ہے کر۔۔۔۔

اپنی بھاری ہوتی آواز پر بمشکل قابو پاتے ہوئے زین نے کہا پھر جھٹکے سے
گیٹ کھول کر آفس سے نکلتا سیکنڈ فلور پر جانے کے لیے تیزی سے
سیڑھیاں چڑھیں،، وہ کیسے اقرار کر کے آگیا تھا زبرین کے سامنے، اس نے

تو عہد کیا تھا کہ نتاشہ نہیں تو کوئی نہیں پھر کیسے وہ یہ کر سکتا تھا، دوستی کے
آگے اپنی محبت قربان کرنے کی یہ سزا ملے گی اس نے سوچا بھی نہیں
تھا، فرسٹ فلور پر پہنچ کر وہ سیکنڈ فلور کی سیڑھیوں کے جانب مڑا ہی تھا کہ
ایک بار پھر اسے خود پر نظروں کا ارتکاز محسوس ہوا، گردن گھومنے پر
نظریں سیدھا زہا کی نظروں سے ٹکرائی، ازہا جو روم سے نکل کر ہما کو ڈھونڈ
رہی تھی پر زین کو اوپر جاتا دیکھ وہ پھر اسے دیکھنے لگی تھی پر اب زین کی
انگارہ ہوتی نظریں دیکھ وہ بوکھلائی، زین نے بمشکل اسکی یہ حرکت ضبط
کی، دل کا درد حد سے سوا ہوا، ناگوار نظروں سے اس چھوٹی سی لڑکی کو
گھورتے ہوئے وہ اوپر گیا تھا،

URDUNoveliains



چئیئر سے بندھے وہ اونگھنے لگی تھی تبھی کھٹکے کی آواز پر چونک کر آنکھیں
کھول گئی، گردن گھوما کر دیکھا تو گیٹ سے تیمور اندر داخل ہو رہا تھا، اسکے
ہاتھ میں ٹرے دیکھ نناشہ کو تھوڑی حیرت ہوئی،

ڈرو نہیں۔۔۔ سر یہاں نہیں ہیں۔۔۔
مسکراتے ہوئے بول کر تیمور نے ٹرے زمین پر رکھی، اس میں کچھ کھانا اور
ایک گلاس پانی رکھا تھا،

URDU Novelians

یہ۔۔۔؟

اس نے ٹرے کی طرف دیکھ کر پوچھا،

جب سے مار ہی سے پیٹ بھر رہی ہو۔۔۔ اب کچھ کھا لو۔۔۔

وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولتے ساتھ مسکرا کر اسے دیکھا تھا پر فوراً ہی اسے احساس ہوا کچھ غلط بولنے کا، نتاشہ کی سوجی آنکھیں تیزی سے گیلی ہوئی تھیں،

آ۔۔۔ سوری۔۔۔

دھیمی آواز میں بول کر تیمور نے اس کے ہاتھوں پر سے رسیاں کھولنی شروع کیں،

URDUNovelians

وہ کہاں ہیں۔۔۔؟

اسکے کھانا کھانے کے دوران تیمور خاموشی سے موبائل یوز کر رہا تھا تبھی
نتاشہ کے اچانک پوچھنے پر چونکا

کون؟

اس نے نا سمجھی میں پوچھا جس پر نتاشہ چپ ہو کر سر جھکائے کھانے
لگی، تیمور کو بے ساختہ اپنے بے وقوفانہ سوال پر غصہ آیا، ماتھے پر ہلکی سی
چپٹ لگا کر وہ بولا

کسی کام سے گئے ہیں۔۔۔ بتا کر جاتے نہیں اسی لیے مجھے معلوم نہیں۔۔۔

مذاقاً لہجے میں کہہ کر تیمور نیچے ماربل پر بیٹھی نتاشہ کی طرف آیا کیونکہ کھانا
وہ ختم کر چکی تھی اور اب پانی پی رہی تھی، ٹرے اٹھا کر وہ باہر نکلا تو نتاشہ نے

ایک نظر اپنے دونوں ہاتھوں کی کلائی کو دیکھا جو چوبیس گھنٹے سختی سے بندھے رہنے کے باعث بالکل سرخ ہو رہی تھیں، پیٹ بھرنے پر نقاہت تھوڑی کم ہوئی تو اسے شدت سے اپنا جسم ٹوٹا محسوس ہوا، ہمانے جس بری طرح اسے مارا تھا درد اب تک اسے ہوتا تھا اوپر سے پیر کی جلن، بھیگی آنکھیں جھک کر نازک پیروں پر گئیں، جن میں جگہ جگہ چھالے پڑے تھے، اسے شدت سے ادیان کے ساتھ گزارے وہ لمحے یاد آئے جب وہ اسکی ہر طرح سے کتیر کرتا اسکے پریشان ہونے پر کچھ بھی کر کے اسکا موڈ ٹھیک کرتا، کتنے خوش تو تھے وہ لوگ، پھر اچانک کیوں اس نے ایسا کیا، آنسو ٹوٹ کر تیزی سے گالوں پر پھسلے تھے جنہیں اس نے بے دردی سے رگڑا، ٹھنڈے تیخ مار بل پر بیٹھی اپنے خیالوں میں اتنی گم اسے ہوش نہیں تھا کہ پیچھے سے کوئی اندر داخل ہوا ہے، کچھ دیر بعد بازو پر نرمی سے رینگتے ہوئے ہاتھ کا لمس محسوس کر کے نتاشہ نے جھٹکے سے گردن موڑی، مقابل کو دیکھتے ہی وہ

آنکھیں پھیلائے تھوڑا پیچھے سر کی، دل بری طرح ڈرا تھا اسے دیکھ
کر، زبرین گھٹنوں کے بل نیچے اسکے قریب بیٹھا اسے رسیوں سے آزاد
ستائشی نظروں سے دیکھ رہا تھا، نتاشہ کے پیچھے سرکنے پر وہ دوبار تالیاں
بجاتے ہوئے کھڑا ہوا،

واؤ۔۔۔ اپنی بے چاری صورت دکھا کر اب اور کتنوں کی ہمدردیاں سمیٹنی رہ
گئی ہے ڈارلنگ۔۔۔

حظ اٹھاتی نظروں سے اسے دیکھ کر بولتا وہ نتاشہ کے گرد چکر لگانے لگا، نتاشہ
نے دکھ سے اس سنگ دل کو دیکھا جسکے لہجے میں اسکی یہ حالت کر کے بھی
زر ایشیانی نہیں تھی اور ہوتی بھی کیوں، اسکی نظر میں تو جو وہ کر رہا تھا بالکل
ٹھیک تھا،

وہ واپس سر جھکائے رونے لگی تھی پر اچانک زبرین نے اسکا بازو اپنی مٹھیوں میں جکڑے اسے جھٹکے سے کھڑا کیا، اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی زبرین ٹورچر سیل میں لگے کیمروں پر ایک اچھٹی نظر ڈالتا نتاشہ کو کھینچ کر وہاں سے لے گیا، اسکے کھینچنے پر نتاشہ کی چیخ بلند ہوئی تھی، جلے ہوئے پیروں سے چلنا محال تھا پر وہ اپنی جارحانہ گرفت میں اسے لیے ٹورچر سیل سے نکلتا خفیہ کمرے میں جانے لگا، بیچ میں ہال نمالاؤنج سے گزرتے ہوئے زبرین نے گردن موڑ کر ایک سرد نظر باہر سے آتے تیمور پر ڈالی جو شاید کال پر کسی سے بات کر رہا تھا، زبرین کو دیکھتے ہی اسکے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا تھا، اسے نتاشہ کو زبردستی خفیہ کمرے میں لے جاتا دیکھ تیمور نے تھوک نگلا پھر اوپر دیکھ کر اپنی جان بخشی کی دعائیں کرتا کمپیوٹر روم کی طرف بڑھا،

خفیہ کمرے میں لا کر اس نے نتاشہ کو جھٹکے سے چھوڑا، وہ نیچے گر کر اپنا پیر سختی سے پکڑ گئی، کوئی دوائی نہ لگانے سے تکلیف شدت پکڑنے لگی تھی برداشت نہ ہونے پر وہ دہی آواز میں رونے لگی، زبرین کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ پھیلی تھی اسکے رونے پر، آنکھیں گھوماتے ہوئے وہ اسکے قریب آ کر جھکا، نتاشہ اسکی آنکھوں میں وہی درندگی دیکھ روتے ہوئے پیچھے سرکنے لگی، اب زبرین کی پیشانی میں شکن پڑے تھے اسکے پیچھے ہونے سے، اس نے نتاشہ کی کلائی پکڑ کر جھٹکے سے اسے اپنے حد درجہ نزدیک کیا،

چبچہ۔۔۔ سو سیڈ تمہاری یہ چال مجھ پر نہیں چلنے والی ڈار لنگ۔۔۔

نتاشہ کے رونے پر چوٹ کرتا وہ اسکے بھگے گال پر بہتے آنسو اپنے انگوٹھے سے رگڑ گیا، نتاشہ سسکی تھی اسکی عنایت پر،

آپ ایسے کیوں ہو گئے ادیان۔۔۔

وہ دھیمے انداز میں ہنسنے لگا تھا اسکے تڑپنے پر لیکن اچانک بھرائی ہوئی آواز میں بولتی وہ زبرین کو ساکت کر گئی، ساکت وہ اسکے سوال پر نہیں بلکہ لہجے پر ہوا تھا نہ کوئی شکوہ تھا نہ ملال، اسکے لہجے میں بے شمار دکھ کا انثر تھا، زبرین کے چہرے پر ٹھہری طنزیہ مسکراہٹ سمٹی تھی جبکہ وہ خود اب حیرت سے اس لڑکی کو دیکھنے لگا، اسکا دماغ الجھتا تھا اپنے لیے اس لڑکی کی بلا جواز محبت دیکھ کر، اس نے بغور اسکی سوچی سرخ آنکھوں میں دیکھا، کس قدر تڑپ تھی ان ہیزل رنگ آنکھوں میں اگر اسکی جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو ضرور رشک کرتا اپنی قسمت پر، زبرین کی ٹھنڈی سرد آنکھوں میں ہلکی سی نرمی کا تاثر دیکھ کر نتاشہ ہمت کر کے اسکے قریب ہوئی پھر آہستگی سے اپنا ڈکھتا سراکے سینے پر رکھ کر آنکھیں موند گئی، زبرین اسے دھکا دے کر دور کرنا چاہتا تھا مگر پہلی

بار اپنے فیصلے کو روند تا وہ خود ہی اسکے گرد ایک بازو حائل کر گیا، جیسے کسی اپنائیت بھرے لمس کا خود بھی پیاسا ہو، زبرین کا بازو اپنے گرد محسوس کر کے نناشہ اور اس میں بھنچی تھی ساتھ ہی اسکی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبوچے پھوٹ پھوٹ کر رودی،

ادیان۔۔۔ مر رہی ہوں میں۔۔۔ مت کریں اس طرح اور ظلم مت کریں۔۔۔ محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔ میری محبت کا مذاق نہ بنائیں۔۔۔

ہچکیوں سمیت روتی وہ اس سے فریاد کر رہی تھی، لہجہ ہر شکوہ شکایت سے عاری تھا، عاجزی سے بھرپور وہ لہجہ زبرین کے سینے میں اسی پتھر پر پڑتی دراڑ بڑھا کر وہ پتھر کھوکھلا کرنے لگا تھا، آخر کس مٹی کی بنی تھی وہ لڑکی جو اسکے

اتنا ظلم کرنے پر بھی اسی کے گلے لگے فریاد کر رہی تھی، کیوں وہ اسے اپنے
خول سے نکالنے کے درپے تھی، اس سے پہلے وہ جذبات کے سمندر میں
بہتا، اپنے اوپر پھر وہی سرد خول چڑھائے نتاشہ کو خود سے دور کر گیا، پر اس
بار انداز تھوڑا نرم تھا،

ادیان رکھیں۔۔۔

اسے اٹھ کر کمرے سے نکلتا دیکھ نتاشہ نے تڑپ کر اسے پکارا، جیسے اسکی
دوری گوارا نہ ہو، اور ہوتی بھی کیوں آخر اتنے دنوں بعد جو اسکا نرم لمس
محسوس کیا تھا پر وہ بھی صرف چند پل کے لیے، اسکی پکار کو اگنور کرتا وہ روم
سے نکلا، نتاشہ اسے جاتا دیکھ بمشکل پیر پر کھڑی ہوتی اسکی طرف آنے
لگی، اس سے پہلے وہ روم سے باہر آتی زبرین نے اسکے منہ پر گیٹ بند کیا

تھا، چہرے پر کچھ دیر پہلے والی سو گواریت اب غائب ہو چکی تھی، وہ حیران ہوا تھا اپنے عمل پر، آئبرو بھینچے اس نے اپنے اس بازو کو دیکھا جسے اس نے نتاشہ کے گرد حائل کیا تھا، وہ تو اسے تکلیف دینے یہاں لایا تھا پھر کیسے اس سے ناچاہتے ہوئے بھی ہمدردی جتا گیا تھا، اپنی اس حرکت پر جی بھر کر غصہ آیا اسے، ایک نظر گیٹ کو دیکھ وہ وہاں سے چل دیا، دوسری طرف نتاشہ اسکے گیٹ بند کرنے پر وہی پر نیچے بیٹھی با آواز رونے لگی تھی، اسکی اذیت بھری آواز ایک بار پھر پورے کمرے میں گونجنے لگی تھی،



URDUNovelians

ہما آج ازہا کو لے کر گھر آئی تھی، اسکی ماں تو اتنے مہینوں بعد بیٹی کو دیکھتے ہی تڑپ کر اسکے گلے لگ گئی تھیں، البتہ باپ نے اپنا دل اسکی طرف سے بالکل پھیر لیا تھا، انکی بے رخی پر شرمندگی سے ازہا بہت روئی تھی، اپنے کیے پر

اس نے معافی بھی مانگی پر اسکے باپ کا ایک ہی مطالبہ تھا، انہوں نے ہما کو صاف کہہ دیا تھا کہ ازہا کے لیے جلد سے جلد کوئی بھی لڑکا ڈھونڈ کر اسکی شادی کرنے کا، کیونکہ بقول انکے وہ ایک ایسی لڑکی کو اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتے تھے، جسے ماں باپ کی عزت کا پاس نہ ہو، انکی بات پر ہما کو زبرین سے آفس میں کی گئی بات یاد آئی تھی جسکے بارے میں اس نے ازہا سے ہٹ کر اپنے ماں باپ سے بات کی، اسکی ماں تو اتنی جلدی اسکی شادی پر تیار نہیں تھی پر ازہا کے باپ کے ڈر سے وہ خاموش رہیں، اور ابھی ہما اسی سلسلے میں ازہا سے بات کر رہی تھی،

URDUNovelians

آپی آپ پاگل ہو گئی ہیں۔۔۔۔ ابھی دو ہی دن ہوئے ہیں مجھے گھر آئے۔۔۔ میں اس فیر سے نکلی بھی نہیں کہ آپ یہ بات کہہ رہی ہیں مجھ سے۔۔۔

وہ تکلیف دہ لہجے میں گویا ہوئی تھی،

دیکھو ازہا۔۔۔ میں جانتی ہوں تم اتنی جلدی یہ سب قبول نہیں کر پاؤ گی پر
بلیوومی۔۔۔ زین ایک اچھا انسان ہے وہ پرفیکٹ ہے تمہارے لیے۔۔۔
ہمانے پریشانی سے اسے سمجھانا چاہا پر ازہا کے مسلسل انکار پر وہ تنگ آ کر پھر
گویا ہوئی

تم انکار کر کے جتنا کیا چاہتی ہو ہم پر۔۔۔ کیا میں انجان ہو یا بے وقوف کہ
سیف ہاؤس میں تمہاری حرکتیں نہ دیکھی ہو میں نے۔۔۔

اس بار انکے غصے بھرے لہجے پر ازہا نے حیرت سے انہیں دیکھا، یہ وہ کیا کہہ
رہی تھیں، اسکی چپ پر انہوں نے آگے بولا

بتاؤ مجھے۔۔۔ اگر نہیں پسند تمہیں وہ۔۔۔ تو کیوں سیف ہاؤس میں اسے اتنا
گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ ایک بار دھوکہ کھا کر بھی سکون نہیں ملا
تھا تمہیں جو پھر یہ سب۔۔۔

آپی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔
ازہا کی بے یقین آواز پر ہما اپنی بات روک کر غصے میں اسے گھوری
تھیں، جبکہ ازہا اب تک بے یقین نظروں سے اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی،

میرا اسے دیکھنا۔۔۔ آپ نے کن نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔ آپکو معلوم
بھی ہے میں کیوں اسے یوں دیکھتی تھی۔۔۔ کیونکہ لوگوں کو مضبوط دکھنے

والا وہ مرد مجھے اندر سے کھوکھلا دکھاتا تھا۔۔۔ جیسے اپنے اندر ایک درد کا
طوفان لیے زندگی گزار رہا ہو۔۔۔۔ مجھے عجیب لگتا ہے وہ۔۔۔ آخر کیا
تکلیف ہے اسے جو یوں خود میں چھپاتا پھرتا ہے۔۔۔۔ پر یہ سب جاننے کا
میرا کوئی حق نہیں تھا اسی لیے چپ تھی۔۔۔ لیکن پھر بھی جب کہیں وہ دکھتا
تو اسے دیکھ میں یہی باتیں حیرت سے سوچتی۔۔۔۔ آپنی ایک بار دھوکہ
کھا کر عقل آچکی ہے مجھ میں۔۔۔ کیوں میں اب ایسی حرکت کرونگی۔۔۔
وہ دکھ سے بولتی بیڈ پر بیٹھی بھیگی آنکھیں جھکا گئی، ہمارے کو بے ساختہ ندامت
ہوئی اپنے لہجے پر، بات کیا تھی اور وہ خود کیا سمجھیں تھی، ازہا کا جھکا سر دیکھ
اسنے کچھ بولنا چاہا پر بھر ارادہ بدل کر وہ روم سے ہی نکل گئی،



دو دن ہونے کو تھے پر وہ اس دن کے بعد سے اب تک نہیں آیا تھا، نہ ہی
اس نے کسی کو یہاں بھیجا تھا نتاشہ کو ٹور چر سیل میں لے جانے کے
لیے، دیوار سے ٹیک لگائے وہ سو جی سرخ آنکھوں سے زمین کو خاموشی سے
گھور رہی تھی تبھی ناب گھوما کر کسی نگ گیٹ کھولا تھا، آہستہ سے گردن موڑ
کر اس نے دیکھا دروازے پر ایک لیڈی افسر کھڑی تھی۔

اے لڑکی اٹھو۔۔۔

نتاشہ کے پاس آتے ہوئے اس لیڈی افسر نے بد لحاظی سے کہتے ساتھ اسکا
بازو پکڑا تھا، نتاشہ جبراً اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر خاموشی سے اسکے ساتھ
چل دی، پر اس عورت کو باہر کی طرف جاتا دیکھ وہ کچھ حیران ہوئی، عمارت

کے پورچ پر آکر وہ افسر خود اندر چلی گئی، نتاشہ حیرت سے اسکی پشت دیکھنے لگی،

مبارک ہو آزادی۔۔۔ ڈارلنگ۔۔۔
کان میں زبرین کی آواز پڑتے ہی وہ جھٹکے سے گردن موڑ کر اسے دیکھی، اسکے الفاظ نتاشہ کو بے یقین کر گئے،

اپنے باپ کے پاس جانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔
تمسخر اڑاتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے زبرین نے کہا، نتاشہ اسکی بات پر خوش ہونے کے بجائے دکھ سے اسے دیکھنے لگی،

ابھی زبرین اسکا بازو پکڑتا کہ وہ دو قدم پیچھے ہٹی،

مجھے نہیں جانا۔۔۔

بھرائی آواز میں بولتی وہ زبرین کو حیران کر گئی، اسکی حیرت سے بھرپور
نظروں کا مفہوم سمجھ کر نتاشہ پھر بولی

آپکے ساتھ رہنا ہے ادیان۔۔۔ مجھے چھوڑیں گے تو نہیں نا۔۔۔

وہ کسی ڈر کے تحت اس سے سوال کر رہی تھی جبکہ زبرین اسکی بات پر پلکیں
جھپکائے اپنا رخ موڑ گیا، وہ کیوں اتنی اذیت کے بعد بھی اسکے ساتھ رہنا
چاہتی تھی، کیوں کر رہی تھی وہ یہ سب، اب تو آزاد بھی ہو چکی تھی پھر اس

ڈرامے کا مطلب، زبرین سوچتے ہوئے الجھا، پھر اپنے خیالات جھٹکتا وہ پلٹا
اور نتاشہ کو بازو سے پکڑ کر پورچ میں کھڑی کار میں بیٹھانے لگا،

نہیں۔۔۔ ادیان۔۔۔ ایسا نہیں کریں۔۔۔ مجھے بتائیں پہلے۔۔۔ آپ مجھے
نہیں چھوڑیں گے نا۔۔۔ ادیان۔۔۔

وہ اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کیے روتے ہوئے بولی پر اسکی بات ان سنی
کرتے زبرین نے زبردستی اسے کار میں بیٹھایا، نتاشہ کے بیٹھے ہی کار سٹارٹ
ہوئی تھی، کھڑکی سے اسے دیکھتی وہ بری طرح رورہی تھی، پر مقابل اپنی
سفاکیت بھرپور طریقے سے دکھا رہا تھا،

جس کے لیے آنکھوں کو لال کر ڈالا،"

اسی نے چھوڑ کر مجھ کو کمال کر ڈالا،

♥ ----- ♥ ♥ ♥ ♥ -----

----- ♥ ♥ ♥

ازہا کی طرف سے ہاں میں جواب آنے پر زین اپنا غصہ بمشکل ضبط کیا تھا، اسے بے حد بری لگی وہ لڑکی جسکی وجہ سے زبرین کو ناجانے کیوں اسکی شادی کی سوچی تھی، اصل جھٹکاتوزین کو تب لگا جب زبرین نے اسے کورٹ میں بلایا تھا، وہاں آنے پر اس نے جو دیکھا بے ساختہ اپنی پیشانی مسلنے پر مجبور ہو گیا، ازہا کو ہلکے کا مدار سوٹ میں لائٹ سے میک میں وہاں لایا گیا تھا، ازہا کی فیملی سے صرف اسکی بہن اور ماں کورٹ میں پہلے ہی موجود تھیں، زبرین کو وہی پر ایک چئیر پہ پر سکون بیٹھے دیکھ زین کا خون جلا تھا، اس نے انکار کرنا چاہا پر زبرین کی سرد نظروں کے آگے بے بس ہوتا وہی کیا جو وہ چاہتا تھا، کورٹ میں ہی انکا نکاح کرائے جب زبرین نے ازہا کو زین کے ساتھ ہی

بھیجنے کا مطالبہ کیا تو اس بار خود ازہا نے ہما کو انکار کیا، پہلے ہی وہ ان سب سے
بری طرح ڈسٹرب تھی، بجا کہ ابھی اس آدمی کے ساتھ جانا، پر ہما کا جواب
سن کر وہ سکتے کی حالت میں آگئی،

سوری ازہامیری جان۔۔۔ پر بابا نے بھی یہی بات کہی تھی۔۔۔
ہچکچا کر کہتی ہما کی بات سن کر ازہا عالم حیرت سے اپنی بہن کو دیکھنے لگی تھی، ہما
نے اسکی آنکھوں میں بے پناہ دکھ ہلکورے لیتا دیکھ نگاہ چرائی تھی،

زین کے ازہا کو کورٹ سے لے جانے کے بعد زبرین بھی وہاں سے نکلا
تھا، ساعے راستے اس نے ازہا سے بات تو کیا ایک اچھٹی نگاہ بھی اس پر نہیں
ڈالی تھی، دوسری طرف وہ کونسا اسکے نظر کرم کی منتظر تھی، الٹا اپنے ہی دکھ

کی دنیا میں وہ پورے راستے بنا آواز کے روتے آئی تھی، اپنے گھر کے پورچ پر کار روک کر زین تیزی سے کار سے نکلتا دھاڑ سے گیٹ بند کیے گھر میں داخل ہوا، ازہا اسکی اس حرکت پر ہی زین کے غصے کا اندازہ لگائی تھی، اپنی سلامتی کی دعا مانگتی وہ کار سے نکل کر خود بھی مرتا کیا نہ کرتا کہ مصداق گھر میں داخل ہوئی، یہ ایک چھوٹا پر کافی سوبر اور خوبصورت گھر تھا، ایک چھوٹا سا لاؤنج تین کمرے اور ایک کچن پر مبنی زین کا گھر ازہا خاموشی سے دیکھ رہی تھی، لاؤنج میں کھڑی وہ ایک نظر ہر طرف دیکھنے لگی، دوسرے والے کمرے کا گیٹ کھلا تھا یعنی کہ وہی اسکا کمرہ تھا، دل میں اسکے غصے کے ڈر کی وجہ سے ازہا نے اسکے کمرے میں جانے سے مکمل گریز کیا، اور سیدھا پہلے کمرے کا ناب گھماتے ہوئے اس میں داخل ہوئی،

لائٹ اون کرنے پر اس نے دیکھا کمرہ کافی سوبر پر اچھا تھا، اسے حیرت ہوئی
تھی گھر خالی دیکھ کر، دل میں سوال ابھرا کہ کیا وہ اکیلار ہتا تھا، اگر اکیلار ہتا
تھا تو اس کمرے میں بیڈ الماری ڈریسنگ کا کیا کام، کیونکہ جہاں تک اسے
اندازہ تھا کمرہ تو اسکا دوسرا تھا، ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی جب کھٹکے کی آواز پر
وہ پلٹی، دروازے پر خشکیں نگاہوں سے خود کو گھورتے زین کو دیکھ کر وہ
بوکھلائی تھی، اسے دیکھ ازہانے ایک نظر کمرے کو دیکھا،

می۔۔۔ میں۔۔۔ اس۔۔۔ کمرے میں۔۔۔ رہ لوں گی۔۔۔

اسے دیکھنے سے مکمل گریز کیے ازہانے نگاہ جھکائے کہا

یہ کمرہ میرا ہے۔۔۔

زین کی سخت آواز پر وہ جھٹکے سے سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی، تو کیا اسکا اندازہ غلط تھا، تو پھر وہ دوسرے کمرے میں کیا کرنے گیا تھا، دماغ نے فوراً الرٹ کیا تھا اسے،

تو۔۔۔ میں۔۔۔ دو۔۔۔ دوسرے کمرے میں چلی جاتی ہوں۔۔۔
اپنی گھبراہٹ پر بمشکل قابو پا کر وہ بولتی جلدی سے اسکے برابر سے نکلنے لگی
پر زین نے فوراً سے پہلے اسکی کلائی اپنی گرفت میں کی اور جھٹکے سے اسے
واپس روم کے اندر کیا، ازہا کے جسم کا سارا خون سوکھ کر چہرے پر آیا
تھا، آنکھیں پھیلائے وہ زین کو دیکھنے لگی، جو اسے گھورتا گیٹ دھاڑ کی آواز
کے ساتھ بند کر کے اب آہستہ قدم اٹھاتا ہوا اسکے پاس آرہا تھا،

یہی چاہتی تھی ناتم۔۔۔ بہت شوق تھا مجھے دیکھنے کا۔۔۔ اب دیکھو غور

سے۔۔۔

اسکی حرکت پر چوٹ کرتا سختی سے کہتے ہوئے وہ قدم با قدم اسکے نزدیک
آ رہا تھا، جبکہ از ہا بری طرح دھڑکتے دل سمیت اپنے چھوٹے قدم پیچھے
کرنے لگی، آنسو کب پلکوں کے باڑ توڑ کر نکلے اسے نہیں معلوم تھا، وہ تو بس
گھبراتے ہوئے ہر لمحے خود کے نزدیک آتے زین کو دیکھ رہی تھی، جسکی تیز
آنکھیں اسکے خوبصورت چہرے پر گڑی تھیں،



مجھ۔۔۔ مجھے جانے۔۔۔ دو۔۔۔

بولتے ہوئے ازہا کی آواز میں نمی گھلی تھی، پیچھے دیوار ہونے کی وجہ سے اس کے قدم تھمے، جبکہ زین ازہا کے بالکل قریب آکر رکا تھا، گھنی آنبرو میں لاتعداد بل اور عنابی لبوں کو سختی سے بھنچے دیکھ ازہا کا دل زور سے دھڑکا تھا،

مجھ۔۔۔

شش۔۔

وہ پھر بولنے لگی تبھی زین اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھتا اسے سختی سے ٹوک گیا، ازہا کی دھڑکنوں کی رفتار سست ہوئی تھی اس کی انگلی کا دباؤ لبوں پر محسوس کر کے، باپ کی بے رخی پر پہلے ہی وہ دکھی تھی اوپر سے اب زین کا یہ رویہ، اچانک وہ بھبھک کر رودی، زین جو ناگوار نظروں سے اسے مسلسل

گھور رہا تھا، ازہا کے اس طرح رونے پر وہ بے ساختہ ایک قدم پیچھے ہوا، پیشانی پر بلوں میں تھوڑی کمی آئی،

اچانک اسے اپنے رُوڈ رویے پر تھوڑی پشیمانی ہوئی، اگر وہ پریشان تھا سب کچھ یوں جلد بازی میں ہونے سے تو دوسری طرف ازہا بھی تو ڈسٹرب تھی، نگاہ پھیرتے ہوئے زین اس سے دور ہوا پھر مضبوط قدم اٹھاتا ہوا ڈریسنگ روم میں چلا گیا، اسکے جانے کے فوراً بعد ازہا زین کے کمرے سے نکل کر برابر والے روم میں چلی گئی پھر گیٹ بند کیے گھٹنوں میں سر رکھ کر رونے لگی، ہما کی بات یاد آنے پر اسے نئے سرے سے رونا آیا، پہلے ہی وہ اتنی تکلیف میں تھی اوپر سے باپ کے واپس گھر میں نہ آنے کا مطالبہ، اسکی ہچکیاں بندھی تھیں،

ڈریسنگ روم سے نکل کر جب ازہا اسے کہی نہیں دکھی تو وہ سمجھ گیا کہ گریز کی وجہ سے وہ لازماً دوسرے کمرے میں ہی ہوگی، اسکی سوچ سر سے جھٹک کر وہ سیدھا بیڈ پر لیٹا تھا، آنکھیں موندنے پر ایک پری وشن چہرہ نظر آیا، زین نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی، آخر کیسے وہ اسے اپنے دل و دماغ سے نکال پائے گا، جانتا تھا کہ وہ کسی اور کی ہے پھر کیوں وہ اسکے بارے میں سوچنے سے خود کو نہیں روک پارہا تھا، اب سونا اسکے لیے بے کار ہی تھا تبھی انگلی سے پیشانی مسلتے ہوئے اٹھا تھا، پھر روم سے نکل کر ایک نظر برابر والے کمرے میں ڈال کر گھر سے باہر چلا گیا،



سر آدھی لڑکیوں کو تو چھڑوا لیا۔۔۔ باقی کو کیسے اور کب نکوائیں گے۔۔۔

تیمور اسے سکرین پر نظریں جمائے دیکھ پوچھنے لگا

باقی لڑکیوں کو لے جانے دو۔۔۔

اس نے جتنی رسانیت سے کہا تیمور کو جھٹکا لگا تھا،

کیا مطلب سر۔۔۔ انہیں اسمگل ہونے دیں۔۔۔؟

وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے پوچھا

انہیں بندرگاہ سے ہی پکڑنا ہے۔۔۔

راکنگ چیئر کو آہستگی سے ہلاتے ہوئے وہ بولا

اوہ۔۔۔ ٹھیک سر۔۔۔

اب کے تیمور ریلیکس ہوا تبھی زین کمپیوٹر روم میں داخل ہوا، اسے وہاں دیکھ زبرین نے دل جلاتی مسکراہٹ سمیٹ ایک آنسو روچکا، زین نے خاموش نظروں کے ساتھ ناگواری سے اسکا مسکراہٹ دیکھا، تیمور کو اب اپنا ان دونوں کے بیچ رہنا عجیب لگا جس کی وجہ سے وہ ہنکارہ بھرتے ہوئے نکلا تھا وہاں سے،

URDUNovelians

تم کیوں آئے یہاں پر۔۔۔ تمہارا آج آف ہے آفٹر آل نئی نئی شادی۔۔۔ نہیں۔۔۔ نکاح جو ہوا ہے۔۔۔

اس پر طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے زبرین نے پر سکون لہجے میں کہا

زبردستی کا نکاح۔۔۔۔

دانت پیس کر زین نے اضافہ کیا جس پر زبرین کا قہقہہ بلند ہوا،

چلو مان لیا زبردستی کا نکاح۔۔۔ پر اپنی بیوی کو یوں اکیلا چھوڑ کر کیوں آگئے۔۔۔؟

لب دبا کر اس نے محضوظ ہوتے ہوئے پوچھا جبکہ آنکھیں اب بھی مسکرا رہی تھیں،

تو تم مجھے بتاؤ گے کہ بیوی کے ساتھ کیسے رہنا ہے۔۔۔۔

زین نے جیسے اسکی کمزوری پکڑی تھی، اس پر چوٹ کرتا وہ تمسخر اڑاتی
نظروں سمیت اسے بولا، زبرین کی مسکراہٹ اچانک سمٹی تھی اسکی بات
پر، اب وہ سرد نظروں سے زین کو دیکھ رہا تھا،

میرے دشمنوں کے رقیب میرے کچھ نہیں لگتے۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ سپاٹ تاثرات سمیت بولا، لہجہ کسی بھی جذبے سے عاری
تھا، زین کو اسکی پست سوچ کر افسوس ہوا، نفی میں سر ہلاتا وہ سامنے رکھی
چمیر پر بیٹھا

URDUNovelians

آگے کا کیا پلین ہے۔۔۔۔ سی پورٹ سے ہی پکڑنا ہے انہیں کیا۔۔۔

بات بدلتے ہوئے زین نے ماحول تھوڑا نارمل کرنا چاہا تو زبرین نے اثبات
میں سر ہلایا

افسران کو سول ڈریس میں رہ کر پہلے سی پورٹ کو چاروں طرف سے کور کرنا
ہو گا۔۔۔

وہ خود بھی اب شاید اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہ رہا تھا تبھی زین کو اپنے
اگلے پلین سے آگاہ کرنے لگا،



روتے روتے وہ وہی پرسوگئی تھی اور اب آدھی رات کو جب اسکی آنکھ کھلی
تب خود کو اندھیر کمرے میں پا کر وہ نا سمجھی سے ہر طرف نظر دوڑانے

لگی، آہستہ آہستہ سب یاد آیا تو ازہا خاموشی سے اٹھی، پھر گیٹ کھول کر
چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی زین کے کمرے میں گئی، اسکا کمرہ خالی دیکھ کر ازہا
لاؤنج میں اس غرض سے آئی کہ شاید وہ وہاں پر ہو، پر اسے کہیں بھی نہ پا کر
ازہا گھبرائی، آدھی رات کو پورے سن سنائے گھر میں وہ اکیلی تھی یہ سوچتے
ہی ازہا کے چہرے پر ہوائیاں اڑیں،

زز زین ---

ازہا نے ایک مرتبہ ہکلاتے ہوئے اسے پکارا پر اسکا گلارندہ گیا، آنسو حلق
میں اٹکے تھے، پر آگے سے کوئی جواب نہ پا کر وہ رونے لگی، سنائے میں
گھڑی کی ٹک ٹک اسے اور خوفزدہ کر رہی تھی، اپنے اندر اٹتے ڈر پر جب وہ
قابونہ پاسکی تو بھاگتے ہوئے وہ زین کے روم میں گئی اور دروازہ دھاڑ سے بند

کیے بیڈ پر جا کر لیٹ گئی، کمفرٹر منہ تک اوڑھے اس نے سختی سے آنکھیں میچے دعائیں پڑھنی شروع کر دیں۔۔۔

رات کے تیسرے پہر زین گھر پہنچا تھا، گاڑی پورچ پر کھڑی کیے وہ اندر داخل ہوا، زبرین سے پلین ڈسکس کرتے اسے کافی وقت ہو گیا تھا، ہاتھ سے وایچ اتارتے ہوئے سیدھا اپنے روم میں آیا پر وہاں اسے اپنے بیڈ پر پا کر ٹھٹھک گیا، جہاں تک اسے زین کو بتایا تھا وہ تو دوسرے روم میں رہنے والی تھی پھر یہاں اسکے کمرے میں بیڈ پر مشے سے کمفرٹ اوڑھ کر خوابِ خرگوش کے مزے کیوں لوٹ رہی تھی، زین کی پیشانی پر شکن بھرے تھے ایک اضافی ونا پسند وجود اپنے کمرے میں دیکھ کر، ڈرینگ پر والٹ اور وایچ رکھتا وہ بیڈ کے قریب اسکے پاس آیا تھا، کمفرٹر سے اس نے مکمل خود کو چھپایا ہوا تھا حتیٰ کہ چہرہ تک اندر تھا اسکا، اسکے وجود پر ایک نظر ڈال کر زین نے

آہستگی سے کمفرٹر ہٹانے کے لیے ہاتھ بڑھایا، پہلے تو اسے یہ کچھ عجیب لگا پر دماغ میں یہ بات آئی کہ چاہے وہ جیسی بھی ہو بھلے اسکی ناپسند پر اب تو اسکی بیوی تھی، اسکی ملکیت، یہ سوچ آتے ہی زین نے کمفرٹر پکڑتے ہی جھٹکے سے ازہا کے اوپر سے پورا ہٹا دیا، پر وہ نیند کی لگی یونہی بے سود پڑی رہی، پسینے سے اسکے بال چہرے پر چپکے تھے، زین نے جھک کر نرمی سے اسکے بالوں کو چہرے پر سے ہٹایا، پھر بغور اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھنے لگا، گھنیری سیاہ پلکیں سرخ عارضوں پر بجھی تھیں، عارض پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان دیکھ زین نے نہایت ہلکے سے اسکا گال سہلایا تھا، نگاہ بھٹک کر اب اسکے لبوں پر گئی تھی، چھوٹے سے مگر حد درجہ گلابی لب، اس سے آگے وہ کچھ سوچتا پر اچانک اسکے ذہن میں جھماکا سا ہوا، وہ یہ سب کیوں کر رہا تھا اور اس لڑکی کے اس قدر نزدیک کیوں ہوا، جھٹکے سے اس سے دور ہوتا وہ کھڑا ہوا، منہ پر ہاتھ پھیر کر زین نے ایک نظر اس چھوٹی مگر حسین لڑکی کو دیکھا

جواب اسکی بیوی کے درجے پر فائز تھی پھر خود کو لعنت ملامت کرتا و اثر و م
میں گیا، کچھ دیر بعد فریش ہو کر وہ نکلا تو نظر سیدھا اس لڑکی کے نازک گداز
سراپے پر گئی، تو کیا وہ بہک رہا تھا، یا ناشہ کے لیے اسکی محبت اتنی کمزور تھی
جو وہ اس نازک لڑکی کو دیکھ کر بہکنے لگا تھا، پر نہیں۔۔۔ اب ایک نئی سوچ
نے اسکا ذہن جکڑا کہ وہ تو اسکی بیوی ہے، جس پر وہ پورا حق رکھتا تھا تو بہکنا
کیسا، یہ سب سوچیں اسکا سر بری طرح درد کرنے لگی تھی، تبھی سب خیالوں
کو جھٹک کر وہ سونے کی تیاری کر تابیڈ پر آیا اور بنا ازاہا کو دوبارہ دیکھے دوسری
طرف آکر لیٹ گیا،



تیمور صبح اپنے گھر سے نکلتے ہوئے مسلسل یمنکا نمبر ڈائل کر رہا تھا پر دوسری طرف وہ جیسے کسی اور ہی دنیا میں گم تھی، آخر آخر کافی کالز کے بعد جب اس نے ریسیو کیا تو تیمور غصے میں شروع ہی ہو گیا،

کہاں تھی۔۔۔۔۔ کب سے کال کر رہا ہوں پر میڈم کو جیسے پرواہ ہی نہ ہو۔۔۔۔۔

اسکا یہ لہجہ سن دوسری طرف یمنکا نے ناگواری سے پہلے فون کو دیکھا پھر کہا

اوہیلو۔۔۔۔۔ یہ کس لہجے میں تم مجھ سے بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔ یہ اپنے سستے

بھرم مجھے مت دکھایا کرو۔۔۔۔۔

سختی سے بولتی وہ تیمور کو اور تپا گئی،

مطلبی لڑکی۔۔۔ جب تک تمہاری دوست وہاں قید تھی تب تک تم
تیمور۔۔۔۔ تیمور کرتی تھی، میرے روعب دکھانے پر یا کچھ بھی بولنے پر
چپ رہتی اور اب جب وہ آزاد ہو کر گھر پہنچ گئی تو میرے بھر م سستے
ہو گئے۔۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچ کر دانت کچکچا کر کہنے لگا تو بے ساختہ یمنا کے لبوں پر
مسکراہٹ آئی،

فضول باتیں کر کے میرا ٹائم برباد مت کرو۔۔۔ کیا کام ہے بولو۔۔۔

اپنی مسکراہٹ چھپاتی وہ بمشکل اپنی آواز لا پر واہ بنا کر بولی

میری باتیں تمہیں فضول لگتی ہیں۔۔۔

تیمور کو صدمہ ہوا، یمینا کے ایسا کہنے پر

فضول تو تم بھی مجھے لگتے ہو۔۔۔۔۔ اب فون رکھو مجھے نتاشہ سے باتیں کرنی
ہے۔۔۔۔۔

کہتے ساتھ یمینا نے خود ہی کال کاٹ دی، تیمور نے کلس کر فون کو گھورا،

خود غرض۔۔۔

URDUNovelians

غصے میں باواز بڑ بڑا کر وہ کار میں بیٹھا

♥ _____ ♥ ♥ ♥ ♥ _____

_____ ♥ ♥ ♥

ایک بھر پور نیند پوری کرنے کے بعد اس نے اپنی مند مل آنکھیں کھولیں پھر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس نے آہستگی سے اپنی صراحی دار گردن سہلائی، ہر طرف نظر دوڑانے پر اس کے ذہن میں رات کا منظر آیا، وہ گھر پر اکیلی تھی رات کو تو کیا اب تک زین واپس نہیں آیا تھا، خالی کمرے کو دیکھ اسکے ذہن میں جیسے ہی یہ خیال آیا، وہ جھٹکے سے بیڈ سے اٹھتے ہوئے روم سے نکلی، تیزی سے چلتے ہوئے وہ لاؤنج میں آئی پر وہاں بھی کوئی نہیں تھا، پر اچانک کچن میں ہوتی کھٹ پٹ سے ازہانے کچن کی جانب رخ کیا، زین کچن میں کھڑا اپنے لیے ناشتہ تیار کر رہا تھا کچن میں کسی کی موجودگی محسوس کر کے اس کی نظر داخلی حصے میں گئی، جہاں ازہا بکھرے حلیے میں کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی، اسے دیکھ زین تاثرات تنے تھے، ازہا جو اسے کچن میں پا کر پر سکون سی ہوئی تھی پر اب زین کے چہرے پر سخت تاثرات دیکھ وہ نا سمجھی سے خود کو دیکھنے لگی پر اچانک بو کھلائی، جلدی میں کمرے سے نکلنے کے چکر

میں وہ اپنا دوپٹہ ہی لینا بھول گئی، فوراً سے پہلے اس نے اپنا رخ کمرے کی جانب کیا پر لاؤنج پر پہنچتے ہی زین نے پیچھے سے آتے ہوئے ازہا کا بازو اپنی گرفت میں لیا تھا، پھر جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کیا، ازہا کی جان ہوا ہونے لگی زین کے تاثرات پر،

رات کو کس حق سے میرے بیڈ پر سوئی تھی تم۔۔۔؟
وہ اسکے بازو پر سخت گرفت کیے استفسار کرنے لگا، ازہا کا چہرہ بری طرح سرخ ہوئے متمتار ہاتھا، ایک بار پھر زین کے لہجے پر اسکی آنکھوں میں نمی آئی، آنسو بھری آنکھوں سے زین کو دیکھتے ہوئے وہ اسکا مضبوط ہاتھ اپنے بازو سے ہٹانے لگی پر وہ آنسو اسکی آنکھوں سے تب چھلکا جب زین نے اپنے بھرپور استحقاق سے اسکی نازک کمر پر اپنا دوسرا بازو حائل کرتے اسے خود

کے قریب کیا، اسکی نظریں ازہا کے خوبصورت چہرے پر الجھنے لگی تھیں، حیاء سے سرخ پڑتا چہرہ، سوجی نم زدہ آنکھیں، بھگے گال اور کپکپاتے ہوئے گلابی لب، زین کی پُر تپش نظریں اپنے سرخ چہرے پر گڑے محسوس کر کے ازہا لرزنے لگی تھی،

کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔۔؟
زین نے اسکے چپ رہنے پر پھر پوچھا ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اسکے بھگے گال پر پھسلتے آنسوؤں کو اپنے پوروں میں چنا، ازہا کی دھڑکنیں منتشر ہوئیں تھی اسکی جسارت پر، اسکی جھلساتی گرم سانسیں اپنے چہرے پر پڑنے سے وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی، زین نے اسے خود سے دور ہونے کے لیے مسلسل مزاحمت کرتے دیکھا تو نرمی سے اسے چھوڑتا دو قدم دور ہوا،

جواب دو۔۔۔

اب وہ کافی حد تک سنبھل چکا تھا تبھی اسکے گداز سراپے کو نظروں میں لیے
پوچھا مگر لہجہ بالکل سنجیدہ تھا، اس کے دور ہونے پر ازہا بمشکل اپنی دھڑکنیں
مخصوص رفتار میں لانے کی کوششوں میں لگی تھی، وہ چونکی

وہ۔۔۔ رات کو ڈر۔۔۔ لگ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔

کپکپاتے لہجے میں بول کر وہ روم میں جانے لگی،

میں نے یہ تو نہیں پوچھا کہ تمہیں ڈر لگ رہا تھا یا نہیں۔۔۔ میں نے یہ پوچھا
کہ تم۔۔۔ میرے۔۔۔ کمرے۔۔۔ میں۔۔۔ کیا کر رہی۔۔۔ تھی؟

زین کی سپاٹ آواز پر اسکے قدم رکے، وہ بے بسی سے مڑ کر اسے دیکھنے لگی
جو نا جانے کیوں اسکی جان نکالنے کے درپے تھا،

کیونکہ۔۔۔ وہ۔۔۔ آ۔۔

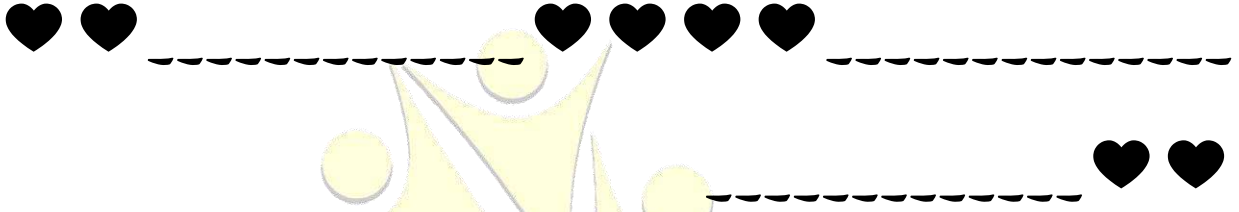
انگلیاں چٹختے بول کر رکی پھر سوچنے لگی، یہ تو اسے خود بھی نہیں پتا تھا کہ وہ
زین ہی کے کمرے میں کیوں گئی، اسے سر جھکائے کنفیوز دیکھ زین کے
چہرے پر ناچاہتے ہوئے بھی ہلکی سی مسکراہٹ اپنی چھپ دکھلا کر غائب
ہوئی،

URDU Novelians

جا کر فریش ہو۔۔۔ اور ناشتہ کر لو۔۔۔

اسے مسلسل سوچوں میں گم دیکھ کر مخصوص بھاری آواز میں زین نے کہا، اور ازہا کو تو جیسے اسی بات کا انتظار تھا، وہ اس کے بولتے ہی کمرے کی طرف بھاگی، زین نے لب دبائے اسکی پشت کو دیکھا، کل کے مقابلے میں اب تھوڑا بہتر فیمل ہو رہا تھا اسے یہ سب، کہی نہ کہی زبرین کا یہ فیصلہ اسے ٹھیک لگا، اب کافی حد تک وہ اپنے دوست کا دماغ سمجھ چکا تھا، جس انسان کو کل تک وہ غلط سمجھ رہا تھا اب اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس نے جو کیا زین کی بہتری کے لیے کیا، آخر کب تک وہ نتاشہ کا ورد کرتا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کے دوست کی بیوی ہے، یوں کسی لالہ حاصل کا ورد کرنے سے وہ حاصل تو نہیں بن جاتا، ہر لالہ حاصل انسان حاصل تب ہی بنتا ہے جب آپکے دل میں اسکی محبت شدت پکڑ چکی ہو، جب آپ رب سے گُن کی فریاد کرو، شاید کہ اس کے دل میں نتاشہ کے لیے پسندیدگی ہو، کیونکہ اگر وہ اسے شدت سے چاہتا تو

اتنی جلدی کبھی ازہا کو اپنی بیوی کی حیثیت سے قبول نہ کرتا، اپنی سوچ پر ہلکی
آسودہ مسکراہٹ لیے زین نے کچن کا رخ کیا،



اسے گھر آئے ہوئے کافی دن گزر چکے تھے، شروع میں تو اسکی حالت دیکھ
یمنابہت روئی تھی، طاہر علوی نے پہلی فرصت میں اسکے ٹریٹمنٹ کے لیے
لیڈی ڈاکٹر زگھر میں بلائیں تھیں، اب تک وہ جسمانی لحاظ سے کافی بہتر ہو چکی
تھی پر اندر سے کافی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی وہ، یمنابہر وقت اسکے ساتھ
رہتی، کبھی اس کے ساتھ بیٹھ کر نناشہ کا دھیان بٹانے کے لیے مووی لگاتی تو
کبھی اس سے ہنس ہنس کر بات کرنے کی کوشش کرتی پر اس دیوانی کو جیسے
روگ ہی لگ گیا تھا، اسکے دل میں زبرین کی محبت بری طرح جڑ پکڑ چکی
تھی، ہر پل خاموشی سے بیٹھے وہ اسے ہی سوچتی کہ وہ اس وقت کیا کر رہا

ہوگا، کیا وہ بھی اسے یاد کرتا ہوگا، اکثر یمینا کو وہ چڑ کر اپنے پاس سے ہٹا دیا کرتی یا خود کو روم میں بند کر کے خوب روتی، وہ ہر وقت خوش رہنے والی، وہ ہواؤں میں اڑنے والی، وہ زبرین کی دیوانی اب ہر وقت کبھی خشک آنکھوں سمیت زمین کو گھورتی تو کبھی بھیگی آنکھوں سے آسمان کو تکتے رہتی، معصوم دل تھا کہ اس ظالم سے نفرت تو کیا زرا سی بے رخی پر بھی آمادہ نہ تھا، کبھی وہ شدت سے یاد آتا تو ناشہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اسکی تصویروں کو دیکھ کر بری طرح رونے لگتی، دل بری طرح کلستا کہ کاش وقت بدل جائے یا کچھ ایسا ہو کہ وہ اسکے پاس چلی جائے، آج یمینا سے زبردستی سی سائیڈ پر لے کر آئی تھی ناشہ کا دل بہلانے کے غرض، پر اس بار ان کے ساتھ طاہر علوی نے چار گارڈز بھیجے تھے،

آؤ نانتاشہ۔۔۔ یہاں ویسے ہی پانی سے کھیلتے ہیں جیسے بچپن میں کھیلتے
تھے۔۔۔

اسے لگاتار لہروں کو گھورتے دیکھ یمنانے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا پر نانتاشہ نے
سپاٹ چہرے کے ساتھ نفی میں سر ہلایا، یمنانے ایک نظر اسکے مرجھائے
چہرے کو دیکھا پھر اسکا ہاتھ تھاما،

لڑکی۔۔۔ بہت ہوئے تمہارے نخرے۔۔۔ میری بات نہیں مانو گی تو بد دعا
لگے گی میری۔۔۔

اسے زبردستی پانی کی طرف لے جاتے یمنانے کہا ساتھ ہی ہلکا سا ہنسی،

بد دعا ہی لگ گئی ہے یمنانے میری خوشیوں کو۔۔۔

اسکی نم آواز پر یمنانے رک کر نتاشہ کو دیکھا، جوب دانتوں میں چلتے ہوئے
بمشکل آنسو روکنے کے چکر میں نگاہ ہر طرف دوڑا رہی تھی، تبھی کوئی تیزی
میں اسکے پاس سے گزرتا نتاشہ سے ٹکرایا تھا، موقع پر اسنے نتاشہ کو بازوؤں
سے تھامو رنہ وہ نیچے گرتی،

دیکھ کر نہیں چل سکتے کیا۔۔۔

یمنانا گواریت سے اس شخص کو دیکھتے ہوئے بولی جو گول کیپ لگائے چہرہ
جھکایا ہوا تھا جسکی وجہ سے اسکا چہرہ دیکھا مشکل ہو رہا تھا، یمنانکی بات کو اگنور
کرتا وہ تیزی میں دوسری جانب گیا، نتاشہ جو اچانک بوکھلائی تھی ٹکرانے
سے، اب کھوئی ہوئی نظروں سے اس ٹوپی والے آدمی کو دیکھنے لگی جو جو چہرہ
جھکائے اپنے کوٹ میں دونوں ہاتھ ڈالے پر سکون سی چال چل رہا تھا،

نتاشہ۔۔۔

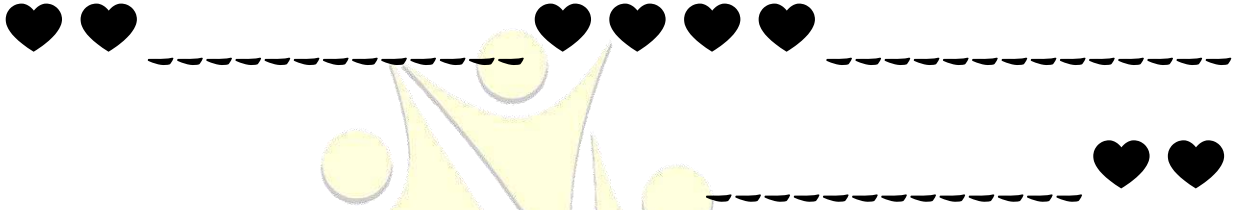
یمنہ کی پکار پر وہ ہوش میں آتے ہوئے اسے دیکھنے لگی پھر واپس ایک نظر اس آدمی کو دیکھ یمنہ کی طرف متوجہ ہوئی، وہ الجھن کا شکار ہوئی تھی آخر اس اجنبی سے ٹکرا کر کیوں اسکا کافی دل بری طرح دھڑکا تھا،

دور جاتے اس شخص نے ایک ترچھی نظر یمنہ کے ساتھ کھڑی نتاشہ پر ڈالی، جو بظاہر یمنہ کی باتیں سن رہی تھی پر دماغ اسکا کہیں اور ہی کھویا ہوا تھا،

URDU Novelians

کافی دن ہو گئے۔۔۔ اب کیوں نا ملاقات کی جائے ڈار لنگ۔۔۔

مخصوص سرد آواز میں بولتا وہ طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے نتاشہ کو دیکھ
کر اپنی کار کی طرف قدم بڑھانے لگا،



دن پر لگا کر اڑ رہے تھے، اس دن کے بعد سے ازہا زین کے کمرے میں جاہی
نہیں رہی تھی، وہ روز برابر والے کمرے میں سوتی، اکیلے کمرے میں رات کو
ڈرتو لگتا پر اس ڈر سے کم جو زین کی قربت میں لگتا، زین کا رویہ اسکے ساتھ
اب کافی حد تک نارمل تھا بلکہ اکثر وہ ایسی معنی خیز باتیں ازہا کو کہتا جنہیں سن
کر ازہا کا چہرہ کان کی لوتک سرخ پڑ جاتا پر وہ اسکے سامنے نا سمجھنے کی ایکٹنگ
کرتی اس کی باتوں کو انور کر دیتی البتہ زین نے ابھی خود سے کوئی پیش قدمی

نہیں کی تھی اسکی طرف یا شاید ازہا کے گریز کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ
خاموش رہتا،

رات کو زین بیڈ پر لیٹا کل کے مشن کے بارے میں سوچ رہا تھا، کل مہینے کی
آخری تاریخ تھی جس میں طاہر علوی لڑکیوں کو اسمگل کرنے والا تھا، انکی
ٹیم کو کل دوپہر میں ہی بندرگاہ پر پہنچنا تھا کیونکہ رات تک طاہر علوی وہاں
کنٹینرز میں لڑکیاں بھجواتا، اسے زبرین نے طاہر علوی کے آدمیوں کے ساتھ
ہی رہنے کا کہا تھا تا کہ وہ وہاں سے کنیکٹ رہے، یہی سب سوچتے ہوئے زین
کی نظر روم کے دروازے پر گئی، جہاں ازہا دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک
دوسرے میں پھنسائے کنفیوز سی کھڑی اپنے لب کاٹ رہی تھی، زین کو اپنی
طرف دیکھتا پا کر وہ نگاہ دوسری طرف پھیرنے لگی،

کیا ہوا۔۔۔؟

اسے یوں ایک ہی جگہ پر ایستادہ دیکھ کر زین نے پوچھا ساتھ ہی دونوں بازوؤں کو سر کے اوپر کیے فولڈ کر گیا، اسے حیرت ہوئی کیونکہ اس ٹائم تک ازہار ابرو والے روم میں سونے جا چکی ہوتی تھی،

وہ۔۔۔ آ۔۔۔ کیا میں۔۔۔ یہاں سو جاؤں۔۔۔؟

بمشکل کہتے ہوئے ازہار سر جھکا گئی

URDUNovelians

کیوں۔۔۔ دل نہیں لگ رہا میرے بنا تمہارا؟

زین نے اسکے نازک وجود کو نظروں کو اپنی پر شوق نظروں میں لیتے ہوئے
پوچھا، البتہ لہجہ بالکل سنجیدہ تھا،

نہیں۔۔۔ ایسی بات نہیں ہے۔۔۔
وہ گڑبڑا ہی گئی، زین نے اسکے بوکھلائے چہرے کو دیکھ خود میں اڈتی
مسکراہٹ کو لب دبائے چھپایا،
پھر۔۔۔؟

URDUNovelians

وہ جیسے موڈ میں تھا تبھی بات بڑھانے کے غرض پوچھا

مجھے ڈر لگ رہا ہے اکیلے کمرے میں۔۔۔

اب کی بار ازہانے صاف بات کہی جبکہ اسکی ہتھیلیاں بھگنے لگی تھی زین کی
نظروں میں تپش محسوس کر کے،

یہ ڈر صرف آج ہی لگ رہا ہے تمہیں۔۔؟
وہ مزے سے باتوں کو طول دینے لگا یہ جانتے ہوئے بھی کہ مقابل کی جان
ہو اہور ہی ہے اسکی نگاہوں سے،

ہاں۔۔۔

ازہانے جھنجھلائے لہجے میں کہا، اب وہ تنگ ہونے لگی تھی اسکے سوالوں
سے،

توکل واپس برابر والے روم میں سوگی۔۔؟

زین نے پوچھا ساتھ ہی بمشکل اپنی ہنسی دبائی کیونکہ ازہا کے ایکسپریشن سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ اب رو دے گی، اور وہی پوا۔۔۔ اس بار ازہا نے چہرہ اٹھا کر روہانسی شکل میں زین کو دیکھا، جس پر زین نے بڑی مہارت سے اپنے تاثرات کو پھر سپاٹ بنالیا،

اچھا ٹھیک ہے آجاؤ۔۔۔

اسکی جان بخشی کرتا وہ احسان کرنے والے انداز میں بولا، ازہا تو جیسے اسکی اجازت کی منتظر تھی، جھٹ سے بیڈ کی دوسری طرف آکر وہاں سے تکیہ اٹھانے لگی،

ادھر۔۔۔ کہاں۔۔۔؟

اسے تکیہ اٹھاتے دیکھ زین نے آگے ہو کر ازہا کی کلائی پکڑے پوچھا،

یہاں پر سونا ہے نا۔۔۔

چونک روم میں کوئی صوفہ نہیں تھا تبھی ازہا نے نظروں سے زمین پر بچھے
کارپیٹ کی طرف اشارہ کیا، اب زین کی پیشانی پر شکن پڑی تھی،

وہاں پر کیوں سوگی؟

اسکو دیکھتے ہوئے زین نے سپاٹ لہجے میں پوچھا

تو کہاں پر سونا ہے؟

اب ازہانے بھی الجھ کر پوچھا جس پر زین نے ایک نظر اپنے برابر میں خالی جگہ کو دیکھ کر پھر ازہا کو دیکھا، وہ بوکھلائی تھی زین کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر،

نہیں۔۔ مجھے یہاں نہیں سونا۔۔۔

ازہانے پریشانی میں کہا ساتھ ہی زین کی گرفت سے اپنی کلائی چھڑوائی اور تکیہ اٹھائے نیچے رکھ کر لیٹ گئی، زین کو اس چھوٹی سی لڑکی کی یہی ایک عادت بہت بری لگتی کہ وہ کبھی بھی ایک بار میں کہی گئی بات نہیں مانتی تھی،

URDU Novelians

اسکی ضد کو دیکھ وہ تپ کر اپنی جگہ سے اٹھا پھر ازہا کے پاس آیا جواب پر سکون سی آنکھوں پر ایک بازو رکھے نیچے کارپیٹ پر لیٹی تھی، زین نے

ایک گہری نظر اسکے خوبصورت سراپے پر ڈالی، ازہا جو سکون سے لیٹی تھی خود پر تیز نظروں کی تپش محسوس کر کے اس نے آنکھوں پر سے بازو ہٹا کر دیکھا پر اگلے ہی پل اسکا دل زور سے دھڑکا زین کی بے باک نظریں خود پر دیکھتا پا کر، وہ بالکل اسکے سر پر کھڑا تھا، ابھی ازہا اٹھتی کہ زین نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکی تھوڑی کو اپنے ہاتھوں میں لیا، پکڑنے کا انداز نہایت نرم تھا کہ ازہا کے گال تمتمانے لگے،

کیوں مجھے غصہ دلانے کے درپے رہتی ہو۔۔۔ ایک دفعہ میں بات کیوں

نہیں مانتی۔۔۔ URDU Novelians

اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گڑائے وہ سنجیدگی سے پوچھا پر اسکا لہجہ بالکل بہکا ہوا لگا تھا ازہا کو،

میں نے کوئی غصہ دلانے کی کوشش نہیں کی تمہیں۔۔۔ میں صرف یہ کہہ رہی تھی۔۔۔

ازہا نظریں جھکائے لہجے کو بمشکل نارمل کیے اسے بتانے لگی پر زین جو خمار بھری نظروں سے اسکے سرخ و سفید چہرے کو دیکھ رہا تھا، اچانک اس پر جھکتا ازہا کے باقی الفاظوں کو اسکے منہ میں ہی دبا گیا، ازہا کی آنکھیں پھیلی تھیں اس مغرور مرد کی اس گستاخی پر، دھڑکنیں اچانک سست ہوئیں جبکہ سانس تقریباً رکنے لگی تھی اسکی، وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھی بنائے کارپیٹ پر رکھے آنکھیں میچ گئی، تھوڑی دیر بعد آہستگی سے اس سے دور ہوتے ہوئے زین نے اب ازہا کے ٹماٹر ہوتے چہرے کو دیکھا، اسکی نگاہیں اٹھنے سے انکاری تھی، ہونٹوں کو دانتوں میں دبائے وہ زین سے نظریں نہ ملانے کی بھرپور کوشش کیے جا رہی تھی،

اب چلیں بیڈ پر۔۔۔

اسکے سرخ گال کو ہاتھ کی پشت سے نرمی سے سہلائے زین نے اب معنی
خیزی سے پوچھا تو ازہانے بمشکل گھنیری پلکوں کو اٹھائے اپنے بالکل نزدیک
اسکے وجیہہ چہرے کو دیکھا پھر نظریں جھکا گئی، ازہا کی خاموشی دیکھ زین نے
اسکے وجود کو اپنی باہوں میں بھرا پھر اسے اٹھا کر بیڈ پر لیٹا یا ساتھ ہی اس پر
جھکنے لگا،

زین۔۔۔ رکیں۔۔۔ URDU Novelians

اسکی آنکھوں میں خمار دیکھ ازہا نے گھبرا کر جلدی سے کہا، زین جو آہستگی سے اس پر جھکنے لگا تھا، اب ازہا کی پکار پر اسے دیکھنے لگا، مگر اسکا سارا خمار پل میں غائب ہوا ازہا کی آنکھوں میں آنسو دیکھ،

تم ٹھیک ہو۔۔۔؟

ازہا کے چہرے کو اپنے ہاتھ میں تھام کر زین نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا جس پر ازہا نے نفی میں سر ہلایا، دو موتی لڑھک کر اسکی آنکھوں سے گرتے ہوئے بالوں میں جذب ہوئے،

URDUNovelians

ازہا کیا ہوا ہے؟

زین نے حیرانی سے پوچھا وہ اس پر سے اٹھتا ہوا بیڈ پر بیٹھا ساتھ ہی ازہا کو بھی بازوؤں سے تھام کر بیٹھایا، مسلسل اسکی آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں میں پھسلے دیکھ زین نے اسکا خوبصورت چہرہ ہاتھوں کا پیالہ بنا کر تھاما،

کچھ بتاؤ تو لڑکی۔۔؟

نرمی سے پوچھتے ہوئے زین نے اسکی آنکھوں میں دیکھا

زین۔۔۔ میں۔۔۔

وہ بولنے کی کوشش کرتی ہلکان ہوئی، الفاظ بمشکل ساتھ دی رہے تھے،

تم کیا۔۔۔

مکمل توجہ اسکی جانب کیے زین بولا، آنسوؤں کا پھندا ازہا کے حلق میں اڑکا تھا، اس نے لال ڈوروں سے جلتی آنکھیں اٹھا کر ایک نظر زین کو دیکھا

وہ۔۔۔ میں۔۔۔ زین۔۔۔ میں ریپڈ ہوں۔۔۔

بھرائی ہوئی آواز میں بمشکل بولتے ہوئے ازہا نے اذیت سے اپنی آنکھیں پٹی، وہ زین کو یہ بات نہیں بتانا چاہتی تھی پر اب اسکی اپنی طرف پیش قدمی نے ازہا کو مجبور کر دیا اسے بتانے کے لیے،

URDU Novelians

تو۔۔۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد زین کے کہنے پر ازہا نے جھٹکے سے اسے دیکھا،

آپ کو کوئی پروہلم نہیں۔۔۔

وہ تھیرزدہ سی اسکی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھی، یہ بات جان کر زین کی
آنکھوں میں اسے زرا بھی ناپسندیدگی یا ناگواریت نہیں دکھی، اور اسی چیز
نے ازہا کو ٹھٹھکنے پر مجبور کیا،

کیوں ہوگی مجھے پروہلم۔۔۔؟

وہ الٹا اسی سے سوال کر بیٹھا، ازہا تھوڑا سٹپٹائی پھر ہمت کر کے بولی

کیونکہ اکثر مرد یہ بات جان کر لڑکیوں کو طلاق دے دیتے ہیں۔۔۔ اور

ویسے بھی ایک داغدار لڑکی کو کوئی قبول نہیں کرتا۔۔۔ اور مجھے لگا آپ بھی

مجھے طلاق۔۔۔

بکواس بند رکھو۔۔۔

اسکے بے ربط بولتے رہنے پر زین نے سختی سے اسے ٹوکا، آنکھیں پل میں
سرخ ہوئی تھیں، ازہا گھبرا کر پیچھے سر کی تھی اسکے پتھر یلے تاثرات
دیکھ، زبان تالوں سے جا چپکی، وہ خوف سے نگاہ جھکا گئی،

تمہیں ایسا کیوں لگا کہ میں تمہیں طلاق دوں گا یہ بات جان کر۔۔۔

ازہا کے دونوں بازوؤں کو مٹھیوں میں دبوچ کر زین نے اسے اپنے قریب
کرتے ہوئے تنے جبرٹوں سمیت پوچھا، ازہا کراہی تھی اسکی حد سے زیادہ
سخت گرفت پر،

کیونکہ۔۔۔ مجھے آپ ایسے لگتے ہیں۔۔۔

اپنے بازوؤں پر بڑھتے درد کی وجہ سے ازہانے چڑ کر کہا جس پر زین کی گرفت اچانک ڈھیلی پڑی، ازہا جلدی سے اپنے بازوؤں کو چھڑوا کر پیچھے ہوئی، انتہائی سخت گرفت سے اسکے بازو اکڑنے لگے تھے،

تم جس جگہ سے بازیاب ہو کر آئی تھی وہاں کوئی لڑکی پاک نہیں رہ پاتی۔۔۔ یہ بات میں اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔ اسکے باوجود میں نے تم سے خاموشی سے نکاح کر لیا کیونکہ مجھے اس بات پر کوئی پروہلم نہیں تھی کیونکہ اگر تم میں کوئی کمی ہے تو کہیں نہ کہیں میں بھی پرفیکٹ نہیں ہوں۔۔۔ مگر۔۔۔

وہ ضبط سے بولتے ہوئے رکا تھا، ازہا پشیمانی سے سر جھکائے اسکے سامنے بیٹھی تھی، زین کو افسوس ہوا اسکی پست سوچ پر، تبھی اپنی بات کو ادھورا چھوڑ کر وہ تیزی سے اٹھتا ہوا کمرے سے نکل گیا، ازہا نے بھیگی نظروں سے اسکی چوڑی پشت کو دیکھا، پھر شرمندگی سے سر جھکا کر رونے لگی، وہ جانتی تھی کہ اس نے غلط کیا پر مجبور تھی کیونکہ اسے یقین نہیں تھا کہ زین اتنی جلدی اسکی طرف پیش قدمی کرے گا، وہ ابھی خود ہی تیار نہیں تھی ان سب کے لیے،



وہ کیسی ہے۔۔؟

یمنا نے روم سے نکلتی ڈاکٹر سے پوچھا آج صبح ناشہ اچانک بے ہوش ہوئی
تھی جس پر طاہر علوی نے اپنی فیملی ڈاکٹر کو بلایا تھا،

زیادہ ٹینشن کی بات نہیں۔۔۔۔۔ ایسی کنڈیشن میں کمزوری ہوتے رہتی
ہے۔۔۔ جسکی وجہ سے یہ بس بے ہوش ہو گئی تھیں۔۔۔
ڈاکٹر آسیہ نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا پر یمنا ٹھٹھکی،

کیا مطلب کیسی کنڈیشن ڈاکٹر۔۔؟
وہ کسی نتیجے پر پہنچ ہی چکی تھی پر پھر بھی ان سے پوچھنا ضروری سمجھا

شی اس ایکسیپٹڈ۔۔۔

وہ مسکرا کر گویا ہوئیں جبکہ یمناء خوشگوار حیرت سے انہیں دیکھنے لگی،

اومائی گاڈ۔۔۔۔

وہ منہ پر خوشی سے ہاتھ رکھے بولی ساتھ ہی روم کھولنے لگی پر ڈاکٹر شہلا کی
آواز پر وہ رکی،

ویکنیس زیادہ ہونے کی وجہ سے انہیں بہت کثیر اور توجہ کی ضرورت
ہے۔۔۔۔ فلحال انہیں آرام کرنے دیں۔۔۔۔

مخصوص مسکراہٹ سمیت کہتے وہ وہاں سے نکلیں تو یمناء بھی ہلکا سا گیٹ وا کر
کے نشانہ کو دیکھنے لگی جواب تک آنکھیں موندے لیٹی تھی، پھر اس نے

نتاشہ کو آرام کے غرض چھوڑ کر چہرے پر مسکان سجائے طاہر علوی کے
کمرے کا رخ کیا،

آپ جانتے ہیں کیا ہوا ہے نتاشہ کو۔۔۔؟
انکے کمرے میں آتے ہی یمناخوشی سے بولی

ہممم جانتا ہوں۔۔۔

انکے سپاٹ تاثرات سمیت کہنے پر یمننا کے چہرے پر سے مسکراہٹ غائب
ہوئی،

وہ نتاشہ۔۔۔

اہم۔۔۔ ابھی جاؤ۔۔۔ مجھے کچھ دیر اکیلے رہنا ہے۔۔۔

اسکی بات کاٹتے ہوئے طاہر علوی نے ٹوکا ساتھ ہی یمناک کی طرف سے چہرہ پھیرہ، صاف اشارہ تھا وہاں سے جانے کا، یمناجتنی خوش ہو کر وہاں آئی تھی اب اتنی ہی اداسی میں وہاں سے نکلی، سمجھ رہی تھی کہ وہ آج باقی دنوں کے مقابلے تھوڑے پریشان ہیں۔۔۔ کیونکہ آج اسمگلنگ کے لیے لڑکیاں بھیجی ہے پرائیجنٹس بھی ان پر نظر رکھے ہوئے ہیں جسکی وجہ سے یہ کام مشکل ہو رہا ہے،

♥ ♥ _____ ♥ ♥ ♥ ♥ _____

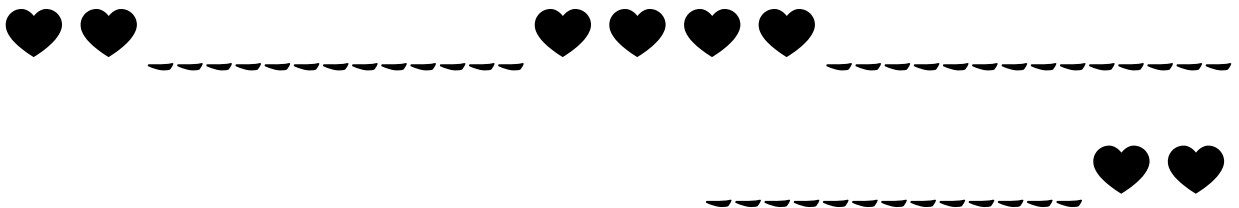
_____ ♥ ♥

رات کو بندر گاہ پر کچھ بحری جہاز کے لنگر ڈل رہے تھے تو کچھ پر لوڈنگ ہو رہی تھی، ہلکی ہلکی بھیڑ تھی، سارے کام معمول کے مطابق ہو رہے تھے، تبھی دو کنٹینر وہاں پر آ کر رکے، چار آدمی آگے سے نکل کر آئے پھر ایک نظر ہر طرف کیے بندر گاہوں پر پہلے سے کھڑے اپنے کچھ آدمیوں کو اشارہ کیا، وہ آدمی سامنے آ کر ہلکی آواز میں ایک دوسرے سے کچھ بولتے ہوئے ایک نظر کونے میں کھڑے اپنے جہاز کو دیکھنے لگے، ان آدمیوں کے ساتھ زین بھی وہاں آیا تھا، خاموشی سے انکی باتیں سنتے ہوئے زین نے ایک ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا پھر اس میں رکھے موبائل پر جو آلریڈی زبرین کا نمبر اس نے ڈائل کیا ہوا تھا، وہ کال کٹ کی، دوسری طرف اس عمارت میں بیٹھا راکنگ چیئر پر بیٹھا زین کال کٹ ہونے پر زین کا اشارہ سمجھتے ہوئے دوسرا نمبر ڈائل کرنے لگا،

موو،

تیمور کے کال ریسیو کرنے پر اس نے ایک لفظی کہا اور ادھر بندر گاہ پر اچانک ایک ساتھ کئی فائرنگ شروع ہوئی، اسی کے ساتھ لوگوں کا شور برپا ہوا، کچھ ہی دیر میں وہاں بھگ دڑ سی مچ گئی، ہر کوئی اپنی جان بچانے کے غرض ادھر ادھر بھاگ رہا تھا، طاہر علوی کے آدمی معاملہ خراب ہوتا دیکھ جلدی سے کنٹینر کا رخ کرنے لگے پر وہاں پہلے سے ہی کئی آدمیوں کو پوسٹل لیے کھڑے دیکھ وہ بوکھلائے، طاہر علوی کے آدمیوں کے مقابلے میں افسران زیادہ تھے، زین نے اسی بھیڑ میں ایک نظر ہر طرف دوڑائی، کنٹینر کے پاس اسے تیمور دکھا تھا، وہ بھی زین کو دیکھ چکا تھا، زین نے اسے نظروں سے کنٹینر میں چڑھنے کا اشارہ کیا ساتھ ہی اپنی پوسٹل نکال کر خود بھی طاہر علوی کے آدمیوں پر فائر کرنے لگا، پر اچانک اسکے پیچھے سے کسی نے زین کے ٹھیک کندھے پر جہاں زخم تھا ٹھیک اسی جگہ فائر کیا، زین کراہتے ہوئے

بے ساختہ گھٹنوں کے بل گرا، کندھے پر درد کی شدت بھری لہر دوڑی، زین نے مڑ کر مقابل کو دیکھا وہ طاہر علوی کا وہی آدمی تھا جواب تک ہر کام میں زین کی رہنمائی کر رہا تھا، زین نے لب بھینچتے ہوئے سر جھکایا جس پر اس آدمی کے چہرے پر کمینگی مسکراہٹ پھیلی پر یہ مسکراہٹ اسکے لیے آخری ثابت ہوئی جب لمحے کے ہزار ویں حصے میں زین نے ہاتھ فضا میں بلند کیے اسکی کنپٹی کا نشانہ لیے اچانک شوٹ کیا، گولی اسکی کنپٹی کو چیرتے ہوئے گئی، اسکا بے جان وجود نیچے گرا تھا اور اب زین فوراً کھڑا ہوا تو اسکے چہرے پر تمسخر اڑتی مسکراہٹ تھی، باقی کے افسران کو فائر کی منافی کر کے بچے ہوئے افراد کو اریسٹ کا حکم کرتے زین دوسرے کنٹینر کے جانب گیا، جن میں یقیناً لڑکیاں تھیں،



اب طبیعت کیسی ہے میری بیٹی کی۔۔؟

طاہر علوی نتاشہ کے روم میں آتے ہوئے پوچھے تھے، نتاشہ جو بیڈ پر ٹیک لگائے خاموشی سے کسی ایک نقطے پر نظر رکھے اپنی سوچوں میں گم تھی، انکی آواز پر چونک کر سیدھی ہوئی،

ٹھیک ہوں پاپا۔۔۔

وہ لبوں پر پھیکئی مسکان سجائے بولی، جانتی تھی طاہر علوی اسکی وجہ سے کافی پریشان رہتے ہیں تبھی انہیں دکھانے کے لیے وہ کبھی کبھی زبردستی مسکرا دیتی،

بیٹا مجھے آپ سے ایک ضروری کام تھا؟

وہ اب اپنے اصل مدعے پر آئے تھے،

جی کہیں پایا۔۔

اس نے طاہر علوی کو اپنے ساتھ لائی فائل کھولتے دیکھ پوچھا،

بیٹا یہ۔۔۔ آپکی ماما نے آپکے پیدا ہونے پر یہ وصیت کی تھی کہ انکی جتنی بھی زمینیں ہیں وہ آپکے نام پر تب تک ہونگی جب تک آپ 20 سال کی نہیں ہو جاتی۔۔۔ اسکے بعد انہوں نے یہ پراپرٹیز بیچ کر ایک یتیم خانہ کھولنے کا وعدہ لیا تھا مجھ سے۔۔۔۔ تو بیٹے کل پر سوں آپکی برتھ ڈے ہے اسی لیے میں نے سوچا ابھی ان پیپرز پر آپ سے سگنیچر زلے لوں۔۔۔۔

انہوں نے نہایت نرمی سے اسے ساری بات بتائی،

نتاشہ چند پل خاموشی سے اپنے باپ کو دیکھے گئی،

پاپا ایک بات پوچھوں۔۔۔

انکے چہرے کو دیکھتے ہوئے نتاشہ نے پوچھا

جی بیٹا۔۔۔

کیا یہ سچ ہے پاپا کہ آپ اسمگلنگ کرتے ہیں۔۔۔؟

اپنے اندر اٹتے سوال کو آخر آج اس نے پوچھ ہی لیا پر اگلے ہی پل طاہر

علوی کے تاثرات دیکھ نتاشہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا،

بیٹا۔۔۔ میں تمہیں ایسا انسان لگتا ہوں؟

انہوں نے جس قدر چہرے پر تکلیف دہ تاثرات سجائے نتاشہ سے پوچھا، وہ

بوکھلائی

نہیں پایا۔۔۔ میں یہ بات صرف اس لیے پوچھ رہی ہو کیونکہ۔۔۔

کیونکہ جن لوگوں نے تمہیں اغواء کیا تھا۔۔۔ انہوں نے تمہیں یہ بتایا۔۔۔

وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے پوچھے تو نتاشہ نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا

اور تم نے انکی بات پر یقین بھی کر لیا۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ اگر کسی غیروں کی باتوں میں آکر تم اپنے باپ پر شک کرتی ہو تو کوئی بات نہیں غلط نہیں ہے یہ۔۔۔ تم حق رکھتی ہو۔۔۔

وہ کمال مہارت سے آنکھوں میں آنسو بھی لے آئے اور بس، یہی تک نتاشہ کی برداشت تھی،

نہیں پاپا میں آپ پر شک نہیں کر رہی۔۔۔ اگر شک کرتی تو میں۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔ یہ لیں۔۔۔

وہ کہتے ساتھ جلدی سے سامنے رکھے پیپر زپر سگنچر کرنے لگی، طاہر علوی جو آنکھوں میں آئی نمی کو انگلیوں سے دبانے کے بہانے بغور نتاشہ کو ان پیپر زپر سائن کر تا دیکھ رہے تھے، انکے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ پھیلی، جسے وہ نتاشہ کے دیکھنے پر فوراً چھپا گئے،

یہ لیں پایا۔۔۔ میں نے کر دیا سائن۔۔۔ اگر میں شک کرتی آپ پر۔۔۔ تو
کیوں کرتی یہ سائن۔۔۔ آئی ایم سو سوری پایا۔۔۔ وہ بس میں نے یو نہی پو چھا
تھا صرف۔۔۔

شرمندگی سے سر جھکائے وہ انہیں وضاحت دینے لگی،

میرا بچہ۔۔۔ کوئی بات نہیں بچوں سے ہوتے رہتی ہیں چھوٹی موٹی
غلطیاں۔۔۔ پر ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔ اپنے پایا پر کبھی شک مت
کرنا۔۔۔ آپکے پایا آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔

وہ تو پہلے ہی خوش تھے اسکے سگنیچر کرنے پر تبھی جلدی سے فائل فولڈ کر
کے بولتے آخر میں اسے گلے لگا گئے، نتاشہ آسودگی سے مسکراتے ہوئے

انہیں دیکھنے لگی، زبرین کے دھوکے کے بعد ایک باپ اور ایک دوست کا ہی
سہارا تھا اسے، جسکی بدولت وہ زندگی جینے تو نہیں پر گزارنے کے لائق
ضرور ہو گئی تھی، طاہر علوی وہ فائل ہاتھ میں لیے اس سے اور بھی باتیں
کر رہے تھے کہ اچانک انکا سیل رنگ کرنے لگا،

ہیلو۔۔۔

نتاشہ سے ایکسکیوز کر کے انہوں نے سائیڈ میں ہوتے ہوئے کال ریسیو
کی، پر دوسری جانب سے جو خبر ملی، وہ انہیں زلزلے کی مانند محسوس ہوئی،

♥ _____ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥

_____ ♥ ♥ ♥

لڑکیوں کو باحفاظت سیف ہاؤس پہچانے کے بعد اسکی ہمت جواب دینے لگی تھی، کندھے میں ہوتی تکلیف شدت پکڑنے پر اس نے وہی ٹریمنٹ کروایا، تیمور نے اسکی حالت دیکھتے ہوئے اسے سیف ہاؤس میں رہنے کا کہا جس پر وہ انکار کر گیا، اور اب بمشکل کارڈرائیو کرتے ہوئے وہ دیر رات کو گھر لوٹا، پورچ میں کار کھڑی کر کے وہ اندر داخل ہوا، گھر کی سبھی لائٹس آن تھیں جانتا تھا یہ انہیں محترمہ کے کارنامے ہونگے جو رات کو اکیلے رہنے کے ڈر سے ساری لائٹس آن کیے تب تک لاؤنج میں بیٹھی رہتی جب تک زین نہ آجاتا، پر کپ رات جو اس نے کہا تھا اس کے بعد سے اب تک زین نے ازہا سے بات تک کرنا گوارا نہیں کی تھی،

گیٹ بند کرنے کی آواز پر ازہا جو لاؤنج کے صوفے پر دونوں پیراؤں پر کیے بیٹھی تھی، اچانک گردن موڑ کر دیکھنے لگی، زین کو دیکھ کر اسکی جان میں جان

آئی ورنہ رات کو اکیلا رہنا اسے بہت خوفزدہ کر دیتا تھا، ازہا کو مکمل انور کے
وہ سیدھا روم میں جانے لگا، البتہ چال میں تھوڑی لڑکھڑاہٹ تھی، ازہا جو
پر سکون سی اسے دیکھ رہی تھی پر زین کو کندھے پر ہاتھ رکھا دیکھ وہ ٹھٹھکی،

"تم ٹھیک تو۔۔۔؟"

وہ پوچھتے ہوئے آگے بڑھنے لگی تھی پر زین کے ایک ہاتھ کے اشارے پر
اسکے آواز کے ساتھ قدم بھی تھمے، اسے روک کر وہ خاموشی سے اندر روم
میں چلا گیا، ازہا کچھ دیر انگلیاں چٹختی سوچتی رہی پھر صبر نہ ہوا تو جلدی سے
چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے زین کے پیچھے روم میں چلی آئی،

زین کو بمشکل شرٹ اتار تا دیکھ وہ آگے بڑھی اور اسکے سامنے آتے ہوئے شرٹ کے بٹنز کھولنے لگی، زین نے پیشانی پر شکن لائے اسکی ہمت کو دیکھا جو ٹوکنے کے باوجود اپنی ضد دکھاتی،

"ایک بار بات سمجھ نہیں آتی کیا۔۔؟"

اسکا ہاتھ اپنی شرٹ سے جھٹکتے ہوئے زین نے گھر کا، مگر ازہا پھر ہاتھ بڑھا کر اسکے بٹنز کھولنے لگی، زین کی شرٹ بلیک ہونے کے باوجود اسے زین کے کندھے کی طرف کچھ گیلے پن کا احساس ہوا، اور وہ کسی خوف سے اپنی ضد پر اڑی اسکا زخم دیکھنا چاہ رہی تھی، جہاں سے اس نے ازہا سے گولی نکلوائی تھی، شرٹ کے تمام بٹنز کھولنے کے بعد ازہا نے نگاہ جھکائے اسکے کالر کو پکڑ کر کندھے کے طرف سے ہٹانا چاہا پر اگلے ہی لمحے زین نے اسکی نازک کمر کو

اپنی گرفت میں لیا، ازہا کی ڈھٹائی پر اسکا خون کھولا تھا، کیوں وہ لڑکی ایک مرتبہ میں بات نہیں مانتی تھی،

بہت ضدی بنتی ہو میرے سامنے۔۔۔ اب اگر میں تمہیں اپنی ضد "دکھاؤں تو رونا نہیں۔۔۔"

دانت پیس کر کہتے ہوئے زین نے کمر سے تھام کر جھٹکے سے اسے موڑتے ہوئے بیڈ پر دھکا دیا، ازہا کے منہ کے بل بیڈ پر گرتے ہی زین نے اپنی شرٹ اتاری تھی، ازہا پلٹ کر خوف سے زین کو دیکھنے لگی جواب بیڈ کے قریب آ رہا تھا، اسکے اچانک بدلتے تیور ازہا کی روح فنا کرنے لگے تھے،

"ز۔۔۔ ز زین۔۔۔"

وہ ہکلائی تھی ہر لفظ تب منہ میں دم توڑ گئے جب زین نے اسکا دوپٹہ جھٹکے
سے کھینچ کر دور پھینکا تھا، وہ روتی شکل بنائے صوفے پر پھینکے اپنے دوپٹے کو
دیکھنے لگی، تبھی اپنے حس سے زیادہ نزدیک اسے زین کی گرم سانسیں
محسوس ہوئی، ازہا بوکھلا کر پیچھے ہوئی پر زین کے خود پر جھکنے پر وہ سیدھا بیڈ پر
سر ٹکا گئی، اسکے تنے تاثرات دیکھ ازہا کو رونا آیا پر جب نظر زین کے برہنہ
کندھے پر گئی جہاں پٹی لگی تھی تو اپنا رونا بھلائے وہ حیرت سے اپنی مخروطی
انگلیاں اس پٹی پر پھیرنے لگی،

تمہارا زخم ت۔۔۔ تو۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ ہونے۔۔۔ لگ۔۔۔ لگا"
"تھا۔۔۔ پھر۔۔۔ یہ۔۔۔ کیسے۔۔۔

اسکی قربت کے باعث ازہا کے منہ سے بمشکل الفاظ ادا ہوئے، البتہ لہجہ اسکا حیران کن تھا،

"تمہیں کیوں فکر ہو رہی ہے میری اتنی۔۔۔۔"

اسکی گردن کو اچانک اپنے شکنجے میں لیے زین نے کرخت آواز میں استفسار کیا، ازہا کی آنکھیں ابلی تھیں اسکے بھاری ہاتھ کا دباؤ گردن پر محسوس کر کے،

"زین۔۔۔ چھو۔۔۔ چھوڑو۔۔۔"

تکلیف دہ لہجے میں بولتے ہوئے اسکی آواز بھیگی، اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھے وہ بھرپور کوشش کیے زین کا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹانے لگی پر مقابل کی گرفت مضبوط ہونے پر ازہا نے اسکے سینے پر مکے برسانے شروع کر دیے، اسکی یہ

مزاحمت دیکھ زین کے لبوں پر ناچاہتے ہوئے بھی ایک دلکش مسکراہٹ آئی، اچانک اسکی گردن کو بخشتا وہ اسکے لبوں پر جھکا تھا، ازہاجو گردن کی بخشش پر ابھی سانس بھی نہ لے پائی تھی، اب اسکی گستاخیوں کے آگے بے بس ہونے لگی، مخروطی انگلیوں نے زین کے کندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھا تھا،

"کل کیوں تم نے ایسا کہا۔۔۔"

اسکے لبوں کو آزاد کیے زین نے اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکائے نرمی سے پوچھا، ازہاجو اپنی سانس بحال کرنے کے چکر میں گہرے سانس لے رہی تھی، اب ادھ کھلی آنکھوں سے اسکے بے حد نزدیک چہرے کو دیکھنے لگی، شاید وہ بہت ہرٹ ہوا تھا ازہا کی بات پر،

"م۔۔ میرا۔۔ وہ مطلب۔۔ نہیں تھا زین۔۔۔ سوری۔۔"

وہ شرمندگی سے بولتی چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رودی، اسے روتا دیکھ زین نے جھک کر نرمی سے ازہا کی پیشانی چومی، پھر اسکے برابر میں لیٹ گیا،

"اچھا لڑکی۔۔ رونا تو بند کرو۔۔۔"

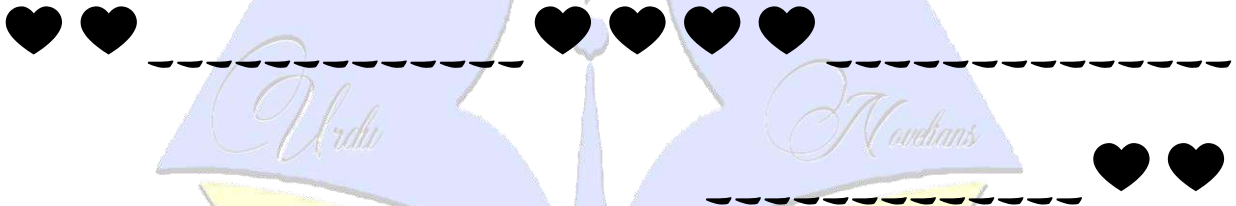
اسے مسلسل روتا دیکھ زین نے تھوڑا بلند آواز میں ٹوکا پر ازہا کے اگلے عمل

پر وہ چونکا، وہ جھٹکے سے اسکے قریب ہوتے ہوئے زین کے سینے پر سر رکھ

گئی، زین نے آسودگی سے مسکراتے ہوئے اسکے گرد بازو حائل کیا،

میں یہ نہیں کہوں گا کہ مجھے تم سے شدید محبت ہے۔۔۔ پر اتنا ضرور کہنا"
چاہتا ہوں کہ تم تک اب کوئی تکلیف کوئی درد آنے نہیں دوں گا، پوری
"کوشش کروں گا کہ تم میرے ساتھ خوش رہو۔۔۔"

کچھ دیر بعد وہ نہایت ہلکی آواز میں اسکے کانوں میں سرگوشیاں کرنے لگا جبکہ
ازہا اسکی باتوں میں سچائی کا انثر محسوس کیے پر سکون سی آنکھیں موند گئی،



اپنے کمرے میں وہ مسلسل ارد گرد چکر لگا رہے تھے، اشتعال اتنا تھا کہ قابو
نہیں ہو پا رہا تھا، نتاشہ سے بات کرتے وقت جب انکے نمبر پر اپنے اسٹنٹ
کی کال آئی تو وہ کافی حیران ہوئے تھے، پر اس نے جب بتایا کہ سبھی لڑکیوں
کو جہاز میں بٹھانے سے قبل ہی ان ایجنٹس نے انکے آدمیوں کو پکڑ لیا تو طاہر

علوی کو اپنے اوپر پہاڑ ٹوٹتا محسوس ہوا، وہ آدمی اپنا چھوٹا نقصان بمشکل برداشت کرتا تھا کہ اب اتنا بڑا نقصان ہوا اوپر سے اسٹنٹ کا یہ کہنا کہ انکی ٹیم میں ایک ایجنٹ کا آدمی پہلے سے ہی مخبر تھا یہ خبر انکی دماغ کی رگیں پھٹنے پر مجبور کرنے لگی،

زبرین افتخار۔۔۔ بہت ہوا تمہارا گیم۔۔۔ جتنا نقصان میرا ہوا ہے اسکی سزا "تو بنتی ہے۔۔۔"

وہ غصے میں کہتے ساتھ ایک نمبر ڈائل کرنے لگے،

URDU Novelians

ہیلو۔۔۔ جلدی میرے مینشن پہنچو۔۔۔ ایک ویڈیو ریکارڈ کروانی "ہے۔۔۔"

ضبط سے مٹھیاں بھینچے وہ بولے ساتھ ہی کال کاٹی،

♥ ♥ _____ ♥ ♥ ♥ ♥ _____

_____ ♥ ♥

خوبصورت محل نما گھر میں وہ اپنے کمرے میں جہازی سائز بیڈ پر بیٹھا تھا، سامنے وہ لا کر تھا جس کا پاسورڈ وہ اب خود کھولنے کی کوشش کرنے کا سوچ رہا تھا، کل کے مشن کو تکمیل پہنچانے کے بعد اس کا کام تھوڑا ہلکا ہوا اب بس طاہر علوی کی اصلیت سب کے سامنے لانی تھی جو کہ اسکے سامنے رکھے لا کر میں تھی، لا کر کا پاسورڈ اس نے ایک مرتبہ نتاشہ لکھ کر ٹرائے کیا پر رونگ نکلا، اسے حیرت ہوئی کیونکہ اتنا تو اسے یقین تھا کہ طاہر علوی نے اپنے کسی عزیز کے نام پر ہی پاسورڈ رکھا ہو گا اور فلحال تو انہیں حد سے زیادہ عزیز صرف انکی اکلوتی بیٹی تھی، پھر کیوں پاسورڈ غلط ہو رہا تھا، انہیں سب سوچوں سے وہ تب نکلا جب اسکے روم کا گیٹ ناک ہوا،

"کم ان۔۔"

لا کر پر نظریں جمائے زبرین نے سرد لہجے میں کہا تبھی روم کا گیٹ کھولتے ہوئے ایک سرونٹ اندر داخل ہوا،

"سریہ پار سل آیا ہے آپکے لیے۔۔۔"

وہ مودبانہ انداز میں کہتے ساتھ پار سل ٹیبل پر رکھا پھر روم کا گیٹ بند کرتے ہوئے چلا گیا، زبرین نے ایک نظر پار سل کی طرف دیکھا پھر اٹھ کر ٹیبل کے قریب آیا، پیکٹ کھول کر اس نے اندر دیکھا، ایک چھوڑا سا بوکس تھا، بوکس کھولنے پر اس میں سے ایک یو ایس بی نکلی، زبرین کچھ دیر چاروں طرف سے اس یو ایس بھی کو دیکھنے لگا پھر کچھ سوچ کر روم میں نسب ایل ای

ڈی کے پاس آیا، یو ایس بی اس میں لگانے کے بعد زبرین نے ریموٹ اٹھایا تھا، کچھ دیر بعد سکرین پر جو چہرہ آیا، وہ زبرین کے دانت بھینچنے پر مجبور کر گیا، طاہر علوی کا مکروہ چہرہ، یہ کائی ویڈیو تھی جو شاید طاہر علوی نے خود ریکارڈ کروائی تھی،

کیسے ہوز بی۔۔۔ جانتا ہوں خوش ہی ہو گے۔۔۔ مجھے بیٹ جو کر گئے " آخر۔۔۔۔

کہتے ساتھ وہ قہقہہ لگا کر ہنسی، زبرین نے ناگواری سے اس گھٹیا انسان کی ہنسی دیکھی، اسے حیرت ہوئی کہ اتنے بڑے نقصان کے باوجود وہ کیوں اتنا مسکرا رہا تھا،

میں جانتا ہوں تم اب حیرت میں مبتلا ہو گے کہ میں کیوں اتنا مسکرا رہا ہوں۔۔۔۔۔ تو چلو یہ بھی بتا دیتا ہوں تمہیں کہ میں اس لیے خوش ہوں کہ اب جو بات میں تمہیں بتانے والا ہوں اسکو سننے کے بعد تمہارا جو حال ہو گا۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ میں تو تصور میں سوچ کر ہی مزے لے رہا ہوں کہ کیا حال ہو گا تمہارا۔۔۔۔۔ چلو تو اب ان بیکار باتوں کو پیچھے کرتے ہیں اور اصل مدعے پر آتے ہیں۔۔۔ مجھے اچھے سے پتا ہے کہ تم پچھلے انیس سالوں سے یہ بات جاننے کے لیے بی چین ہو گے کہ آخر میں نے تمہاری ماں اور بہن ان فیکٹ تم لوگوں کے ساتھ وہ دھوکہ دہی کیوں کی۔۔۔۔۔ تو سٹر ونگ مین اب میری باتیں غور سے سنو۔۔۔۔۔ کسی انسان کو یونہی شوق نہیں ہوتا دوسروں کو دھوکہ دینے کا، اس سے پہلے وہ خود دھوکہ کھا چکا ہوتا ہے تبھی اسکے اندر بدلے کی آگ بھڑکتی ہے اور جیسی آگ ابھی تمہارے اندر ہے ٹھیک ویسے

ہی آگ ایک عرصے میں میرے سینے میں لگی تھی جب تمہاری ماں نے مجھے
"دھوکہ دیا تھا۔۔۔"

وہ جو طاہر علوی کے منہ سے سچائی جاننے کے لیے بے چین مکمل توجہ سے
اسے سن رہا تھا اب انکے الفاظوں پر ساکت ہوا تھا،

تمہاری ماں۔۔۔ ہنہ۔۔۔ شادی کی رات اپنے محبوب کے ساتھ گھر سے "
بھاگی ہوئی وہ لڑکی جس نے گاؤں بھر میں میری عزت خراب کر کے رکھ
دی۔۔۔ لوگ مجھ پر تھو تھو کرنے لگے کہ گاؤں کے وڈیرے کی ہونے والی
بیوی شادی کی رات ہی گھر سے بھاگ گئی۔۔۔ اس رات میں رویا تھا بہت
رویہ کیونکہ میرے دل میں اس عورت کے لیے سچے جذبات تھے پر اس نے
کیا کیا۔۔۔ اس رات آنسوؤں کے ساتھ ہی اسکی محبت بھی میرے دل سے

بہہ گئی، بس پھر کیا، اگر اندر کچھ تھا تو وہ یہ ہی تھا کہ مجھے کسی بھی طرح اب اس عورت کی زندگی برباد کرنی ہے۔۔۔۔ بہت ڈھونڈا میں نے اسے۔۔۔۔ بہت۔۔۔۔ کافی عرصے ب گزر گئے لیکن میں نے جو ٹھان لی تھی وہ کر کے ہی دم ملنا تھا مجھے۔۔۔۔ بہت سالوں بعد جا کر میں اپنے مقصد کے قریب پہنچا۔۔۔۔ یعنی کہ ایک دن مجھے خبر مل ہی گئی اسکے بارے میں۔۔۔۔ اس دن میں اکیلے گیا تھا مطلوبہ پتے پر۔۔۔۔ وہ شہر میں رہ رہی تھی۔۔۔۔ پر اتفاق دیکھو جب وہ مجھے ملی تب وہ دو بچوں کی ماں تھی اور اسکا بے چارہ محبوب۔۔۔۔ تمہارا باپ مر چکا تھا۔۔۔۔ مجھے خوشی ہوئی کہ قدرت نے کتنا اچھا موقع دیا تھا مجھے بدلہ لینے کا۔۔۔۔ مجھے اپنے گھر میں دیکھ کر وہ کافی خوفزدہ ہوئی تھی پر میں نے اپنی شرافت دکھلا کر جلد ہی اسے یقین دلایا کہ میں ایک نہایت ہی سیدھا انسان ہوں۔۔۔۔ بس پھر تو تمہیں معلوم "ہی ہے۔۔۔"

یہ بات بول کر وہ ہلکا سا قہقہہ لگائے، زبرین اب تک خاموشی سے انکی ویڈیو دیکھ رہا تھا، وجیہہ چہرے پر ناگواریت پھلتے جا رہی تھی،

میں نے خوب دل جمعی اور عزت و احترام دکھا کر تمہاری ماں اور بہن کا "بھروسہ جیتا۔۔۔ پر تم پتا نہیں کس مٹی کے بنے تھے جو اکثر صاف لہجے میں کہنے سے گریزاں نہیں گزرتے کہ میں تمہیں ایک مکار انسان لگتا ہوں۔۔۔۔ کبھی کبھی میرا دل چاہتا کہ تمہاری جان ہی لے لوں پر بچہ سمجھ کر بخش دیتا۔۔۔ پھر اس رات جب تم لوگ سو رہے تھے تب میں اپنے آدمی کے کر تمہار گھر پر آیا اور وہی دن تھا جب تمہاری ماں کو میں نے یہ جتنا دیا کہ طاہر علوی کو دھوکہ دینے کا انجام کتنا اذیت ناک ہوتا

ہے۔۔۔۔ اب یہ سب باتیں لے جاؤ تھوڑے سائیڈ میں کیونکہ یہ تو تمہیں
"بھی معلوم ہے کہ اس رات۔۔۔۔"

وہ پھر قہقہہ لگا کر ہنسنے پر اس وقت تک زبرین کی آنکھوں میں بالکل سرخائی
گھل چکی تھی، وہ وقت سوچ کر ہی دل بری طرح اذیت سے تڑپنے لگتا تھا،

میں بات تو یہ ہے کہ اس رات۔۔۔۔ تمہاری۔۔۔۔ بہن۔۔۔۔ بچ گئی
"تھی۔۔۔"

URDUNovelians

انکی اس بات پر زبرین کی آنکھیں پتھرائی تھیں، تو کیا سچ میں اسکی بہن، پر
اسے لگا کہ وہ مر چکی،

لگا جھٹکا۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس رات تمہاری بہن بچ گئی تھی پتا " نہیں کیسے پر وہ بچی۔۔۔ لیکن صرف کچھ دن کے لیے کیونکہ اسکے بعد تو یقیناً میں نے اسے مار ہی دیا تھا۔۔۔ ہاں تو میں کیا بتا رہا تھا کہ وہ بچ چکی تھی۔۔۔ اسے جنگل کی طرف بھاگتے میرے ایک آدمی نے دیکھ لیا تھا۔۔۔ اسکے بعد۔۔۔ ہا ہا۔۔۔ اسکے بعد میں نے اسے یونہی نہیں بخشا زبئی۔۔۔ نہیں بخشا میں نے اسے۔۔۔ اسکا حشر سننا چاہو گے کہ کیا ہوا " تھا۔۔۔۔۔

URDUNovelians

زبرین نے بے ساختہ ریموٹ ہر گرفت سخت کی انکی باتوں کے زیر اثر، دل
منافی کر رہا تھا پر کان کھڑے تھے کہ آخر کیا کیا ہے اس وحشی نے اسکی بہن
کے ساتھ،

میں نے اسے اپنے آدمیوں کے آگے ڈال دیا۔۔۔ اور افس۔۔۔ اس"
رات تمہاری بہن کی اذیت ناک چیخوں نے بہت سکون بخشا مجھے۔۔۔ جب
میرے آدمیوں کا اس سے کھیل کر دل بھراتو میں نے اسے ایک کوٹھے
"بھجوا دیا۔۔۔ پھر وہاں۔۔۔"

URDU Novelians

بس۔۔۔ یہی تک برداشت تھی زبرین کی، اس نے دھاڑتے ہوئے ریموٹ کو پوری شدت سے ایل ای ڈی پر دے مارا کہ اسکی اسکرین ٹوٹی، وہ حلق کے بل چلاتے ہوئے اپنے بال جکڑ گیا،

"میں تڑپا کر رکھ دوں گا تجھے علوی۔۔۔۔"

وہ بری طرح دھاڑتے ہوئے کمرے کی ایک ایک چیز تہس نہس کرنے کے درپے تھا،

بہت ہوا۔۔۔ بہت۔۔۔ اب کھیل کو اختتام تک پہنچانا ہی ہو گا"

"علوی۔۔۔۔"

پورا کمرہ خراب کرنے کے بعد بھی جب اسے سکون نہ ملا تو وہ ضبط سے
بڑبڑاتے ہوئے تیزی میں روم سے نکلا، گاڑی پورچ سے نکال کر اسنے اپنے
فلیٹ کا رخ کیا، انگلیاں تیزی سے نتاشہ کا نمبر ڈائل کر رہی تھیں،

♥ ♥ _____ ♥ ♥ ♥ ♥ _____
_____ ♥ ♥

"نتاشہ یار تھوڑا تو کھالو۔۔۔"

مینا صبح سے اسکے پیچھے پڑی تھی پر نتاشہ صاف انکار کر رہی تھی،

"دل بالکل نہیں کر رہا یمنہ۔۔۔ ہٹا دو اسے سامنے سے۔۔۔"

بیڈ پر رکھی ناشتے کی ٹرے کو دیکھ کر ہی اسکا دل متلا رہا تھا،

بدھو۔۔۔ اس کنڈیشن میں بھوکے رہو گی۔۔۔ اچھا تھوڑا سا کھالو۔۔۔ پھر "

"میں ضد نہیں کرونگی۔۔۔"

نوالہ بنا کر اب یمنانے اسکے منہ کے قریب کرتے ہوئے کہا، جبکہ نتاشہ کی آنکھیں اچانک ڈبڈبائی تھیں اسکی بات پر، ذہن کے پردے پر بے ساختہ وہ ظالم آیا، یمنانے اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر ہی سمجھ گئی کہ وہ پھر اس سفاک انسان کو یاد کرنے لگی ہے،

نتاشہ پلیزیار۔۔۔ اب تو بس کر دو اس انسان کے بارے میں "

سوچنا۔۔۔ URDU Novelians

وہ چڑی تھی اس بے وقوف لڑکی کی دیوانگی پر،

یمننا۔۔۔ اگر اد۔۔۔ ادیان کو پتا چلا۔۔۔ اس بارے میں۔۔۔ تو وہ کتنا خوش
"ہونگے نا۔۔۔"

بھرائی آواز میں بولتے ہی آنسو تیزی سے نتاشہ کے گال پر پھسلے، دل میں
آس تھی کہ یقیناً وہ صحیح ہو جائے گا،

"نتاشہ۔۔۔ تم پاگل ہو کیا۔۔۔"

یمننا نے آنکھیں پھاڑے تقریباً چیختے ہوئے کہا

پہلی بات تو اس سنگ دل کو یہ بات پتا ہی نہیں چلنی چاہیے کبھی۔۔۔ اور "

دوسری بات کہ تم۔۔۔ یار تم کیوں ایسے کر رہی ہو۔۔۔ بھولو اس ظالم

کو۔۔۔ آگے پوری زندگی پڑی ہے تمہاری۔۔۔ صرف ایک ہی شخص پر
"زندگی تمام نہیں ہو جاتی۔۔۔"

مضبوط لہجے میں بولتے ہوئے یمنانے اسے بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا،

"پر میری تو اسی شخص پر تمام ہو گئی ہے۔۔۔"

ہلکی آواز میں بڑبڑاتے وہ یمنا کو بہت تھکی ہوئی لگی، اسکی اندھی محبت دیکھ
یمنانے تاسف سے زبرین کی سفاکیت کے بارے میں سوچا، آخر کیسے کوئی
اس قدر چاہنے والا کو دھوکہ دے سکتا تھا،

URDUNovelians

"تم بہت تڑپو زبرین۔۔۔"

یہ بات صرف وہ سوچ ہی سکی، تبھی فون رنگ کرنے پر یمنانے اپنا موبائل
دیکھا، تیمور کی کال تھی،

"ایک منٹ۔۔۔"

وہ بولتے ہوئے روم سے نکلی،

اسکے جانے بعد نتاشہ نے اپنا موبائل آن کیا، سامنے ہی زبرین کی مسکراتی
پک تھی، ایک آنسو لڑھک کر اسکے گال سے موبائل کی اسکرین پر گرا،

"کاش۔۔۔ ادیان۔۔۔ کاش کہ سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔"

افیت سے بول کر وہ اسکی تصویر کو سینے سے لگا گئی،

کچھ دیر بعد کسی کی کال آنے پر نتاشہ نے اسکرین سامنے کی، چمکتی اسکرین پر اس ظالم کا نمبر نتاشہ کے لیے باعثِ مسرت اور خوشگوار تھا، وہ بے یقین نظروں سے اسکرین کو دیکھنے لگی، پر جب مسلسل بیل بجنے لگی تو اس نے جھٹ سے کال ریسیو کی، کان ترسنے لگے تھے اس ظالم کی آواز سننے کے لیے، تبھی سپیکر پر بھاری آواز ابھری،

"کیا مجھے معافی مل سکتی ہے۔۔؟"

اسکی آواز تھی یا کیا، نتاشہ کا سارے اعضاء کان بن گئے، کیا وہ سچ میں اس سے معافی مانگ رہا تھا، کیا اسکو احساس ہو گیا تھا نتاشہ کی بے لوث محبت کا،

"تم۔۔۔ ابھی۔۔۔ ہمارے فلیٹ پر آ سکتی ہو۔۔۔؟"

پُر تکلیف میں پوچھے جانے والے سوال پر نتاشہ کا دل بری طرح کر لایا، وہ بے چین ہی تو ہو گئی تھی، معصوم دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا بغیر یہ جانے کہ مقابل کی آواز کس قدر مکروہ ہے،

"پلیز۔۔۔ واپس آ جاؤ۔۔۔"

زبرین کی اذیت بھری آواز نتاشہ کو اور تڑپا گئی تھی، اس نے فون پر دونوں ہاتھوں سے گرفت اور مضبوط کر لی،

URDU Novelians

"ادیان۔۔۔ میں۔۔۔"

اسے سمجھ نہ آیا کہ کیا بولے

نتاشہ۔۔۔ صرف ایک موقع دے دو۔۔۔ صرف ایک موقع۔۔۔ یقیناً
کرو پھر میں تم تک کوئی تکلیف کوئی درد آنے نہیں دوں گا۔۔۔ ہر درد سے
"آزاد ہو جائے گی میری جان۔۔۔"

وہ لب بھینچے بہت ضبط سے بول رہا تھا، دوسری طرف نتاشہ ہچکیوں سے
رونے لگی تھی۔

"I love you Adiyaan....love you so much....I'm
coming..."

سختی سے فون کو تھامے وہ ہچکیوں کے دوران بھگے لہجے میں بولی، ساتھ ہی پھر
روئی تھی خوشی سے، اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اسکا ادیان اسے بلارہا تھا۔

"آئی لوو یو ٹو میری جان۔۔۔"

دلکشی سے مسکراتے ہوئے نم آواز میں زبرین نے کہا، دوسری طرف سے
فون رکھنے کے بعد اسکے چہرے پر ٹھہری یہ مسکراہٹ ہنسی میں ڈھلی
تھی، ایک زخمی اذیت زدہ ہنسی، ہاتھ میں تھامی پستل کو اس نے آہستگی سے
سہلایا

جلدی سے آجاؤ میری جان۔۔۔ پھر جلد ہی تمہیں ہر تکلیف سے آزاد
"کردونگا میں۔۔۔"

پستل سہلاتے ہوئے وہ تمسخر لہجے میں پھنکارا، قہر زدہ آنکھیں منتظر تھیں اس
بے خبر پنچھی کی واپسی کے لیے،



زبرین سے بات کرنے کے بعد وہ اس قدر بے چین اور خوش تھی کہ خود پر قابو نہ پاتے ہوئے جلدی سے بیڈ سے اٹھی اور روم سے نکلتی ہوئی سیڑھیاں طے کر کے نیچے آئی، طاہر علوی جو اسکے کمرے کے پاس سے گزر رہے تھے، وہ نتاشہ اور زبرین کے بیچ ہونے والی باتیں سن چکے تھے، اور اب ایک شیطانی مسکراہٹ لیے وہ نتاشہ کو گھر سے نکلتا دیکھ خود بھی نیچے آئے،

"منصور۔۔۔ کار نکلو آؤ۔۔۔"

نتاشہ کے جانے کے بعد انہوں نے اپنے سرونٹ سے کہا،

گارڈز کے روکنے پر وہ انہیں اگنور کرتی تیزی سے مینشن سے نکلتی روڈ پر آئی تھی، پھر ایک ٹیکسی کر کے زبرین کے فلیٹ کی طرف جانے لگی، آج وہ بے تحاشہ خوش ہوئی تھی زبرین کی پکار پر، دل جیسے اب تک بے یقین تھا کہ اس ظالم کو احساس ہو گیا ہے، وہ بس جلد سے جلد اسکے پاس پہنچنا چاہتی تھی اور پھر اسے گڈ نیوز بھی تو دینی تھی، کتنا کچھ تھا اسے بتانے کے لیے، اپنے جذبات پر وہ قابو نہ کر پائی تو اچانک بھبھک کر رودی، پر اس بار وہ خوشی سے روئی تھی، ایک عجیب سا احساس ایک عجیب طلسم نے اسے اپنے لپیٹ میں لیا تھا، جیسے قسمت نے ایک مرتبہ اچانک اس سے سب کچھ چھینا تھا کہ وہ کچھ سمجھ نہیں پائی تھی ویسے ہی، بالکل ویسے ہی آج اسے اچانک سب کچھ لوٹا رہی تھی کہ وہ کچھ بھی سمجھنے کے لائق نہیں رہی تھی، بار بار موبائل میں

زبرین کی تصویر دیکھ کر وہ روتے روتے ہنسنے لگتی، پر اچانک اسکے دماغ میں ایک خیال آیا، یمناکو تو وہ اپنی خوشی میں بھول ہی گئی، ایک نظر اس نے باہر دیکھا، وہ بس پہنچنے والی تھی، پھر جلدی سے یمناکا نمبر ڈائل کرنے لگی،

♥ ♥ _____ ♥ ♥ ♥ ♥ _____
_____ ♥ ♥

"تم نے مجھے اتنا رجنٹ کیوں بلایا۔۔۔؟"

یمناقریبی کیفے کے باہر کھڑی تیمور سے استفسار کر رہی تھی، تیمور نے کال پر پتا نہیں کیوں اسے جلدی سے کیفے میں آنے کا کہا تھا، یمناکے اس وقت پوچھنے پر اس نے ضروری بات کا کہا پر اب یمناکے سامنے کھڑے رہ کر پوچھنے پر وہ کچھ جھجھک رہا تھا،

"بول دے میجر تیمور۔۔۔۔"

دل میں خود کو حوصلہ دیتے وہ سوچ رہا تھا،

"آ۔۔۔ ا۔۔۔ پہلے اندر چلتے ہیں۔۔۔"

مسکرا کر بولتے وہ کیفے میں انٹر ہونے لگا،

جو بولنا ہے یہی بولو۔۔۔ میں نتاشہ کو یونہی چھوڑ کر آئی ہوں۔۔۔ اسکی

"دوائی کا ٹائم بھی ہونے والا ہے۔۔۔"

یمنار سٹ وائچ کو دیکھتی تفکر سے بولی پھر تیمور کو دیکھنے لگی،

"یمنار۔۔۔ میں۔۔۔ یار کیسے کہتے ہیں۔۔۔"

نروس ہوتے ہوئے وہ باواز بول گیا،

"کیا؟"

یمنا نے حیرت سے پوچھا البتہ اسکے ایکسپریشن دیکھ کر وہ کسی نتیجے پر پہنچ ہی
چکی تھی تبھی سفید گالوں میں ہلکی سی سرخی گھلنے لگی تھی،

وہ۔۔۔ میں۔۔۔ یمنا۔۔۔ میں تم سے۔۔۔ نہیں۔۔۔ کیا"

"تم۔۔۔ آہاں۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔"

ہچکچا کر بولنے کی کوشش کرتا وہ اچانک رکا پھر ایک گہری سانس بھرتا خود کو

نارمل کرنے لگا،

ہاں۔۔۔ تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یمنائیں۔۔۔ میں تم سے بہت بہت " بہت محب۔۔۔۔

اسکا جملہ یمنائے فون پر اچانک ہوتی بیل پر ادھورارہ گیا، یمنائے سرخ ہوتے رخسار سمیت اسکے کہے جملے کو پوری توجہ سے سن رہی تھی اچانک چونکی،

"ایک منٹ رکو۔۔۔" نتاشہ کا نمبر دیکھ کر کہتے ساتھ اس نے کال ریسیو کی، پر دوسری طرف سے نتاشہ نے جو اسے خبر سنائی یمنائے ساختہ اپنا سر پکڑ گئی،

URDU Novelians

نتاشہ۔۔۔ تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ تم پاگل "

لڑکی۔۔۔ اففف۔۔۔ اچھا سنو۔۔۔ نتاشہ مت

"جاؤ۔۔۔۔۔ نتاشہ۔۔۔۔۔ ہیلو۔۔۔۔۔ ہیلو۔۔۔۔۔"

وہ بوکھلاتی ہوئی دائیں بائیں چکر لگاتی تیزی سے نتاشہ کو زبرین کے فلیٹ پر
جانے سے منع کر رہی تھی پر دوسری جانب نتاشہ جو خوشی سے ہواؤں میں
اڑنے لگی تھی، اسکی باتیں ان سنی کرتے کال کاٹ گئی،

"کیا ہوا یمننا۔۔۔۔۔"

تیمور اسے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے دیکھ تشویش سے پوچھا

"تیمور۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ تیمور۔۔۔۔۔ نتاشہ۔۔۔۔۔"

"کیا ہوا ہے نتاشہ کو۔۔۔ بولو تو سہی۔۔۔"

اسے دونوں بازوؤں سے تھام کر تیمور نے نرمی سے پوچھنا چاہا پر اچانک یمنہ نے اسے جھٹکے سے دھکا دیا،

وہ جانور مار ڈالے گا اسے تیمور۔۔۔۔۔ وہ کیوں جارہی ہے وہاں "
"پر۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔"

پاگلوں کی طرح چیخ کر اب آہستگی سے آنکھیں پھیلا کر بڑبڑاتے ہوئے وہ تیمور کو کہیں سے بھی وہ یمنہ نہیں لگی جو ابھی پچھلے لمحے اس کے سامنے سنجیدگی سے کھڑی تھی،

"مجھے۔۔۔ جانا ہو گا۔۔۔ مجھے۔۔۔"

کہتے ساتھ یمنا بھاگتے ہوئے اپنی کار کی طرف گئی،

"یمنا رکو۔۔۔"

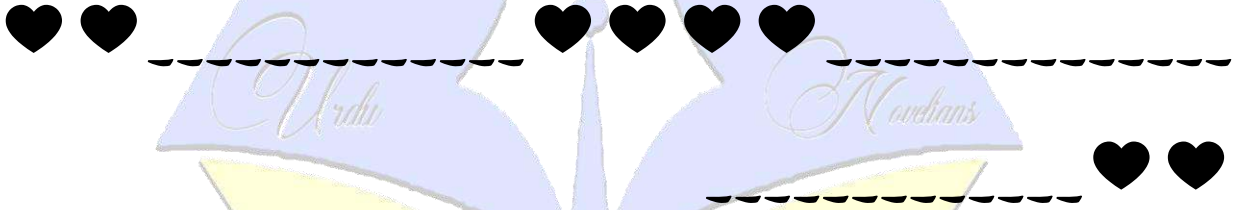
تیمور بھی اسے پکارتا پیچھے ہی آیا پر کار تک پہنچ کر اچانک یمنا کے رکنے پر وہ بھی رکا، یمنا جھٹکے سے اسکی طرف پلٹی تھی، پر اب جو اسکے چہرے پر تاثرات تھے وہ تیمور کو ساکت کرنے کے لیے کافی تھے،

تیمور۔۔۔ نتاشہ کی بے گناہی کا کوئی ثبوت تو نہیں پر گواہ ضرور

"تھا۔۔۔ اور وہ گواہ میں تھی۔۔۔ مجھے معاف کر دینا۔۔۔"

افیت بھرے لہجے میں بولتے ساتھ وہ کار میں بیٹھی تھی، پھر کار سٹارٹ کر کے تیزی میں وہاں سے نکلی، میجر تیمور کو یو نہی ساکت کھڑا چھوڑ کر،

کار فل سپیڈ میں چلائے یمنانے ساتھ ہی پولیس کا نمبر ڈائل کیا تھا، دل میں شدت سے دعا جاری تھی کہ اسکی بے گناہ دوست کو کچھ نہ ہو،



فلیٹ کے باہر ٹیکسی رکنے پر نتاشہ کی سوچ بھی رکی تھی، وہ پیسے پے کر کے نکلی ساتھ ہی تیزی سے قدم بڑھائے لفٹ کی طرف گئی، اپنے فلور کے گیٹ پر پہنچ کر وہ آہستگی سے ناک کرنے لگی، پر اسے حیرت ہوئی جب ناک کرتے وقت دروازہ خود بہ خود کھلتا چلا گیا، اندر قدم رکھنے پر اچانک اسکی

آنکھوں میں وہ منظر آیا جب زبرین نے شادی کی رات اسکا خوبصورت استقبال کیا تھا، پھولوں کی بارش، ہر طرف پھول ہی پھول، پر منظر بدل کر اچانک حال میں آیا، وہ سجا ہوا فلیٹ اب بالکل گنجان خالی سالگ رہا تھا، نتاشہ کی آنکھیں بے ساختہ ڈبڈبائیں، پلکیں جھپکتے وہ قدم با قدم چلتی ہوئی لاؤجکے بیچوں بیچ کھڑی ہوئی، اپنی ہیزل رنگ آنکھوں میں وہ فلیٹ کا ایک ایک نقش اتار رہی تھی، سب کچھ کتنا عجیب اور خالی سالگ رہا تھا، جیسے یہاں پر پہلے کوئی تھا ہی نہیں، پر اچانک دل نے اسکی ڈھارس باندھی کہ بس کچھ پل اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا، اسکا آشیانہ پھر بسے گا، اور اس بار اس آشیانے میں ایک نہایت ہی خوبصورت اضافہ ہو گا، اس اضافے کا سوچتے ہی نتاشہ بھیگی آنکھوں سمیت گھل کے مسکرائی،

"آگئی میری جان۔۔۔"

اچانک پیچھے سے آتی آواز پر نتاشہ جھٹکے سے پلٹی تھی، سامنے زبرین لبوں پر
طنزیہ مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا، پر نتاشہ اسکی عجیب سی مسکراہٹ سے
انجان بھاگتے ہوئے زبرین کے قریب گئی اور سیدھا اسکے سینے سے
جالگی، زبرین کی کشادہ پیشانی پر لاتعداد بل آئے، دانت بھینچے وہ بمشکل اس
لڑکی کی قربت برداشت کر رہا تھا، دل چاہ رہا تھا کہ ابھی دھکا دے کر اسے
دور کر دے، جبکہ دوسری طرف وہ اسکی مکروہ سوچوں سے بے خبر اس ظالم
درندے کے گلے لگے اپنی گھٹن ختم کرنے کی کوشش کر رہی تھی، جب رو
رو کر ہلکان ہوئی تب ہلکی آواز میں نتاشہ اسکے گلے لگے ہی کہنے لگی،

URDUNovelians

میں نے بہت مس کیا آپ کو ادیان۔۔۔ میں بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش
ہوں ابھی۔۔۔ مجھے یقین تھا ادیان کے ایک دن سب ٹھیک ہو جائے
"گا۔۔۔ اور دیکھیں۔۔۔ اب سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔"

آسودگی سے کہتے ہوئے وہ یونہی اسکے گلے آ نکھیں موند گئی،

نہیں ڈار لنگ۔۔۔ ابھی ایک کام رہتا ہے۔۔۔ پھر اسکے بعد سب ٹھیک ہو "جائے گا۔۔۔"

سفاکیت سے پھنکارتے ہوئے اس نے نتاشہ کو تقریباً دھکا دیا، وہ بمشکل سنبھلتے ہوئے خود کو گرنے سے بچا گئی تھی، اب تک جو خوشی تھی اسے پل میں ہوا ہوئی تھی، یہ کیا کر رہا تھا وہ۔۔۔ نتاشہ نا سمجھی سے زبرین کو دیکھنے لگی جسکے چہرے پر اب بالکل پتھر یلے تاثرات تھے، پر اچانک وہ دو قدم پیچھے ہٹی جب زبرین نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے پسٹل نکالی، نتاشہ کی نظریں بے یقین ہوئی تھیں، چھٹی حس مسلسل اسے اشارہ کر رہی تھی وہاں سے بھاگنے کا پروہ بت بنی ایک ہی جگہ کھڑی تھی، شاید یہ دیکھنے کہ وہ ظالم آخر

اور کتنی حدیں پار کر سکتا ہے، معصوم دل بری طرح کانپ کے رہ گیا اس سیاد کی پسٹل کا رخ اپنی طرف دیکھ کر،

جانتی ہو۔۔۔ اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ کیونکہ اب جو میرا انتقام پورا ہونے والا ہے۔۔۔ تم بیوقوف لڑکی۔۔۔ چچچچ۔۔۔ پھر محبت نام کی "بلا کے جال میں پھنس گئی۔۔۔"

سفاکیت سے بولتا وہ ہنستے ہوئے انگلی سے پسٹل لوڈ کرنے لگا، جبکہ نتاشہ کے لب جیسے ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے، ہیزل رنگ آنکھوں سے نکلتے آنسو رک چکے تھے، بنجر ہوئی نظروں سے وہ صرف مقابل کو دیکھ رہی تھی، جسکے سینے میں شاید نہیں یقیناً پتھر ہی تھا، دماغ کے کونے میں چھپی ایک بات۔۔۔۔ ہاں وہ بات، وہ کیسے بھول گئی، اچانک ذہن میں جھماکا ہوا، اور

نتاشہ کے جب سے ایک دوسرے میں پیوست لبوں میں ہلکی سی جنبش
ہوئی،

"اد۔۔۔ ادیان۔۔۔ ہمارا بچہ۔۔۔"

ٹھاہ کی زوردار آواز کے ساتھ نتاشہ علوی کے الفاظ دم توڑ گئے، اسکا پورا جسم
سنسنا کر رہ گیا، سینے میں دل کے بلکل قریب کچھ تیزی سے پیوست ہوتا اندر
تک اتر رہا تھا، دل بری طرح کچلایا، دھیرے سے سر جھکا کر اس نے ایک نظر
اپنے سینے کی طرف دیکھا جہاں سے تیزی سے خون نکل رہا تھا، دھندلائی
ہیزل آنکھیں واپس اٹھ کر مقابل کھڑے جلاد سے ٹکرائیں کیا کچھ نہیں تھا
ان آنکھوں میں، محبت میں فریب کی اذیت، ایک بار پھر بھروسہ ٹوٹنے پر
تکلیف درد، ایک آنسو تیزی سے اس کے عارض پر پھسلا تھا، دوسری طرف

زبرین سفاکیت سے مسکراتا ناشہ کو نیچے گرتا دیکھ رہا تھا، اس ظالم کے اندر تک جیسے ایک سکون سا اتر رہا تھا، سرشاری کے نشے میں دھت وہ اپنے سینے میں اچانک بری طرح ٹوٹے پتھر کو بھی نظر انداز کر گیا، ہاں وہ پتھر جھٹکے سے مکمل ٹوٹا تھا اور اسکے اندر ایک دھڑکتا تڑپتا دل مچلایا تھا، پر اس انسان نے آج تک کسی کی نہ سنی وہ اپنے اس نئے نئے دھڑکتے دل کی کیا سنتا،

"!پپی برتھ ڈے ڈارلنگ"

تمسخر اڑاتی نظروں سے اسے دیکھتا وہ ہنس کر کہا تھا، ناشہ اس ظالم سیاد کو آنکھیں پھیلانے دیکھے رہ گئی، سا لگرہ کا کتنا نایاب تحفہ دیا تھا اس سیاد نے

اسے،

"یہ تکلیف کچھ نہیں ہے اس اذیت کے آگے جو مجھے ملی۔۔۔"

سنگ دلی سے مسکراتے ہوئے وہ بولا تھا، تف تھا اسکے ظلم پر،

اس سنگ دل کی سفاکیت تو دیکھ،"

سینے پر خنجر رکھے کہتا،

"میری آنکھوں میں اذیت تو دیکھ۔"

نماشہ سینے پر ہاتھ سختی سے جمائے زبرین کو دیکھتے ہوئے بے ساختہ نیچے
گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی، پر اچانک ایک اور پر زور فضا میں تیز کانوں کو چیرتی
آواز بلند ہوئی تھی اور ایک اور چھوٹی مگر انتہائی سخت چیز جھٹکے سے نماشہ کو
اپنی پشت پر پیوست ہوتی محسوس ہوئی اور بس۔۔۔۔ یہاں تک نماشہ علوی

کاضبط ٹوٹا، اچانک ابھرتی اسکی اذیت سے بھری دلخراش چیخ پورے فلیٹ میں یوں بلند ہوئی جیسے وہاں کی چاروں دیواریں پھٹنے لگی ہوں، سامنے کھڑے سیاد کے وار سے ابھی وہ سنبھلی نہ تھی کہ پیچھے سے بھی کسی جلاد نے اس پر وار کیا تھا، زبرین افتخار جو مسکراتے ہوئے ایک نظر چھت کو دیکھ کر واپس سامنے کھڑی اس بے وقوف لڑکی کو دیکھنے لگا تھا، پر اچانک ٹھاہ کی آواز پر اسکی بھی نظریں ساکت ہوئی تھیں، فضا میں معلق اپنے پسٹل تھامے ہاتھ کو دیکھ کر وہ بھی شاکڈ ہوا تھا کہ دوسری بار اس نے تو گولی نہیں چلائی تو پھر کون؟ یہ سوچ اسکے سامنے دیکھنے پر رکی تھی، بلکہ مقابل کھڑے شخص کو دیکھتے ہی زبرین افتخار کی سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیتیں اچانک سلب ہوئی تھی، درد برداشت سے باہر ہوتا محسوس کر کے نتاشہ نے ایک ہاتھ زمین پر ٹکا کر خود کو بمشکل سنبھالے گردن موڑ کر پیچھے سے وار کرنے والے کو دیکھا

پر ہیزل رنگ آنکھیں پتھرائی تھیں "اس" پیچھے سے وار کرنے والے کو
دیکھ، زمین پر ٹکا ہاتھ خود بہ خود ہٹا اور وہ سیدھا سر کے بل گری،

"پا۔۔۔ پا۔۔۔"

سر دپڑتے لبوں پر نہایت ہلکی سی جنبش ہوئی تھی اور وہ نتاشہ علوی، اسکا دل
دھڑکنا بند ہوا تھا، زرد چہرہ مکمل سفید ہوا، سوچا نہیں تھا کہ کبھی "وہ" ہستی
بھی اسے دھوکہ دے گی، سامنے گیٹ پر کھڑا اسکا رہنما اسکا سر پرست اسکا
جان سے عزیز باپ، طاہر علوی فریبی ہنسی ہنستے ہوئے ہاتھ میں پوسٹل تھا
ایک نظر بے یقینی سے نیچے پڑی نتاشہ کو دیکھ کر اب زبرین کو دیکھنے

لگے، جسکی حالت ابھی بالکل قابل بیان نہیں تھی، اسکا ہاتھ ابھی تک فضا میں
معلق تھا، البتہ پوسٹل چھوٹ کر اسکے ہاتھ سے نیچے گری تھی، سینے میں دھڑکتا

دل بری طرح تڑپتے ہوئے اسے باخبر کر رہا تھا کہ اس نے کچھ غلط۔۔۔۔۔ کچھ بہت غلط کر ڈالا ہے، ساکت بے یقین نظریں آہستہ سے جھک کر زمین پر لیٹی کر اہتی نتاشہ پر گئی، جو اس قدر جسمانی و اندرونی اذیت کے باعث صحیح سے کراہ بھی نہیں پارہی تھی، وہ صرف چھت کو گھورے ایک ہاتھ سینے تو دوسرا پیٹ پر رکھے کراہنے کی دشوار کوششیں کر رہی تھی، اب زبرین افتخار کی آنکھوں پر سے انتقام کا کالا پردہ جھٹکے سے ہٹا تھا اور اس تڑپتے وجود کو دیکھ کر وہ بالکل یہ اندازہ کر سکتا تھا کہ وہ اس وقت کس قدر اذیتوں کے زد میں ہوگی، کیا کوئی باپ اپنی ہی بیٹی کو کبھی مار سکتا تھا، وہ بھی ایسا باپ جو کبھی اس بیٹی کے لیے اتنا فکر مند دکھتا تھا،

"یہی سوچ رہے ہو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا۔۔۔"

وہ قہقہہ لگا کر بولے تھے پھر اچانک خاموش نظروں سے اپنے سامنے
کھڑے اس شکستہ حال میں کھڑے پتلے نما مرد کو دیکھنے لگے، جس کا پور پور
ابھی کان بنا مقابل کے منہ سے اپنی گرہے سلجھانے کے بارے میں کچھ سننے
کا منتظر تھا،

ہا۔۔۔ اچھے سے جانتا ہوں تمہیں میں زیبی۔۔۔۔۔ تمہاری رگ رگ سے "
واقف ہوں۔۔۔ تم دنیا کے سامنے بھلے ایک سمجھدار نہایت عقلمند اور شاطر
مرد ہو پر میرے سامنے۔۔۔ ہنسہ۔۔۔ میرے سامنے اب تک تم وہی
جذباتی بچے ہو جو آدھی بات سننے کے بعد ہاتھ ہوا میں معلق کیے پوری بات
سننے سے انکاری ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ یقیناً تم نے وہ ویڈیو مکمل دیکھی نہیں ہوگی
"جس میں۔۔۔ میں نے آخر میں صاف صاف کہا تھا کہ یہ لڑکی۔۔۔"

اپنی بات روک کر انہوں نے نتاشہ کے تڑپتے وجود کی طرف اشارہ کیا،

یہ لڑکی دنیا کے سامنے میری عزیز بیٹی۔۔۔۔۔ پر حقیقت میں یہ میری "مرحوم بہن کی بیٹی۔۔۔ میری بھتیجی تھی۔۔۔ جس سے مجھے زرا لگاؤ نہیں تھا۔۔۔۔۔ اوف۔۔۔۔۔

تم نے تو پھر یہ بھی نہیں سنا ہو گا کہ اس بیچاری کو میں نے قربانی کی بکری کیوں بنایا۔۔۔۔۔ تاکہ۔۔۔ میری عزیز بہن جس کے حصے میں میرے بے انصاف ماں باپ نے مجھ سے زیادہ پر اپرٹی دی تھی۔۔۔۔۔ ان پر اپرٹی کو اپنا کرنے کے لیے ہی تو اس سونے کی چڑیا کے ساتھ میں کافی سالوں سے یہ "ناٹک کر رہا تھا۔۔۔۔۔"

خباثت سے کہتے ہوئے انہوں نے پھر نتاشہ کو دیکھا جس کے چہرے پر رقم
اذیت کا اندازہ لگانے کے قابل نہیں تھا، وہ خالی نظروں سے اس باپ کی
شکل میں کھڑے بے دل انسان کو دیکھ رہی تھی جو مقابل اس ظالم سیاد کو اپنا
کارنامہ باخوشی بتا رہا تھا، معصوم دل میں ایک سوال ابھرا تھا کہ کیا وہ اتنی
عرزاں تھی کہ جس کا دل چاہا اس کے جذبات سے کھیل گیا، جس قدر برا
اور بھیانک جھٹکا اسے لگا تھا بلکل ویسا ہی ایک جھٹکا زبرین افتخار کو لگا تھا، یہ کیا
کر بیٹھا تھا وہ، دماغ ایک دم خالی کورے کاغذ کی طرح ہو گیا تھا اسکا، جسکے
سارے سطر ایک دم مٹ گئے تھے، لکھا تھا تو صرف اتنا کہ وہ گناہگار ٹھہرا
تھا، ایک معصوم کے جذبات و احساسات سمیت اسکی بے لوث محبت و
بھروسے کا قاتل وہ بہت بڑا گناہگار ٹھہرا تھا،

"نتاشہ۔۔۔"

گیٹ کے اندر تیزی سے داخل ہوتی یمنانے جب سامنے روح افروز منظر
دیکھا تو بے ساختہ چیختے ہوئے نتاشہ کے جانب بھاگی، اس کی دوست کا یہ حشر
ہو گا وہ سچ کے رہ گئی، تیزی سے نتاشہ کی طرف آتے ہوئے وہ وہی زمین پر
بیٹھ گئی،

"ن۔۔۔نتا۔۔۔نتاشہ۔۔۔یہ۔۔۔کیا۔۔۔"

روتے ہوئے بمشکل اسکے منہ سے الفاظ نکلے تھے، پر نتاشہ کی نظر ایک ہی
طرف ساکت دیکھ وہ اسکی نظروں کا تعاقب کیے دیکھنے لگی، وہ دیوانی اب
تک اس ظالم کو دیکھ رہی تھی، جو خود بھی اب اچانک سے صدیوں کا تھکا
مسافر لگنے لگا تھا،

"یمننا۔۔۔"

زبرین کے چہرے پر نظر جمائے نتاشہ نے پکارا،

نتاشہ تمہارا خون تیزی سے بہہ رہا ہے۔۔۔ رکو۔۔۔ ایمبولنس۔۔۔

یمننا پاگلوں کی طرح بڑبڑاتے جلدی سے فون نکالے نمبر ڈائل کرنے لگی پر

نتاشہ نے اسکا فون جھٹک دیا،

"نتاشہ۔۔۔"

URDUNovelians

"میری بات۔۔۔ سن۔۔۔ سنو۔۔۔ یمننا۔۔۔"

وہ مدھم ہوتی سانسوں کے قریب بمشکل بول پار ہی تھی، یمنانے بے بسی سے ایک نظر پاس گرے اپنے موبائل کو دیکھا پھر نتاشہ کو، جس کے بولنے کے انداز سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اسکی سانس اکھڑنے لگی ہے،

"یمنا۔۔"

وہ پھر سے اسے پکاری ساتھ ہی اس ظالم کو دیکھنے لگی،

اسے کہنا مجھے معاف کر دے۔۔ کہ میں معاف نہیں کر پاؤں گی اسے۔۔ پر "نفرت۔۔ ہہ۔۔ ساتھ نفرت بھی نہیں کر سکتی۔۔"

اسکا کھوکھلا لہجہ اندر کی ٹوٹ پھوٹ کا واضح ثبوت تھا، یمنانے بے تحاشہ روتے ہوئے نفرت سے زبرین کو دیکھا جو خود بھی اب اپنے گناہوں کو نہ

سنجھالتے ہوئے گرنے کے انداز میں گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا، اس دیوانی کے الفاظوں نے زبرین افتخار کو آسمان سے زمین پر لا کر پٹختا تھا، اتنے بڑے دھوکے اور فریب کے باوجود وہ کیسا اعلیٰ ظرف کا تمانچہ اسکے منہ پر مار گئی تھی، وہ جو غرور اور انتقام کی سر بلندیوں کو چھوٹا اپنی جیت کے نشے میں چُور تھا اب اس بے ضرر سی لڑکی کے آگے بری طرح ہار گیا تھا، وہ جو خود سے برتر کسی کو نہ مانتا، اپنے آگے سب کو پیر کی دھول سمجھتا، آج خود وہ مٹی ہو کر رہ گیا تھا، اور اسکا اعتراف از خود اسنے کیا،

"ہار گیا۔۔۔ میں تمہاری محبت سے۔۔۔"

وہ سرگوشی نما آواز میں تھکے ہوئے لہجے میں بولا تھا پراسکی یہ ندامت سے
بھرپور سرگوشی نتاشہ نے سنی تو ایک شکستہ مسکراہٹ نے اسکے سفید ہوتے
لبوں کا احاطہ کیا،

"ہار گئی۔۔ میں آپ۔۔ کی نفرت سے۔۔"

چکنا چور شکست سے بھرے لہجے میں وہ مشکل سے اپنے الفاظ ادا
کر پائی، واقعی وہ شکست کھا چکی تھی اس ظالم کی شدت پسند نفرت کے
آگے، اندھیرا ہوتی آنکھوں سے اس نے آخری مگر پیاس بھری نظروں
سے اس ظالم کے ضبط سے سرخ چہرے کا دیدار کیا، اور بس،
اسکی وہ ہیزل رنگ آنکھیں ساکت و ویران پڑ گئیں،

"نتاشہ۔۔نتاشہ۔۔"

یمناسکے وجود کو جھنجھوڑتے ہوئے چیخی پر اس بے جان وجود میں کوئی جان ہوتی تو ہلتا وہ، وہ بنجر آنکھیں یو نہی اس ظالم پر ٹکی تھیں، زبرین جو اسکے الفاظوں کے زیر اثر آنکھیں اذیت سے میچ گیا تھا، یمناسکی چیخ پر جھٹ سے آنکھیں کھولتا وہ نتاشہ کو دیکھنے لگا، مقابل کی زندگی سے بھرپور ہیزل آنکھیں اب بے رونق و ویران تھیں، اسکے شکستہ بے جان وجود میں زندگی کی کوئی رمتق نہیں پچی تھی، وہ زندگی کا ہر ایک لمحہ کھل کے جینے والی، وہ ہواؤں میں اڑنے والی،

URDUNovelians

وہ ادیان نیازی عرف زبرین افتخار کی دیوانی "نتاشہ علوی"، وہ دردناک "موت کو گلے لگا چکی تھی،

اس ظالم سیاد کے ظلم سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا حاصل کرتی وہ اسے کئی اذیتوں کے بیچ تنہا چھوڑ کر اس سے کافی دور جا چکی تھی جہاں سے واپسی ناممکنات میں شمار تھی،

زبرین افتخار آنکھیں بے یقینی میں کھولے اپنے سامنے پڑے اس دیوانی کے بے جان وجود کو دیکھنے لگا جو اس سے بے لوث و بے تحاشہ محبت کی دعویٰ دار تھی، جو اسکی ہر اذیت سہنے کے بعد بھی اسے احساس ہو جانے کی منتظر رہتی، جو اسکے ہاتھوں بے حد تڑپنے کے باوجود اسکی محبت کی سوالی رہتی، وہ تو اس سے معافی بھی نہ مانگ سکا تھا پر شاید یہی اسکی سزا تھی کہ دل میں یہ کلس ہمیشہ رہے، اور اس کلس سمیت گناہوں کے بوجھ تلے کتنی ہی اذیتیں تھیں جنکا اسے اکیلے تنہا سامنا کرنا پڑے گا، یہ سوچ اس مضبوط کبھی کسی سے نہ ڈرنے والے مرد "زبرین افتخار" کو زندگی میں پہلی مرتبہ کانپنے پر مجبور کر

گئی، وہ جو انیس سال پہلے روتے ہوئے یہ قسم کھا چکا تھا کہ اب نہیں روئے گا وہ اب رو رہا تھا، ضیاع کیا ہوتا ہے خالی دامن رہنا کیسا ہوتا ہے یہ آج کوئی زبرین افتخار سے پوچھتا، انیس سال پہلے بھی وہ اکیلا رہ گیا تھا اور آج بھی، پر ان دونوں اکیلے پن میں ایک چیز کا فرق تھا اور وہ فرق یہ تھا کہ، انیس سال پہلے وہ قسمت کے ہاتھوں اکیلا ہوا تھا اور آج۔۔۔۔ آج اس نے خود اپنے لیے تنہائی چن لی تھی،

بری طرح روتے ہوئے وہ نتاشہ کے ساکت برف کے مانند ٹھنڈے ہاتھ کو تھامنے کے لیے ابھی اپنا ہاتھ آگے بڑھا ہی رہا تھا کہ یمنانے تقریباً دھکا دیتے ہوئے اسے نتاشہ کے وجود سے دور کیا،

دور رہو اس سے تم وحشی۔۔ اب بھی سکون نہیں ملا کیا تمہیں۔۔۔ اب "کونسا ظلم رہ گیا ہے۔۔۔ بولو۔۔"

وہ ہندیانی انداز میں چیخ کر اس شکستہ مرد سے پوچھنے لگی، جو دھندلی نظروں سے مسلسل نتاشہ کو دیکھ رہا تھا،

"اوہ یمنا کم آن۔۔ چلو ابھی یہاں سے۔۔"

پیچھے کھڑے طاہر علوی کو یہ ڈرامہ بہت بورنگ سا لگا تبھی تنگ آکر انہوں نے کہا، یمنا اب چہرہ موڑ کر بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگی،

URDUNovelians

آخر کس مٹی کے بنے ہیں آپ ڈیڈ۔۔ کیوں رحم نہیں آتا آپ کو کسی "پر۔۔"

وہ کھڑی ہوتے ہوئے ان پر بھی چیخی تھی، زبرین کے کانوں میں اسکا لفظ
"ڈیڈ" پڑا تو وہ اپنے اندھے پن پر مزید کلس کر رہ گیا تھا، تو مطلب وہ جو
نتاشہ کی دوست ہونے کا ناطک کرتی، اصل میں وہی طاہر علوی کی بیٹی تھی، پر
اب اس خبر کا کیا فائدہ، سامنے پڑے اس معصوم کے بے جان وجود کو تکتے
ہوئے اسکا دل خون خون ہو رہا تھا،

"بکو اس بند رکھو۔۔۔ اور چلو یہاں سے۔۔۔"

اب کی بار طاہر علوی کی آواز میں ناگواریت تھی،

URDU Novelians

نہیں جاؤں گی میں یہاں سے۔۔۔ آپ دونوں کیسے۔۔۔ ایک بار بھی
"نہیں سوچا کہ وہ ایکسیڈنٹ تھی۔۔۔"

اس بار مینا حلق کے بل چلاتے ساتھ اپنا سر جکڑ گئی، اسکے ان الفاظوں پر وہ جو زمین پر گڑ رہا تھا، اسکے کان اچانک کھڑے ہوئے تھے، آنسو یک دم رکے تھے، کالی آنکھیں لہو ٹپکانے کے لیے ترس رہی تھیں پر وہ ساکت مجسمہ بن گیا تھا، دماغ کی خالی ہوتی سلب پر ایک لائن چلی تھی اور وہ لائن یہی تھی کہ وہ، زبرین افتخار، کس قدر بیچ گرا ہوا انسان ٹھہرا تھا، جس نے اپنی ہی بیوی کے ساتھ ساتھ اپنا بچہ بھی ختم کر دیا تھا، خود کو انصاف پسند سمجھنے والا وہ مرد آج سمجھا تھا کہ یقیناً بہتر انصاف والے رب کے ہوتے ہوئے کسی بھی ادنیٰ کو یہ حق نہیں کہ وہ خود سب سے بڑا بنتے ہوئے انصاف کے نام پر کسی کو سزائیں دے، کاش۔۔۔ کاش کے وہ صبر کر لیتا، کاش کہ اس نے اپنا فیصلہ اس کی عدالت میں چھوڑا ہوتا جو یقیناً بہترین انصاف کرنے والا ہے تو آج یوں تہیہ داماں نہ رہتا، اسکا تڑپتا دل شدت سے خواہش کر رہا تھا کہ وقت پلٹ جائے پر یہ خواہش صرف خواہش ہی رہ سکتی تھی کہ آج تک کبھی وقت

کسی عام کے لیے پلٹا تھا جو اس جیسے گناہگار کے لیے پلٹتا، وہ بد نصیب تو اب یہ حق بھی نہیں رکھتا تھا کہ اس دیوانی کے سرزد زندگی سے خالی وجود کو چھو بھی سکے، بس خالی کھوکھلی آنکھیں اسکی ویران کھلی آنکھوں کو تک رہی تھیں،

ارے جرم میں نے کیا۔۔۔ ہر غلط کام میں۔۔۔ میں ملوث تھی تو پھر اس "بے گناہ کو مارنے کا کیا اصول۔۔۔ کیوں مارا تم نے اسے۔۔۔" یہ سب بولتے ہوئے اسے بالکل ہوش نہیں تھا، دماغ میں یاد تھا تو یہ کہ اسکی عزیز دوست مقابل کے اندھے انتقام کی آج شکار ہو چکی تھی،

فلیٹ کے کُھلے گیٹ کے باہر کھڑا تیمور جو کہ یمینا کا پیچھا کرتے یہاں تک آیا تھا، وہ اب اندر داخل ہونے لگا تھا پر یمینا کے جملے پر اسکا دل دھک سے رہ گیا، یہ وہ کیا کہہ رہی تھی، تو کیا وہ ہی تھی ان سب کے پیچھے، بے یقین آنکھیں ہذیبانی انداز میں چیختی یمینا پر تھیں، اسکا صاف شفاف دل دو ٹکروں میں تقسیم ہو کر رہ گیا تھا، آج وہ اس پر اپنی محبت کا اعتراف کرنے والا تھا ہر ابھی جو یمینا نے اعتراف کیا تھا وہ اس کے لیے ناقابل یقین و برداشت تھا،

تبھی تیمور کو سائیڈ پر کرتے اچانک پولیس کے افسران فلیٹ کے اندر داخل ہوئے، طاہر علوی جو یمینا کو یوں نتاشہ کے لیے روتا دیکھ ناگواریت سے آنکھیں گھوم رہے تھے اب اچانک پولیس کے آنے پر وہ بوکھلائے، دو افسران نے ابھی انہیں پکڑ کر ہتھکڑی لگانی چاہی کہ وہ دھاڑنے لگے،

"کس بیس پر مجھے گرفتار کر رہے ہو تم لوگ۔۔"

ان افسران کو جھٹک کر طاہر علوی نے ناگواری سے استفسار کیا،

آپ کی حقیقی بیٹی یمناء علوی کے بیان دینے پر آپ کو گرفتار کیا جا رہا ہے علوی
"صاحب۔۔"

کمشنر صاحب فلیٹ میں داخل ہوتے ہوئے بولے، انکی بات پر طاہر علوی
نے بے یقینی سے یمناء کو دیکھا جواب بالکل بے تاثر چہرہ سمیت کھڑی تھی،

انہوں نے کال کر کے ہمیں صاف الفاظوں میں یہ بیان دیا ہے کہ یہ طاہر
علوی یعنی کہ آپ کی حقیقی بیٹی ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ آپ بزنس کے آڑ

میں کیا کام سرانجام دیتے ہیں۔۔۔ اور یہی کہ یہ خود بھی آپکے ہر کام میں
"آپکے ساتھ ملوث رہتی ہیں۔۔"

کمشنر صاحب جیسے جیسے بول رہے تھے، طاہر علوی اتنے ہی جھٹکوں کے زد
میں تھے، جس بیٹی کی پہچان دنیا سے انہوں نے اسی لیے چھپائی تھی کہ اسے
کچھ نہ ہو آج وہی بیٹی انکی پیٹ پر خنجر گھونپ گئی تھی، کتنا بھروسہ کرتے تھے
وہ اس پر، پر بدلے میں اس نے کیا دیا، دھوکہ، دوسروں کو دھوکہ دینے والا
آج خود اپنی بیٹی کے ہاتھوں دھوکہ کھا گیا تھا،
بے شک اوپر والا بہترین انصاف کرنے والا تھا،

URDUNovelians

انکے دماغ میں کئی طرح کی سوچیں گردش کر رہی تھیں، ابھی افسران انکے
قریب آتے کہ وہ ان افسران کو اچانک دھکا دیتے ہوئے باہر کی طرف

بھاگے، باہر کھڑے تیمور میں اتنی بھی ہمت نہ تھی کہ وہ بھاگتے ہوئے طاہر
علوی کو پکڑ سکتا،

"پکڑو اسے۔۔۔"

کمشنر کے بولتے ساتھ افسران طاہر علوی کے پیچھے بھاگے تھے،

باقی دولیڈی افسران یمن کی طرف بڑھتے ہوئے اسکے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں
پہنانے لگیں، یمن بالکل سپاٹ چہرہ لیے نیچے پڑے اپنی عزیز دوست کے
بے جان وجود کو دیکھ رہی تھی، ہتھکڑی پہنا کر وہ افسران اسے باہر لے
جانے لگیں، گیٹ پر پہنچ کر یمن جو یو نہی بے تاثر نظریں جھکائے چل رہی
تھی، کچھ محسوس کر کے وہ اپنے قدم روک گئی، بھیگی پلکیں اٹھا کر اس نے

سامنے نظریں جھکائے تیمور کو دیکھا، جو شاید اپنے بکھرے دل کو جوڑنے کی
ناکام کوشش کیے سرخ چہرہ سمیت ضبط سے کھڑا تھا،

تم ایک بیٹر لڑکی ڈیسرو کرتے ہو میجر۔۔۔ مجھ جیسی نہیں۔۔۔ زندگی"
"رہی تو پھر ملاقات ہوگی۔۔۔"

نم لہجے میں اذیت سے مسکرا کر بولتی وہ میجر تیمور کو بہت تھکی سی لگی،

"دعا ہے پھر کبھی ملاقات ہی نہ ہو۔۔۔"

سپاٹ تاثرات سمیت کہتا وہ اپنے ساتھ ساتھ یمنکا دل بھی بری طرح توڑ گیا

تھا، اسکا بے تاثر لہجہ یمنکا کوشش کے مانند اپنے دل میں پیوست ہوتا محسوس

ہوا،

"دعا ہے۔۔۔ کہ تمہاری دعا قبول ہو۔۔۔"

یمنہا کے تھیر مگر بھرائے لہجے پر تیمور نے تڑپ کر اپنا چہرہ اٹھایا، پر جب تک وہ لیڈی افسران سمیت وہاں سے جا چکی تھی، تیمور مڑ کر اسکی پشت کو دیکھنے لگا، آنکھیں بار بار دھندلا رہی تھیں پر وہ ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کی نمی پوچھتا سے دیکھنے لگتا، حلق میں آنسوؤں کا پھندا اٹکا تھا، جسے وہ اپنے اندر اتار تا گیا، کچھ جوڑ صرف عارضی ہوتے ہیں جنکا ملنا ناممکن ہوتا ہے۔۔۔ انکا جوڑ بھی انہیں میں سے تھا جسکی کوئی منزل نہیں ہوتی،

URDUNovelians

اندروہ گھٹنوں کے بل اب تک یونہی بیٹھا تھا، کمشنر نے آہستگی سے زبرین کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا،

"زبرین۔۔۔"

انکی پکار پر بھی وہ پلٹا نہیں تھا، پس بھیگی نظریں خاموشی سے اس بے جان
وجود کو تک رہی تھیں، سینے میں تڑپتے دل نے اسے باور کرایا تھا کہ وہ سب
کچھ پانے کی تغودد کرنے والا مرد آج اپنا سب کچھ گنوا بیٹھا تھا،

"مجھے جیل جانا ہے۔۔۔"

کافی دیر بعد نتاشہ کے وجود پر نظریں جمائے وہ تھکے ہوئے لہجے میں گویا ہوا تو
کمشنر نے آہستگی سے نفی میں سر ہلایا،

تمہیں کوئی سزا نہیں ملنے والی۔۔۔ آخر کو ملک کے اتنے بڑے اسمگلر کو "
"جو پکڑوا دیا ہے تم نے۔۔۔"

ناچاہتے ہوئے بھی کمشنر کا لہجہ طنزیہ ہوا تھا پر اب زبرین نے نتاشہ کے وجود
سے نظریں ہٹا کر اچھنبے سے انکی طرف دیکھا،

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ مجھے سزا۔۔۔ سزا ملنی چاہیے۔۔۔ میں "
"نے۔۔۔"

رک کر اس نے ایک کلپتی نظر نتاشہ کے وجود پر ڈالی پھر کہا،

URDU Novelians

"میں نے ایک معصوم کا قتل۔۔۔"

تمہیں میں نے پہلے بھی سمجھایا تھا کہ غلطی طاہر علوی کی ہے۔۔۔ پر تم اس " وقت انتقام کے نشے میں چور تھے۔۔۔ تبھی میری ایک نہ سنی تم نے۔۔۔ اب تمہاری سزا یہی ہے کہ ساری زندگی تم سزا کے لیے "ترپو۔۔۔"

ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہہ کر کمشنر اسے ساکت چھوڑ کر اٹھے تھے، پھر پاس کھڑی لیڈی افسران کو نتاشہ کو اٹھانے کا کہہ کر وہاں سے نکل گئے،

"نہی۔۔۔ نہیں۔۔۔ رکو۔۔۔ میری۔۔۔ نتا۔۔۔ نتاشہ۔۔۔"

ان لوگوں کے جانے کے بعد وہ ہوش میں آیا تھا اور اب اچانک اٹھتے ہوئے گیٹ کی طرف بھاگا پر قدم لڑکھڑانے پر وہ نیچے گرا تھا، سب کچھ ایک دم سے اچانک یوں ختم ہونا، اسکا دماغ یہ سب قبول کرنے سے انکاری تھا، ضیاع

کی افیت ختم ہو کے نہیں دے رہی تھی، کتنا بڑا گناہ گار ہوا تھا وہ، ماں اور بہن کے جانے کے بعد ایک ہی تو وہ پریوش تھی جس نے اسے بے مطلب و مقصد اتنا چاہا، اتنی محبت کی، پر بدلے میں اس نے کیا کیا، وہ جتنا یہ سب سوچ رہا تھا، دماغ کی رگیں اتنی ہی دکھ رہی تھیں، دل کا درد ہر لمحے بڑھتے جا رہا تھا، اسکا آنسوؤں سے بھیگا وجیہہ چہرہ اندر کی ٹرپ کا واضح ثبوت تھا،

"نناشہ۔۔۔ مجھے۔۔۔ معاف کر دو۔۔۔"

پورے فلیٹ میں اسکی دردناک آواز گونج رہی تھی پر اب کیا فائدہ، اسکی فریاد سننے والی تو جاچکی تھی، اس سے کوسوں دور، کبھی نہ واپس آنے کے لیے، زبرین افتخار آج ایک بار پھر اکیلا رہ گیا تھا، زندگی میں تنہا کسی کا ساتھ نہیں تھا اب اس کے پاس اور اب یہ ضیاع خود اسی کے ہاتھوں ہوا تھا، اس کے گناہ

کا ازالہ اب شاید ساری زندگی کی بھرپائی سے بھی نہ ہو سکتا تھا، پھوٹ پھوٹ
کر روتے ہوئے وہ اپنے بال جکڑتا مسجدہ ریز ہو گیا،

ماتھے پر کچھ محلول محسوس کر کے اس نے ہاتھ نرمی سے پیشانی پر رکھا، وہ
خون تھا، اس معصوم کا خون جو اس نے خود اپنے ہاتھوں سے بہایا تھا، بے پناہ
اذیت میں آنکھیں میچتے ہوئے زبرین نے اپنی انگلیوں کے پوروں پر لگے
اس پری وش کے خون کو چوم لیا،



پولیس کی بھاری نفری انکی کار کے پیچھے لگی تھی، بوکھلا کر کار ڈرائیو کرتے
ہوئے وہ سنسان روڈز سے گزر رہے تھے کہ اچانک روڈ کے اختتام پر دوریل

کی پٹریوں کے قریب انکی کارر کی تھی، کئی بار کوشش کے بعد بھی جب کار سٹارٹ نہیں ہوئی تو طاہر علوی تیزی میں کار سے نکل کر پٹری پار کرنے لگے، پر آخر لائن کروں کرتے ہوئے ہی انکا ایک پیر پٹری میں پھنسا تھا،

"شٹ۔۔۔"

غصے سے غراتے ہوئے وہ مسلسل پیر پٹری سے نکالنے کی کوشش میں لگے تھے تو دوسری طرف پولیس موبائیل وہاں تک پہنچی تھی،

دور سے آتی ٹرین کی آواز پر طاہر علوی کے پٹری سے نکلنے کی کوشش کرتے پیر تھمے تھے، وہ بے یقین نظروں سے سیدھے ہاتھ سے تیزی میں آتی ٹرین کو دیکھنے لگے پھر جلدی سے اپنا پیر پٹری سے نکالنے کی بھرپور کوشش کرنے

لگے، پولیس کے افسران نکل کر اسکی طرف بڑھنے لگے پر تیزی سے آتی
ٹرین پر انکے بھی قدم رکے تھے، وہ پیر نکالنے کی کوشش میں ہلکان جو
ہونے لگے تھے، اچانک ٹرین کے گزرنے کی آواز کے ساتھ طاہر علوی کی
بھاری ہڈیانی چیخ فضا میں بھی بلند ہوئی، وہ نیچے گرے تھے، جبکہ آدھا پیر کٹ
کر پٹری میں ہی رہ گیا، درد سے نیچے مچلتے وہ اٹھنے ہی لگے تھے جب روڈ کے
دوسرے طرف سے جنگل سے کیسے چند جنگلی کتے آئے اور انکے نیچے تڑپتے
وجود پر ٹوٹ پڑے، وہ بری طرح چیختے ہوئے ان سب کو دور کرنے کی ناکام
کوششیں کر رہے تھے، طاہر علوی کا یہ عبرت ناک انجام ریل کے گزرنے
کے بعد جب پولیس افسران نے دیکھا تو وہ لوگ بھی گھبراہٹ کا شکار
ہوئے، جلدی سے آگے بڑھ کر وہ ڈنڈے سے مار مار کر ان جنگلی کتوں کو
بھگانے لگے جنہوں نے مل کر طاہر علوی کا حشر عجیب سا کر کے رکھ دیا تھا، وہ
چند لمحے پہلے دکھنے والا غائب مرد اب پہچان میں نہیں آ رہا تھا، کتوں کے

بھاگ جانے پر پولیس افسران طاہر علوی کے بے سدھ پڑے وجود کے
قریب گئے، سانسیں اسکی اب بھی چل رہی تھی،

"اٹھاؤ اسے۔۔۔ ابھی اندر کی ہوا بھی کھلانی ہے اسے۔۔۔"

ایک سینئر افسر نے حکمیہ لہجے میں اسکے وجود کو حقارت سے دیکھتے ہوئے کہا
پھر پولیس موبائل کی طرف چل دیا،



نیوز میں ہر طرف یہ خبر چل رہی تھی کہ ملک کے نامور بزنس مین کی حقیقی
بٹی نتاشہ نہیں یمناعلوی تھی، اسکا بیان جو فلیٹ پر جاتے ہوئے ہی اس نے
پولیس کو دیا تھا، وہ ریکارڈ ہونے کے بعد اب نیوز پر چلایا جا رہا تھا، ساتھ ہی

نتاشہ کی موت کی خبر نیوز پر چلتی یہ خبر ازہا اور زین سمیت ہمانے بھی دیکھی تو اسکی گردن بے ساختہ شرمندگی سے جھک گئی تھی، آج صبح ہی زین ازہا کے باپ کی ناراضگی دور کرنے کے غرض ازہا کو لے کر اسکے میکے آیا تھا، کافی سفارشات کے بعد آخر کار وہ ازہا کو معاف کرنے کے لیے راضی ہوئے تھے، ابھی وہ لوگ ازہا کے باپ کے کمرے میں لگے ٹی وی پر ہی یہ نیوز دیکھ رہے تھے، ایک طرف ہما جو ندامت سے اپنی گردن نہیں اٹھا پارہی تھی تو دوسری طرف زین بھی کہیں نہ کہیں دکھی تھا، اس نے تو نتاشہ کی زبرین کے لیے وہ اندھی محبت دیکھی تھی، پر اب اسکی موت پر وہ اندر ہی دکھ کے ساتھ ساتھ زبرین کی بلا جواز نفرت پر تاسف سے سر ہلائے رہ گیا،

"یہ آپکے ہاتھ میں کیا ہے آپی۔۔۔"

ہما کچھ دیر پہلے خود ہی اٹھ کر روم سے نکلی تھی اور اب اندر داخل ہوتے ہوئے اسکے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا، تبھی ازہا نے کاغذ کی طرف اشارہ کر کے حیرت سے پوچھا،

"میں یہ جاب اور نہیں کر سکتی۔۔۔"

وہ نم لہجے میں بولتی سب کو حیران کر گئیں،

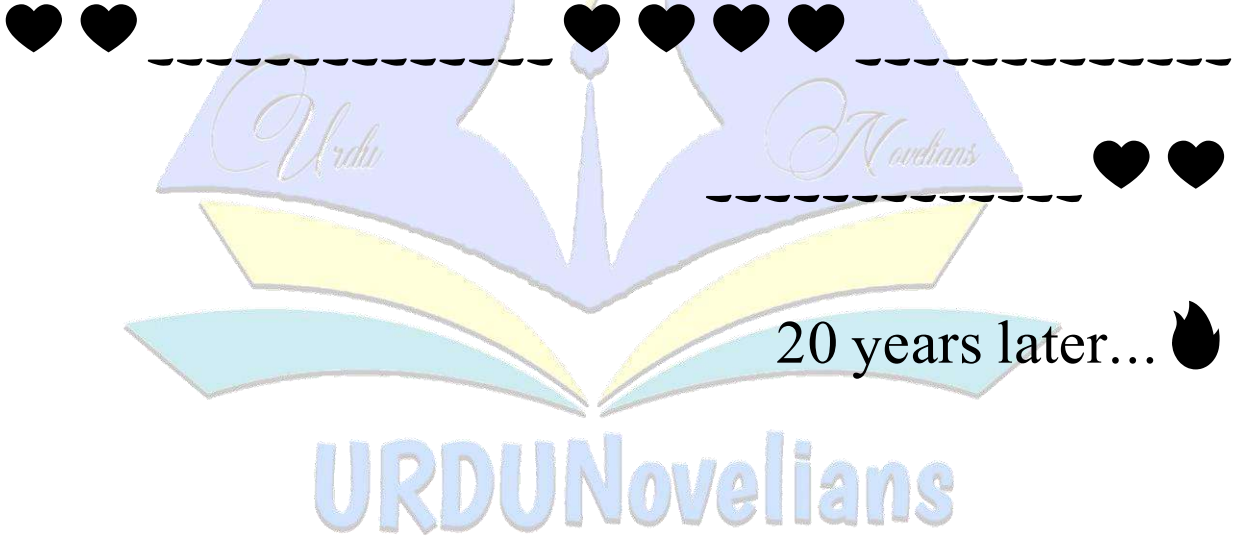
"پر کیوں آپی۔۔۔؟"

ازہا انکے پاس آتے ہوئے حیرت سے پوچھی،

"بس خود کو اس جاب کے لائق نہیں سمجھتی۔۔۔"

URDU NOVELIANS

اپنی بات کہہ کر وہ روم سے نکلی تھیں، خود میں ہمت نہیں تھی سب کو یہ
بتانے کے وہ بھی تو گناہگار تھیں اس معصوم کو اذیتوں میں دھکیلنے
کی، آنکھوں سے ٹپکتے آنسوؤں کو پونچھ کر انہوں نے تیمور کا نمبر ڈائل
کیا، دل میں گھٹن سی ہونے لگی تھی پچھتاوے کی جو شاید ساری زندگی ان کا
پیچھا نہ چھوڑتا،



رات کے ڈھائی بج رہے تھے، قبرستان کے بالکل کونے میں ایک قبر کے برابر میں گھٹنوں کے بل بیٹھا وہ انسان روز کی طرح آج بھی خاموشی سے سامنے بنی قبر کو تک رہا تھا، اوپر نصب تختے پر واضح درج تھا،

نتاشہ علوی زوجہ زبرین افتخار

سن 2000 تا 2020

دل میں زمانے بھر کے غموں کو سموئے وہ اس دن کے بعد سے آج بھی رونے کے قابل نہیں رہا تھا، بس جب اس قبر کو تکتا رہتا تو ایک آنسو، صرف ایک آنسو کی بوند آنکھوں سے چھلک کر قبر پر گرتی، ویران آنکھیں پچھلے 20 سالوں سے اس قبر کو روز تیکنے کے باوجود بھی پیاسی

رہتیں، وہ روز یہاں شام کے وقت آتا پر جب اس پری وش کی قبر کے برابر
میں بیٹھتا تو ہمیشہ کی طرح بہت سی سوچوں کے جکڑ میں اسے رات دیر
ہو جاتی پر اس کے قدم وہاں سے جانے سے انکاری ہی رہتے اور جاتا بھی
کس لیے وہ وہاں سے، اسکے پیچھے کوئی انتظار کرنے والا تھوڑی تھا کوئی
اپنا، ایجنٹس کی جاب سے ہٹنے کے بعد وہ اپنا گھر بار سب بیچ چکا تھا، اور اب
ایک چھوٹے سے کھنڈر نمافلیٹ میں وہ کسی دور میں طاقت ور مضبوط مرد
اب ایک کمزور ناتواں آدمی بن کر رہتا، وحشت سے بھری کالی آنکھوں کے
گرد گہرے ہلکے اسکے کئی رت جگے کے عکاسی کرتے، پپڑی نمالب جو کبھی
تراشے ہوئے عنابی لب ہوا کرتے تھے، اب ہر پل ایک دوسرے سے
پیوست رہتے، سارا غرور طنطنہ سب کچھ اس بھیانک کبھی نہ بھولنے والے
دن کے ساتھ ہی ختم ہو چکا تھا، تیمور اکثر اسکے فلیٹ میں آکر مہینے کے سامان
کچھ کھانے پینے کو دے جاتا، ایک وہ ہی تھا جس نے اب تک زبرین افتخار کا

ساتھ نہیں چھوڑا تھا، ورنہ زین نے بھی نتاشہ کی موت کے بعد اس سے
تعلق ترک کر دیا تھا، وجہ یہی تھی کہ اسکے لاکھ سمجھانے پر بھی زبرین اس
وقت نہیں سنتا تھا تو اب پچھتاؤوں کے دلدل میں اسے اکیلا چھوڑے زین
ازہا کو لیے بیرون ملک شفٹ ہو چکا تھا،

"سَر۔۔۔"

تیمور کی آواز پر وہ جو کئی سال پہلے اپنے اور نتاشہ کے ساتھ گزارے پلوں
میں گم تھا، اچانک ہوش میں آتا تیمور کو دیکھنے لگا، جو اب پچیس سال کے
جوان لڑکے سے ایک بیالیس سالہ مرد بن چکا تھا، اسی واقعے میں جہاں
زبرین نے نتاشہ علوی کو کھویا تھا وہی میجر تیمور نے اپنی شوخ طبیعت کو بھی
کھو دیا تھا، اب بمشکل کبھی کبھی وہ کسی بات پر مسکراتا بھی تو طنزیہ ورنہ اسکی

سنجیدگی مقابل کو بھی وحشت میں مبتلا کر دیتی تھی یمنہ کی سچائی کے بعد وہ بے وقوف سامرا حیہ میجر ایک روکھے اور روڈ میجر میں تبدیل ہو چکا تھا، طاہر علوی سمیت یمنہ کو بھی عدالت کی طرف سے عمر قید سنائی گئی تھی، تیمور نے زبرین کی خالی نظروں کو دیکھ بے ساختہ نگاہ چرائی، یہ اسکے روز کا معمول تھا کہ رات اس عمارت سے واپسی پر وہ ضرور قبرستان آتا، جانتا تھا کہ زبرین پچھلے سالوں کی طرح روزِ نشہ کی قبر کے آگے بیٹھا حوش و حواس اور جگہ سے بیگانہ ہوئے اسکی قبر کو گھنٹوں تکتا تھا،

"سر۔۔۔ چلیں۔۔۔ کافی دیر رات ہو گئی ہے۔۔۔"

ہمیشہ کی طرح اس نے وہی جملہ کہا تھا، ساتھ ہی خطرناک خاموشی میں بے
ویران قبرستان پر ایک نظر دوڑائی، اسکی بات پر زبرین مسکرایا، اسکی
مسکراہٹ کئی سالوں کی تھکی ہوئی مسافت کی عکاسی کر رہی تھی،

"دیر تو واقعی ہو چکی ہے۔۔۔"

قبر کے تخت پر لکھے اس پری ویش کے نام کو دیکھتے ہوئے زبرین نے تھکے
ہوئے لہجے میں کہا پھر اسکی قبر پر ہاتھ پھیرتا ہوا اٹھا، ان بیس سالوں میں
تیمور کے ساتھ ساتھ ایک پچھتاوا تھا جو اسکا ساتھ کبھی نہ چھوڑتا، جاتے
جاتے اس نے مڑ کر ایک نظر دور سے اس قبر کو دیکھا، دل میں ہمیشہ کی طرح
درد کی ایک اذیت بھری ٹیس اٹھی تھی،

کاش کے وہ یہ انتقام نہ لیتا۔۔۔۔۔ کاش،

تو آج اسے یوں "پچھتاوائے انتقام" نہ ہوتا،

دل میں اذیت سے یہ بات سوچے وہ تیمور کے ساتھ اسکی کار کی طرف چل
دیا،

جاتے جاتے مجھے یہ کیسی سزا سنا گئی،

میری زندگی موت سے بھی بدتر بنا گئی۔



URDUNovelians



So readers....

URDU NOVELIANS

Is novel ka ek surprise Jo me ap logo ko nhi bta ski
thi wo ye he k.....

Ye "Last Episode" thi....

Umeed he, Comments me kuch bura kehney se
guraiz hi karengey mere pyarey readers...

Q k ye novel Mene itna hi "socha" tha or iska end
yahi hona tha... 😊

The End..... ❖❖❖

